Urdu (Core)

Class : XII

M.M.: 100 **Time : 3 hrs**

(حصّہ الف)

.1 درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے: 10

''اگر چہ اس سے بہت پہلے یعنی 1836ء میں مولوی محمد حسین آزاد کے والد بزرگوار مولوی محمد باقر نے ''اُردو اخبار'' کے نام سے اردو کا ایک پرچہ نکالا تھا اور خود سرسید نے ایک پرچہ جاری کیا جس کا نام ''سید الاخبار'' تھا اور دونوں پرچوں کی زبان ضرورت کے اقتضا سے سادہ اور صاف ہوتی تھی۔ تاہم اس وقت تک یہ زبان علمی زبان نہیں مانی جاتی تھی۔ اس لیے جب کوئی شخص علمی حیثیت سے کچھ لکھتا تو اسی فارسی نما طرز میں لکھتا تھا۔ سرسید نے بھی اسی وجہ سے آثار الصنادید میں جہاں انشاپردازی سے کام لیا۔ اسی طرز کو برتا۔ آثار الصنادید جس زمانے میں نکلی، اس کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد تقریباً 1850 میں دلّی کے مشہور شاعر مرزا غالب نے اردو کی طرف توجہ کی یعنی مکاتبات وغیرہ اردو میں لکھنے شروع کیے۔ انھوں نے تمام ہم عصروں کے برخلاف مکاتبہ کو مکالمہ کردیا۔ مکاتبات میں وہ بالکل اس طرح ادائے مطلب کرتے تھے جیسے دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ یہ کہنا بیجا نہیں کہ اردو انشاپردازی کا آج جو انداز ہے اور جس کے مجدّد اور امام سرسید مرحوم تھے اس کا سنگِ بنیاد دراصل مرزا غالب نے رکھا تھا۔''

(i) محمد حسین آزاد کے والد نے کون سا اخبار نکالا اور کب نکالا تھا؟

(ii) ''سیدالاخبار'' کس نے جاری کیا تھا؟

(iii) مرزا غالب نے اردو میں خط (مکاتبات) کب لکھنا شروع کئے تھے؟

(iv) غالب کے خطوط ہم عصروں سے کیوں مختلف ہیں؟

(v) موجودہ اسلوب نثر کا بانی کون ہے؟

.2 درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ 15

(i) ہندوستان کی زبانیں

(ii) تاریخی عمارتوں کی اہمیت

(iii) اچھے دوست کی پہچان

(iv) دولتِ مشترکہ کھیل

3. اپنے پرنسپل کو فیس معاف کرنے کے لیے درخواست لکھیے۔ 10

یا

اپنے دوست کو خط لکھ کر امتحان کی تیاری کے بارے میں بتائیے۔

4۔ درج ذیل عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔ 10

''میں ایک بڑے شہر یا مجمع میں جاتا ہوں، کبھی ایک طرف نکل جاتا ہوں اور کبھی دوسری طرف جا پہنچتا ہوں اور بغیر کسی مقصد کے اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا ہوں۔ آدمیوں کی اس بھیڑ کے باوجود میں خود کو اکیلا اور تنہا پاتا ہوں۔ میری لائبریری میں کتابوں کی بیسویں الماریاں ہیں۔ میں کبھی ایک الماری کے پاس جا کھڑا ہوتا ہوں اور کوئی کتاب نکال کر پڑھنے لگتا ہوں اور کبھی دوسری الماری کے پاس پہنچ کر دوسری کتاب کا مطالعہ شروع کر دیتا ہوں اور اس طرح سینکڑوں کتابیں پڑھ جاتا ہوں لیکن اگر میں غور کروں تو دیکھوں گا کہ میں نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ جس طرح میں اس بھیڑ بھاڑ والے شہر میں خود کو تنہا محسوس کر رہا تھا اسی طرح اتنی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد بھی مجھے تسلّی نہیں ہوتی اور یہی محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں پڑھا۔ بغیر مقصد کے پڑھنا فضول ہی نہیں، نقصان دہ بھی ہے۔ جس قدر ہم بغیر مقصد کے پڑھتے ہیں اسی قدر ایک بامعنی مطالعے سے دور ہوجاتے ہیں۔''

5۔ درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

(i) آگ برسنا

(ii) آنکھیں دکھانا

(iii) اُنگلی اٹھانا

(iv) بن داموں غلام ہونا

(v) دانت کھٹّے کرنا

(vi) کان بھرنا

(vii) چار چاند لگنا

(viii) سبز باغ دکھانا

6. اسکول میں داخلے کا اشتہار بنائیے۔ 5

(حصہ - ب)

7۔ درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب دیجیے۔ 7

''ہر ماں باپ کی طرح تیتر بھی اپنے چھوٹے بچّوں کی بڑی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ مادہ تیتر کا اگر کبھی کسی انسان یا ایسے جانور سے سامنا ہو جائے جس سے بچّوں کو خطرہ ہو تو وہ منہ سے ایک تیز سیٹی کی آواز نکالتی ہے۔ یہ دراصل خطرے کی گھنٹی ہوتی ہے جسے سن کر بچّے جہاں ہوں، اس جگہ سے ایک انچ بھی ہلے بغیر ایک دم زمین سے چپک کر اپنے آپ کو چھپا لیتے ہیں اس کے بعد مادہ تیتر بچّوں کو وہیں چھوڑ کر اس جگہ سے ہٹنا شروع کر دیتی ہے۔ وہ وہاں سے اُڑتی نہیں اور نہ ہی تیزی سے بھاگتی ہے، بلکہ اس طرح ظاہر کرتی ہے جیسے کمزور اور چوٹ کھائی ہوئی ہے۔ وہ اپنا بازو لٹکا کر دشمن کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتی ہے کہ وہ زخمی ہے اور اُڑ نہیں سکتی۔ اور پھر نمایاں رہ کر اس رفتار سے ہٹتی ہے کہ وہاں جو کوئی بھی ہو، یہ سمجھے کہ اسے تو دوڑ کر پکڑا جاسکتا ہے۔ لیکن وہ کبھی پکڑے جانے کا موقع نہیں دیتی۔ اسی طرح جب دشمن کو اپنے پیچھے لگائے لگائے بچّوں کی جگہ سے کافی دور لے آتی ہے تو پھر اچانک پھُر سے اڑ کر دور چلی جاتی ہے۔''

(i) تیتر اپنے بچوں کی پرورش کس طرح کرتے ہیں؟

(ii) مادہ تیتر سیٹی کی آواز کب نکالتی ہے؟

(iii) تیتر کے بچّے سیٹی کی آواز سن کر کیا کرتے ہیں؟

(iv) مادہ تیتر اپنے دشمن کو کس طرح دھوکا دیتی ہے؟

(v) مادہ تیتر اپنے دشمن کو کیوں دھوکا دیتی ہے؟

یا

''سانبھر گھنے جنگلوں اور پہاڑوں میں رہنا پسند کرتا ہے اس کے سینگ چیتل اور بارہ سنگھے کے سینگوں کے مقابلے خوب موٹے موٹے اور بھاری ہوتے ہیں۔ چیتل کی طرح اس میں بھی صرف نر کے سینگ ہوتے ہیں۔ مادہ کے نہیں۔ سانبھر کے سینگوں میں بھی کم از کم چھے اور بعض بعض کے اس سے بھی زیادہ شاخیں ہوتی ہیں۔ نر کی گردن بھاری اور اس پر لمبے لمبے سخت اور چھِدرے بال ہوتے ہیں، چاروں

پیر گٹھے ہوئے مضبوط اور متناسب پہاڑوں پر سانبھر اتنی تیزی سے چڑھتا ہے کہ چیتل یا ہرن تو اس کی گرد بھی نہیں پا سکتے۔

(i) سانبھر کہاں رہنا پسند کرتے ہیں؟

(ii) چیتل، بارہ سنگھے اور سانبھر کے سینگوں میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(iii) کیا مادہ سانبھر کے سینگ ہوتے ہیں؟

(iv) سانبھر کے سینگوں میں کتنی شاخیں ہوتی ہیں؟

(v) سانبھر کی گردن پر کس طرح کے بال ہوتے ہیں؟

.8 ''جنگل کی ایک رات'' میں بچھو کے بارے میں کیا کیا باتیں بیان کی گئی ہیں؟ 5

.9 درج ذیل سوالوں میں سے صرف چار (4) کے مختصر جواب لکھیے۔ 8

(i) بھینس کو کس نے زخمی کیا تھا؟

(ii) شیاما چڑیا انڈے سینا کب چھوڑ دیتی ہے؟

(iii) گجرولہ کے راستے میں کون کون سے شہر اور قصبے پڑتے ہیں؟

(iv) بھینس کے زخم پر کیا دوا لگائی گئی تھی؟

(v) گھوڑے کے بارے میں کیا کہاوت مشہور ہے؟

(vi) بھورے تیتر کے انڈوں کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

.10 ڈرامہ ''ہیروئن کی تلاش'' کا مختصراً خلاصہ لکھیے۔ 10

یا

ڈرامہ ''ہیروئن کی تلاش'' کے اہم کرداروں کا تعارف کرایے۔

.11 درج ذیل میں صرف چار سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 10

(i) شیو چرن نے ڈرامہ سن کر کیا مشورہ دیا؟

(ii) کیلاش ناتھ نے ڈرامے کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

(iii) مسز مہرا کے نزدیک ہیروئن کیسی عورت ہونی چاہیے؟

(iv) جیوتی پرکاش کس طرح کی ہیروئن چاہتے تھے؟

(v) رگھورام نے پورنما کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

(vi) کیا ڈامہ نویس کو ہیروئن ملی؟

• • •

Urdu (Core)

Class : XII

M.M.: 100 **Time : 3 hrs**

(حصّہ الف)

1. درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے : 10

''اور نورانی چہرے والی یقین کی اکلوتی خوبصورت بیٹی، امید، یہ خدائی روشنی تیرے ہی ساتھ تو ہے تو ہی مصیبت کے وقتوں میں ہم کو تسلی دیتی ہے تو ہی ہمارے آڑے وقتوں میں ہماری مدد کرتی ہے...... انسان کی تمام کی تمام خوبیاں اور ساری نیکیاں تیری تابع اور تیری ہی فرمانبردار ہیں۔ وہ پہلا گنہگار انسان جب شیطان کے چنگل میں پھنسا اور تمام نیکیوں نے اس کو چھوڑا اور تمام بدیوں نے اس کو گھیرا تو صرف تو ہی اس کے ساتھ رہی، تو ہی نے اس نا اُمید کو نا اُمید ہونے نہ دیا۔ تیرا ہی خوبصورت چہرہ تسلّی دینے والا تھا۔ وہ پہلا ناخدا جب کہ طوفان کی موجوں میں بہا جاتا تھا اور بجز مایوسی کے سِوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ تو ہی اس طوفان میں اس کی کوشش کھینچنے والی اور اس کا بیڑا پار لگانے والی تھی تیرے ہی نام سے جودی پہاڑ کی مبارک چوٹی کو عزت ہے۔ زیتون کی ہری ٹہنی جو وفادار کبوتر کی چونچ میں وصل کے پیغام کی طرح پہنچی جو کچھ برکت ہے تیری ہی بدولت ہے۔''

(i) نورانی چہرے والی یقین کی خوبصورت بیٹی کون ہے؟

(ii) انسان کی خوبیاں اور نیکیاں کس کی تابع ہیں؟

(iii) پہلا گنہگار انسان کون تھا؟

(iv) طوفان کی موجوں میں کس کی کشتی بہی جاتی تھی؟

(v) کبوتر کی چونچ میں کس پیڑ کی ہری ٹہنی تھی؟

2. درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ 15

(i) ٹیلی ویژن کے فائدے اور نقصانات

(ii) دہلی میں دولت مشترکہ کھیلوں کی تیاری

(iii) کتاب کی اہمیت

(iv) میرا پسندیدہ اُستاد

3. نوکری کے لئے درخواست لکھیے۔ 10

یا

اپنے دوست کو خط لکھ کر اپنے گھر آنے کی دعوت دیجیے۔

4۔ درج ذیل عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔ 10

"کچھ لوگ فضول، معمولی اور گھٹیا درجے کی کتابیں پڑھنے کے بڑے شوقین ہوتے ہیں۔ کچھ اس لئے کہ ایسا کرنا فیشن میں داخل سمجھا جاتا ہے اور کچھ اس لیے کہ انھیں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ پہلی بات تو بالکل بچکانہ ہے دوسری بات کچھ ٹھیک ضرور ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم معمولی بے کار اور گھٹیا درجے کی معلومات سے اپنے دماغ کو بھرتے چلے جائیں تاکہ اعلیٰ درجے کی معلومات کے لئے دماغ میں جگہ ہی باقی نہ رہے اگر ہم غور کریں تو شروع سے لے کر اب تک ہم نے بے شمار کتابیں پڑھی ہوں گی لیکن ان میں سے بہت سی کتابوں کے اب نام تک بھی یاد نہیں ہوں گے۔ اچھی کتاب ایک لافانی چیز ہوتی ہے۔ وہ خود ہی لافانی نہیں ہوتی بلکہ اپنے لکھنے والوں کو بھی لافانی بنا دیتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن لوگوں کا اس کتاب میں ذکر آتا ہے وہ بھی لافانی بن جاتے ہیں۔"

5۔ درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

(i) آستین کا سانپ ہونا

(ii) جلے پر نمک چھڑکنا

(iii) دانت کھٹے کرنا

(iv) سبز باغ دکھانا

(v) عید کا چاند ہونا

(vi) پانچوں انگلیاں گھی میں ہونا

(vii) بال کی کھال نکالنا

(viii) پاپڑ بیلنا

6. کسی کتاب کو بیچنے کے لیے اشتہار بنایئے۔ 5

(**حصہ - ب**)

7۔ درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب دیجیے۔ 7

''مادہ خرگوش سال میں کئی بار بچّے دیتی ہے ایک جھول میں دس دس بارہ بارہ بچّے ہوتے ہیں، پیدائش کے وقت بچوں کے جسم پر رواں یا بال نہیں ہوتے۔ ان کی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں۔ اس لیے مادہ خرگوش کو شروع شروع میں بڑی احتیاط کے ساتھ بچوں کی دیکھ بھال کرنا پڑتی ہے۔ وہ اپنے پیٹ پر سے بال نوچ نوچ کر بل کے اندر بچّوں کے لیے نرم بچھونا تیار کرتی ہے تا کہ انھیں آرام اور گرمی ملے۔ اس وقت وہ کسی دوسرے خرگوش کو بچوں کے پاس نہیں آنے دیتی کہ کہیں وہ بچوں کو نقصان نہ پہنچادے۔ رفتہ رفتہ آنکھیں بھی کھلتی ہیں اور جسم پر رواں بھی پیدا ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ اپنے بل سے نکل کر ماں باپ کے ساتھ باہر نکل کر چہل قدمی اور چرنا بھی شروع کر دیتے ہیں۔''

(i) مادہ خرگوش سال میں کتنی بار اور کتنے بچّے دیتی ہے؟

(ii) خرگوش کے بچّے پیدائش کے وقت کیسے ہوتے ہیں؟

(iii) مادہ خرگوش اپنے بچوں کے آرام کے لئے کیا کرتی ہے؟

(iv) دوسرے خرگوش کو مادہ خرگوش بچّوں کے پاس کیوں نہیں آنے دیتی؟

(v) خرگوش کے بچّے بل سے باہر نکلنے کے قابل کب ہوتے ہیں؟

یا

''لومڑیوں کی قوّتِ شامہ یعنی سُونگھنے کی طاقت بہت تیز ہوتی ہے۔ یہی حال سُننے اور دیکھنے کا ہے۔ خطرے کا احساس ہوتے ہی بچاؤ کے لئے جھٹ پٹ فیصلہ اور آناً فاناً اس پر عمل کرنے میں کوئی اور جانور اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ شاید انھیں خوبیوں کی وجہ سے لومڑی کو ایک فریبی اور چالاک جانور بتایا جاتا ہے۔ بلا شبہ یہ ان روایتوں کی اہل بھی ہے۔ دبے پانو حرکت کرنا، تیز بینائی اور سب سے زیادہ اس کی ذہانت اور جلدی فیصلہ کرنے کی قوت، یہ سب ایسی باتیں ہیں جن سے لومڑیاں انتہائی خطرناک حالات میں بھی جن میں بظاہر جان بچانا ممکن نہ ہو، اکثر اپنے آپ کو بچا لینے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔''

(i) لومڑی کی کون سی قوّت بہت تیز ہوتی ہے؟

(ii) لومڑی کو فریبی اور چالاک کیوں کہا جاتا ہے؟

(iii) لومڑی میں کیا خوبیاں پائی جاتی ہیں؟

(iv) لومڑی خطرے کو کس طرح محسوس کرتی ہے؟

(v) لومڑی خطرناک حالات میں خود کو کس طرح بچاتی ہے؟

8. ''جنگل کی ایک رات'' میں تیتر کے بارے میں کیا کیا باتیں بیان کی گئی ہیں؟ 5

9. درج ذیل سوالوں میں سے صرف چار (4) کے مختصر جواب لکھیے۔ 8

(i) شیر نے اپنی عادت کے مطابق بھینس کے ساتھ کیا کیا؟

(ii) ڈاسنہ سے کیا چیز ہر روز دہلی جاتی ہے؟

(iii) خرگوش اپنے بل کس طرح کے بناتے ہیں؟

(iv) دنیا میں ہاتھیوں کی کتنی قسمیں موجود ہیں؟

(v) تیتر اپنا گھونسلہ کہاں اور کیسے بناتے ہیں؟

(vi) مادہ تیتر تیز سیٹی کب بجاتی ہے؟

10. ڈرامہ ''ہیروئن کی تلاش'' کا مختصراً خلاصہ لکھیے۔ 10

یا

ڈرامہ ''ہیروئن کی تلاش'' کے اہم کرداروں کا تعارف کرایے۔

11. درج ذیل میں صرف چار سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 10

(i) ہیروئن کی تلاش میں ڈرامہ نگار کیا کہنا چاہتا ہے؟

(ii) ڈرامہ سُن کر شیو چرن نے اُس پر کیا تبصرہ کیا؟

(iii) رگھورام نے ڈرامہ سے متعلق کیا تجویز پیش کی؟

(iv) مسز مہرا کے نزدیک ہیروئن کا پارٹ کرنے کے لیے کس طرح کی عورت چاہیے؟

(v) رگھورام نے ہیروئن کی تلاش سے کیوں منع کیا؟

(vi) شوچرن کے نزدیک لڑکیوں کو آرٹ کی تعلیم کیوں دی جاتی ہے؟

• • •

مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

مارچ 2011

Urdu (Core)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات (General Instructions):

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلباء کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور وخوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جارہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ اشعار کی تشریح، مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تا کہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

1۔ صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

.2 ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

.3 کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

.4 اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

.5 اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

.6 اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو مارکنگ اسکیم کے مطابق ہی نمبر دیے جائیں۔

.7 اگر کوئی طالب علم مقررہ الفاظ سے زیادہ الفاظ میں لکھتا ہے تو اس کے نمبر کم نہ کئے جائیں۔

.8 مختصر سوالات کے جواب میں اگر کوئی طالب علم صرف ایک لفظ کا جواب لکھتا ہے اور صحیح ہے اور اس لفظ سے جواب ظاہر ہو جاتا ہے تو اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

.9 اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

.10 متبادل سوالات کے جواب لکھنے میں اگر کوئی طالب علم دونوں متبادل کے جواب لکھتا ہے اور دونوں ہی صحیح ہیں اور کسی ایک کو کراس نہیں کیا ہے یا غلطی سے دونوں کو کراس کر دیا ہے تو ایسی صورت حال میں جو جواب زیادہ صحیح ہے اس پر نمبر دیے جائیں۔

.11 اگر کسی سوال میں دو خصوصیات دریافت کی گئی ہیں اور ایک طالب علم نے دونوں خصوصیات صحیح صحیح لکھ دی ہیں تو اسے پورے پورے نمبر دیے جائیں اور اگر کوئی طالب علم پانچ خصوصیات لکھتا ہے جن میں سے خصوصیات نمبر 1 صحیح ہے اور خصوصیات نمبر 2 غلط پھر خصوصیات نمبر 3 صحیح ہے اور باقی دو خصوصیات غلط ہیں اسے بھی پورے پورے

نمبر دیے جائیں۔

12. ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

13. ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

14. صدر ممتحن اور ممتحن حضرات یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اگر طالب علم نے مجموعی طور پر 30 نمبر حاصل کر لیے ہیں تو 33 نمبر دے کر پاس کرنے میں گریز نہ کریں۔

15. زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صدفی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

16. جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

مارکنگ اسکیم اردو
اردو (کور)

M.M.: 100 **Time : 3 hrs**

(حصّہ الف)

.1 درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے: 10

''اگر چہ اس سے بہت پہلے یعنی 1836ء میں مولوی محمد حسین آزاد کے والد بزرگوار مولوی محمد باقر نے ''اُردو اخبار'' کے نام سے اردو کا ایک پرچہ نکالا تھا اور خود سرسید نے ایک پرچہ جاری کیا جس کا نام ''سید الاخبار'' تھا اور دونوں پرچوں کی زبان ضرورت کے اقتضا سے سادہ اور صاف ہوتی تھی۔ تاہم اس وقت تک یہ زبان علمی زبان نہیں مانی جاتی تھی۔ اس لیے جب کوئی شخص علمی حیثیت سے کچھ لکھتا تو اسی فارسی نما طرز میں لکھتا تھا۔ سرسید نے بھی اسی وجہ سے آثار الصنادید میں جہاں انشا پردازی سے کام لیا۔ اسی طرز کو برتا۔ آثار الصنادید جس زمانے میں نکلی، اس کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد تقریباً 1850 میں دلّی کے مشہور شاعر مرزا غالب نے اردو کی طرف توجہ کی یعنی مکاتبات وغیرہ اردو میں لکھنے شروع کیے۔ انھوں نے تمام ہم عصروں کے برخلاف مکاتبہ کو مکالمہ کردیا۔ مکاتبات میں وہ بالکل اس طرح ادائے مطلب کرتے تھے جیسے دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ یہ کہنا بیجا نہیں کہ اردو انشا پردازی کا آج جو انداز ہے اور جس کے مجدّد اور امام سرسید مرحوم تھے اس کا سنگِ بنیاد دراصل مرزا غالب نے رکھا تھا۔''

(i) محمد حسین آزاد کے والد نے کون سا اخبار نکالا اور کب نکالا تھا؟

(ii) ''سیدالاخبار'' کس نے جاری کیا تھا؟

(iii) مرزا غالب نے اردو میں خط (مکاتبات) کب لکھنا شروع کئے تھے؟

(iv) غالب کے خطوط ہم عصروں سے کیوں مختلف ہیں؟

(v) موجودہ اسلوب نثر کا بانی کون ہے؟

جواب: (i) مولوی محمد حسین آزاد کے والد نے 1836 میں ''اردو اخبار'' نام کا اخبار نکالا تھا۔

(ii) 'سیدالاخبار' سرسید نے جاری کیا؟

(iii) 1850ء کے آس پاس مرزا غالبؔ نے اردو میں خط لکھنا شروع کیے تھے۔

(iv) غالب کے خطوط ہم عصروں سے اس لیے مختلف ہیں کہ انھوں نے اپنے ہم عصروں کے برخلاف مکاتبہ کو مکالمہ کر دیا۔ اپنے خطوط میں وہ بالکل اس طرح ادائے مطلب کرتے تھے جیسے دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

(v) موجودہ اسلوب نثر کے بانی سرسید احمد خاں ہیں اور اس اسلوب کا سنگ بنیاد دراصل مرزا غالبؔ نے رکھا تھا۔

کل نمبر 10 = 2×5

2. درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ 15

(i) ہندوستان کی زبانیں

(ii) تاریخی عمارتوں کی اہمیت

(iii) اچھے دوست کی پہچان

(iv) دولتِ مشترکہ کھیل

جواب: (i) ہندوستان کی زبانیں

(a) تمہید/ تعارف

(b) نفسِ مضمون

a. ہندوستان کی مختلف زبانوں کے نام

b. ہندوستان میں خاص زبانوں کی مقبولیت

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(ii) تاریخی عمارتوں کی اہمیت

(a) تمہید/ تعارف

(b) نفسِ مضمون

a. مشہور تاریخی عمارتوں کے نام

b. تاریخی اہمیت

(c) اسلوب بیان

(d) اختتام

(iii) اچھے دوست کی پہچان

(a) تمہید/ تعارف

(b) نفسِ مضمون

a. اچھے دوست ہونے کی خوبی

b. اچھے دوست کی پہچان

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(iv) دولتِ مشترکہ کھیل

(a) تمہید/ تعارف

(b) نفسِ مضمون

a. دولت مشترکہ کھیلوں کی اہمیت اور فائدے

b. کھیلوں کے نام اور پسندیدہ کھیل

(c) اندازِ بیان

(d) اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید/ تعارف	3
نفسِ مضمون	6
انداز بیان	4
اختتام	2
کل نمبر	15

3. اپنے پرنسپل کو فیس معاف کرنے کے لیے درخواست لکھیے۔ 10

جواب: (i) پتہ

(ii) القاب و آداب

(iii) نفسِ مضمون

(iv) زبان و بیان

(v) اختتام

یا

اپنے دوست کو خط لکھ کر امتحان کی تیاری کے بارے میں بتائیے۔

جواب: (i) پتہ

(ii) القاب و آداب

(iii) نفسِ مضمون

(iv) زبان و بیان

(v) اختتام

نمبروں کی تقسیم

پتہ	1
القاب و آداب	1
نفسِ مضمون	4
انداز بیان	2
اختتام	2
کل نمبر	10

4۔ درج ذیل عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔ 10

''میں ایک بڑے شہر یا مجمع میں جاتا ہوں، کبھی ایک طرف نکل جاتا ہوں اور کبھی دوسری طرف جا پہنچتا ہوں اور بغیر کسی مقصد کے اِدھر اُدھر مارامارا پھرتا ہوں۔ آدمیوں کی اس بھیڑ کے باوجود میں خود کو اکیلا اور تنہا پاتا ہوں۔ میری لائبریری میں کتابوں کی بیسویں الماریاں ہیں۔ میں کبھی ایک الماری کے پاس جا کھڑا ہوتا ہوں اور کوئی کتاب نکال کر پڑھنے لگتا ہوں اور کبھی دوسری الماری کے پاس پہنچ کر دوسری کتاب کا مطالعہ شروع کر دیتا ہوں اور اس طرح سینکڑوں کتابیں پڑھ جاتا ہوں لیکن اگر میں غور کروں تو دیکھوں گا کہ میں نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ جس طرح میں اس بھیڑ بھاڑ والے شہر میں خود کو تنہا

محسوس کر رہا تھا اسی طرح اتنی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد بھی مجھے تسلّی نہیں ہوتی اور یہی محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں پڑھا۔ بغیر مقصد کے پڑھنا فضول ہی نہیں، نقصان دہ بھی ہے۔ جس قدر ہم بغیر مقصد کے پڑھتے ہیں اسی قدر ایک بامعنی مطالعے سے دور ہوجاتے ہیں۔''

جواب: عنوان : بغیر مقصد کے پڑھنا

(طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے)

خلاصہ: ایک بڑے شہر میں بھیڑ بھاڑ کے باوجود بغیر کسی مقصد کیادھر ادھر مارا مار پھرتا ہوں اور خود کو اکیلا پاتا ہوں۔ اسی طرح لائبریری میں کتابوں کی بیسوں الماریوں کے پاس بے مقصد کھڑا ہوجاتا ہوں اور کسی بھی ایک الماری سے کوئی بھی کتاب نکال کر مطالعہ شروع کر دیتا ہوں اور اس طرح سینکڑوں کتابیں پڑھ جاتا ہوں۔ اتنی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد بھی مجھے تسلی نہیں ہوتی اور یہی محسوس ہوتا ہے کہ بغیر مقصد کے پڑھنا فضول ہی نہیں نقصان دہ بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم بامعنی مطالعے سے دور ہو جاتے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

عنوان	3
خلاصہ	7
کل نمبر	10

5۔ درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

(i)	آگ برسنا	(ii)	آنکھیں دکھانا
(iii)	اُنگلی اٹھانا	(iv)	بن داموں غلام ہونا
(v)	دانت کھٹّے کرنا	(vi)	کان بھرنا
(vii)	چار چاند لگنا	(viii)	سبز باغ دکھانا

جواب: (i) آگ برسنا : بہت سخت گرمی ہونا

آج کل مئی جون کی گرمی خدا کی پناہ ہرطرف آگ برس رہی ہے۔

(ii) آنکھیں دکھانا : غصہ کرنا / رعب جمانا

ہوش میں ہوکر بات کرو۔ مجھے آنکھیں مت دکھاؤ۔

(iii) اُنگلی اٹھانا : حرف آنا

بیٹا یہ آوارگی اچھی نہیں لوگ انگلی اٹھانا شروع کر دیں گے۔

(iv) بن داموں غلام ہونا: بیکاری کرنا

رانی کی ماں نے کہا کہ تمھیں تو راشد بن داموں غلام ملا ہوا ہے جو تمھارے ہر کام کے لیے تیار رہتا ہے۔

(v) دانت کھٹے کرنا : شکست دینا

جب جب دشمنوں نے ہمارے ملک پر حملہ کیا ہے ہمارے بہادر سپاہیوں نے ان کے دانت کھٹے کر دیے۔

(vi) کان بھرنا : چغلی کرنا

سہیلی کی دلہن ہر روز اپنے شوہر کے کان بھرتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے بھائیوں سے لڑتے رہتے ہیں۔

(vii) چار چاند لگنا : خوبصورت میں مزید اضافہ ہونا

تاج محل کی خوبصورتی کے کیا کہنے مگر چاند کی چودھویں رات کو تو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

(viii) سبز باغ دکھانا : دھوکہ دینا

الیکشن کے موقع پر نیتا لوگ طرح طرح کے سبز باغ دکھاتے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

معنی	1
جملہ	1
	2
کل نمبر	2 × 5 = 10

.6 اسکول میں داخلے کا اشتہار بنایئے۔ 5

جواب: اشتہار برائے داخلہ

اپنے نونہالوں کی عمدہ تعلیم اور تربیت کے لیے جلد سے جلد تشریف لایئے۔

(اسکول کا نام) سینئر سیکنڈری اسکول دہلی

باصلاحیت و تربیت یافتہ اساتذہ

کشادہ کمرے

صاف ستھرا ماحول

دینی تعلیم سے بھی آراستہ

کھیل کود کا مناسب انتظام

منجانب مینیجر

اسکول ہذا

نوٹ: اشتہار کا متن اور خاکہ اس سے ملتا جلتا بھی ہوسکتا ہے بشرطیکہ جاذب نظر ہو

نمبروں کی تقسیم

اشتہار کا خاکہ	2
اشتہار کا متن	3
کل نمبر	5

(حصہ - ب)

7۔ درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب دیجیے۔ 7

’’ہر ماں باپ کی طرح تیتر بھی اپنے چھوٹے بچّوں کی بڑی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ مادہ تیتر کا اگر کبھی کسی انسان یا ایسے جانور سے سامنا ہو جائے جس سے بچّوں کو خطرہ ہوتو وہ منہ سے ایک تیز سیٹی کی آواز نکالتی ہے۔ یہ دراصل خطرے کی گھنٹی ہوتی ہے جسے سن کر بچّے جہاں ہوں، اس جگہ سے ایک انچ بھی ہلے بغیر ایک دم زمین سے چپک کر اپنے آپ کو چھپا لیتے ہیں اس کے بعد مادہ تیتر بچّوں کو وہیں چھوڑ کر اس جگہ سے ہٹنا شروع کر دیتی ہے۔ وہ وہاں سے اُڑتی نہیں اور نہ ہی تیزی سے بھاگتی ہے، بلکہ اس طرح ظاہر کرتی ہے جیسے کمزور اور چوٹ کھائی ہوئی ہے۔ وہ اپنا بازو لٹکا کر دشمن کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتی ہے کہ وہ زخمی ہے اور اُڑ نہیں سکتی۔ اور پھر نمایاں رہ کر اس رفتار سے ہٹتی ہے کہ وہاں جو کوئی بھی ہو، یہ سمجھے کہ اسے تو دوڑ کر پکڑا جاسکتا ہے۔ لیکن وہ کبھی پکڑے جانے کا موقع نہیں دیتی۔ اسی طرح جب دشمن کو اپنے پیچھے لگائے لگائے بچّوں کی جگہ سے کافی دور لے آتی ہے تو پھر اچانک پھُر سے اڑ کر دور چلی جاتی ہے۔‘‘

(i) تیتر اپنے بچوں کی پرورش کس طرح کرتے ہیں؟

(ii) مادہ تیتر سیٹی کی آواز کب نکالتی ہے؟

(iii) تیتر کے بچّے سیٹی کی آواز سن کر کیا کرتے ہیں؟

(iv) مادہ تیتر اپنے دشمن کو کس طرح دھوکا دیتی ہے؟

(v) مادہ تیتر اپنے دشمن کو کیوں دھوکا دیتی ہے؟

یا

’’سانبھر گھنے جنگلوں اور پہاروں میں رہنا پسند کرتا ہے اس کے سینگ چیتل اور بارہ سنگھے کے سینگوں کے مقابلے خوب موٹے موٹے اور بھاری ہوتے ہیں۔ چیتل کی طرح اس میں بھی صرف نر کے سینگ ہوتے ہیں۔ مادہ کے نہیں۔ سانبھر کے سینگوں میں بھی کم از کم چھے اور بعض بعض کے اس سے بھی زیادہ شاخیں ہوتی ہیں۔ نر کی گردن بھاری اور اس پر لمبے لمبے سخت اور چھِدرے بال ہوتے ہیں، چاروں پیر گٹھے ہوئے مضبوط اور متناسب پہاڑوں پر سانبھر اتنی تیزی سے چڑھتا ہے کہ چیتل یا ہرن تو اس کی گرد بھی نہیں پاسکتے۔

(i) سانبھر کہاں رہنا پسند کرتے ہیں؟

(ii) چیتل، بارہ سنگھے اور سانبھر کے سینگوں میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(iii) کیا مادہ سانبھر کے سینگ ہوتے ہیں؟

(iv) سانبھر کے سینگوں میں کتنی شاخیں ہوتی ہیں؟

(v) سانبھر کی گردن پر کس طرح کے بال ہوتے ہیں؟

جواب: (i) تیتر اپنے بچوں کی پرورش ہر ماں باپ کی طرح بڑی دیکھ بھال کے ساتھ کرتے ہیں۔

(ii) مادہ تیتر سیٹی کی آواز تب نکالتی ہے جب کسی انسان یا ایسے جانور سے سامنا ہوتا ہے جن سے اس کے بچوں کو خطرہ ہو۔

(iii) سیٹی کی آواز سن کر تیتر کے بچے جہاں رہتے ہیں وہاں سے ایک انچ بھی ہلے بغیر ایک دم زمین سے چپک کر اپنے آپ کو چھپا لیتے ہیں۔

(iv) مادہ تیتر اپنا بازو لٹکا کر دشمن کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتی ہے کہ وہ زخمی ہے اور اڑ نہیں سکتی اور پھر نمایاں رہ کر اس رفتار سے ہٹتی ہے کہ وہاں جو کوئی بھی ہو یہ سمجھے کہ اسے تو دوڑ کر پکڑا جاسکتا ہے۔ لیکن وہ کبھی پکڑے جانے کا موقع نہیں دیتی۔ اس طرح جب دشمن کو اپنے پیچھے لگائے لگائے بچوں کی جگہ سے کافی دور لے آتی ہے تو پھر اچانک پھر سے اڑ کر دور چلی جاتی ہے۔

(v) مادہ تیتر اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے دشمن کو دھوکا دیتی ہے۔

یا

(i) سانبھر گھنے جنگلوں اور پہاڑوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔

(ii) چیتل، بارہ سنگھے اور سانبھر کے سینگوں میں فرق یہ ہے کہ چیتل اور بارہ سنگھوں کے مقابلے میں سانبھر کے سینگ خوب موٹے موٹے اور بھاری ہوتے ہیں۔

(iii) نہیں مادہ سانبھر کے سینگ نہیں ہوتے ہیں۔

(iv) سانبھر کے سینگوں میں کم از کم چھ اور بعض کے اس سے بھی زیادہ شاخیں ہوتی ہیں۔

(v) سانبھر کی گردن پر لمبے لمبے سخت اور چھدرے بال ہوتے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

(i) 1

(ii) 1

(iii) 2

(iv) 2

(v) 1

کل نمبر 7

8. ''جنگل کی ایک رات'' میں بچھو کے بارے میں کیا کیا باتیں بیان کی گئی ہیں؟ 5

جواب: بچھو ایک چھپے دشمن کی طرح ہے جو زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور ویسے بھی زیادہ زہریلے ہوتے ہیں۔ ان کے ڈنک سے تکلیف تو ہوتی ہے لیکن جن جانے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ بچوں اور بوڑھوں پر ان کا زہر سانپ کے زہر کی طرح فوراً اثر کرتا ہے۔ بچھوؤں کے دانت نہیں ہوتے۔ مکڑیوں کی طرح وہ بھی اپنے شکار کا خون چوس کر پیٹ بھرتے ہیں۔ ٹڈیاں، کاکروچ، مکڑیاں اور دوسرے کیڑے ان کا من پسند کھانا ہیں۔ بچھو شرمیلے چھل قدمی اور شکار کے لیے رات میں نکلتے ہیں۔ اکثر جوتوں میں چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر بے خیالی میں کوئی جوتا پہن لے تو ڈنک مار دیتے ہیں۔ بچھو کا زہر اس کی دم کے آخر میں ایک تھیلی کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس تھیلی کے سر پر ایک ڈھال دار نوک ہوتی ہے۔ یہی اس کا ڈنک ہے۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ سانپ کا کاٹا سوئے اور بچھو کا کاٹا روئے۔ نسل اور علاقے کے لحاظ سے یہ الگ الگ رنگ کے ہوتے ہیں۔ بڑے سے بڑا بچھو 18 سینٹی میٹر یعنی 7 انچ لمبا ہوتا ہے۔ بچھو کے اگلے حصے میں

زنبور کی طرح جو دو منھ دکھائی دیتے ہیں اور جن سے شکار میں مدد ملتی ہے وہ اس کے بازو ہیں۔

کل نمبر 5 = 5×1

.9 درج ذیل سوالوں میں سے صرف چار (4) کے مختصر جواب لکھیے۔ 8

(i) بھینس کو کس نے زخمی کیا تھا؟

(ii) شیاما چڑیا انڈے سینا کب چھوڑ دیتی ہے؟

(iii) گجرولہ کے راستے میں کون کون سے شہر اور قصبے پڑتے ہیں؟

(iv) بھینس کے زخم پر کیا دوا لگائی گئی تھی؟

(v) گھوڑے کے بارے میں کیا کہاوت مشہور ہے؟

(vi) بھورے تیتر کے انڈوں کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

جواب: (i) بھینس کو شیر نے زخمی کیا تھا۔

(ii) اگر شیاما کے انڈے پر کسی کا ہاتھ چھو جائے تو وہ انڈے سینا چھوڑ دیتی ہے۔

(iii) گجرولہ کے راستے میں دھنورہ شیر کوٹ، چاند پور، بھبور اور نجیب آباد جیسے کئی چھوٹے اور بڑے گاؤں اور قصبے پڑتے ہیں۔

(iv) بھینس کے زخم پر پوٹاش لگایا تھا۔

(v) ''گھوڑے کی سواری کرے رئیس یا سائیس'' یہ کہاوت گھوڑے کے بارے میں مشہور ہے۔

(vi) بھورے تیتر کے انڈے کا رنگ سبزی مائل پیلا ہوتا ہے۔

کل نمبر 8 = 2×4

.10 ڈرامہ ''ہیروئن کی تلاش'' کا مختصراً خلاصہ لکھیے۔ 10

جواب: (i) تمہید/ تعارف/ مصنف کا نام

(ii) نفسِ مضمون

(a) ڈرامے کا مرکزی خیال

(b) ڈرامے کی کہانی کی ترکیب و ترتیب

(iii) انداز بیان اور اختتام

یا

ڈرامہ ''ہیروئن کی تلاش'' کے اہم کرداروں کا تعارف کرایے۔

جواب: (i) تمہید/ تعارف/ مصنف کا نام

(ii) نفسِ مضمون

(a) ڈرامے کے اہم کرداروں کے نام

(b) ڈرامے کے اہم کرداروں کی خصوصیات

(iii) انداز بیان اور اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید 2

نفسِ مضمون 6

اختتام 2

کل نمبر 10

.11 درج ذیل میں صرف چار سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 10

(i) شیو چرن نے ڈرامہ سن کر کیا مشورہ دیا؟

(ii) کیلاش ناتھ نے ڈرامے کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

(iii) مسز مہرا کے نزدیک ہیروئن کیسی عورت ہونی چاہیے؟

(iv) جیوتی پرکاش کس طرح کی ہیروئن چاہتے تھے؟

(v) رگھورام نے پورنما کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

(vi) کیا ڈامہ نویس کو ہیروئن ملی؟

جواب: (i) شیو چرن نے ڈرامہ سن کر اس کی بہت تعریف کی اور مشورہ دیا کہ اگر آپ لوگ مناسب خیال فرمائیں تو پبلشر سے گفتگو کر کے چھپی چھپائی کتاب پیش کروں اور اسے اسٹیج پر دکھانے کا انتظام بھی ہونا چاہیے۔

(ii) آج کل جو ڈرامے لکھے جاتے ہیں وہ فلم دیکھ کر لکھے جاتے ہیں یا Short stories ہوتی ہیں

جن میں قصہ بات چیت کے ذریعہ بیان ہوتا ہے اور یہ بھی لازمی ہوتا ہے کہ کوئی کسی پر عاشق ہو جائے جو خوبیاں بیان کی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

(a) سسپنس ہونا چاہیے

(b) Conflict ہونا چاہیے جسے سلجھایا گیا ہو

(c) عاشق و معشوق کے بغیر بھی رس ہونا چاہیے

(iii) ڈرامہ کا دارومدار ہیروئن پر ہے۔ اس کے لیے ایسی عورت چاہیے جو دنیا دیکھ چکی ہو مگر اس کا سن زیادہ نہ ہو، جس کے دل میں درد ہو مگر وہ بے فکروں کی طرح ہنس بول سکے، جس کی شکل اچھی ہو آواز اچھی ہو۔

(iv) جیوتی پرکاش ہیروئن کی شکل میں روپ متی کا پارٹ کرنے کے لیے بہت ہی شریف گھرانے کی شریف عورت چاہتے تھے۔

(v) رگھورام نے پورنما کے بارے میں بتایا کہ کالج کے وقت میں تو بڑی تیز تھی بحث و مباحثہ اور ڈرامہ میں خوب حصہ لیا کرتی تھی انعام بھی حاصل کیے تھے۔ شکل اچھی ہے، آواز بھی اچھی ہے۔ چال ڈھال بھی اچھی ہے۔ پرانے اور شریف خاندان کی لڑکی ہے۔

(vi) ڈرامہ نویس کو بہت تلاش کے بعد بھی ہیروئن نہ مل سکی کیونکہ جن خوبیوں کی تلاش تھی اس پر کوئی بھی پورا نہ اتر سکا۔

نمبروں کی تقسیم 2½×4=10

• • •

مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

مارچ 2011

Urdu (Core)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات (General Instructions) :

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلباء کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور وخوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جارہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ اشعار کی تشریح، مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تا کہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

1۔ صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

2. ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

3. کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدِنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

4. اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

5. اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

6. اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو مارکنگ اسکیم کے مطابق ہی نمبر دیے جائیں۔

7. اگر کوئی طالب علم مقررہ الفاظ سے زیادہ الفاظ میں لکھتا ہے تو اس کے نمبر کم نہ کئے جائیں۔

8. مختصر سوالات کے جواب میں اگر کوئی طالب علم صرف ایک لفظ کا جواب لکھتا ہے اور صحیح ہے اور اس لفظ سے جواب ظاہر ہو جاتا ہے تو اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

9. اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

10. متبادل سوالات کے جواب لکھنے میں اگر کوئی طالب علم دونوں متبادل کے جواب لکھتا ہے اور دونوں ہی صحیح ہیں اور کسی ایک کو کراس نہیں کیا ہے یا غلطی سے دونوں کو کراس کر دیا ہے تو ایسی صورت حال میں جو جواب زیادہ صحیح ہے اس پر نمبر دیے جائیں۔

11. اگر کسی سوال میں دو خصوصیات دریافت کی گئی ہیں اور ایک طالب علم نے دونوں خصوصیات صحیح صحیح لکھ دی ہیں تو اسے پورے پورے نمبر دیے جائیں اور اگر کوئی طالب علم پانچ خصوصیات لکھتا ہے جن میں سے خصوصیات نمبر 1 صحیح ہے اور خصوصیات نمبر 2 غلط پھر خصوصیات نمبر 3 صحیح ہے اور باقی دو خصوصیات غلط ہیں اسے بھی پورے پورے

نمبر دیے جائیں۔

12. ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

13. ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

14. صدر ممتحن اور ممتحن حضرات یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اگر طالب علم نے مجموعی طور پر 30 نمبر حاصل کر لیے ہیں تو 33 نمبر دے کر پاس کرنے میں گریز نہ کریں۔

15. زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

16. جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

مارکنگ اسکیم اردو
اردو (کور)

M.M.: 100 **Time : 3 hrs**

(حصّہ الف)

1. درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے: 10

''اور نورانی چہرے والی یقین کی اکلوتی خوبصورت بیٹی، امید، یہ خدائی روشنی تیرے ہی ساتھ تو ہے تو ہی مصیبت کے وقتوں میں ہم کو تسلی دیتی ہے تو ہی ہمارے آڑے وقتوں میں ہماری مدد کرتی ہے...... انسان کی تمام کی تمام خوبیاں اور ساری نیکیاں تیری تابع اور تیری ہی فرمانبردار ہیں۔ وہ پہلا گنہگار انسان جب شیطان کے چنگل میں پھنسا اور تمام نیکیوں نے اس کو چھوڑا اور تمام بدیوں نے اس کو گھیرا تو صرف تو ہی اس کے ساتھ رہی، تو ہی نے اس نا اُمید کو نا اُمید ہونے نہ دیا۔ تیرا ہی خوبصورت چہرہ تسلّی دینے والا تھا۔ وہ پہلا ناخدا جب کہ طوفان کی موجوں میں بہا جاتا تھا اور بجز مایوسی کے سِوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ تو ہی اس طوفان میں اس کی کوشش کھینچنے والی اور اس کا بیڑا پار لگانے والی تھی تیرے ہی نام سے جودی پہاڑ کی مبارک چوٹی کو عزت ہے۔ زیتون کی ہری ٹہنی جو وفادار کبوتر کی چونچ میں وصل کے پیغام کی طرح پہنچی جو کچھ برکت ہے تیری ہی بدولت ہے۔''

(i) نورانی چہرے والی یقین کی خوبصورت بیٹی کون ہے؟

(ii) انسان کی خوبیاں اور نیکیاں کس کی تابع ہیں؟

(iii) پہلا گنہگار انسان کون تھا؟

(iv) طوفان کی موجوں میں کس کی کشتی بہی جاتی تھی؟

(v) کبوتر کی چونچ میں کس پیڑ کی ہری ٹہنی تھی؟

جواب: (i) نورانی چہرے والی یقین کی خوبصورت بیٹی امید ہے۔

(ii) انسان کی تمام خوبیاں اور ساری نیکیاں امید کے تابع ہیں۔

(iii) پہلا گنہگار انسان وہ ناامید شخص تھا جو شیطان کے چنگل میں پھنس گیا تھا۔ جس کو نیکیوں نے چھوڑ دیا تھا اور بدیوں نے گھیر رکھا تھا۔

(iv) ناخدا کی کشتی طوفان کی موجوں میں بہی جاتی تھی۔

(v) کبوتر کی چونچ میں زیتون کے پیڑ کی ہری ٹہنی تھی۔

2. درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ 15

(i) ٹیلی ویژن کے فائدے اور نقصانات

(ii) دہلی میں دولت مشترکہ کھیلوں کی تیاری

(iii) کتاب کی اہمیت

(iv) میرا پسندیدہ اُستاد

جواب: (i) ٹیلی ویژن کے فائدے اور نقصانات

تمہید/ تعارف

نفسِ مضمون

(a) ٹیلی ویژن کی اہمیت

(b) ٹیلی ویژن کے فائدے اور نقصانات

انداز بیان

اختتام

(ii) دہلی میں دولت مشترکہ کھیلوں کی تیاری

تمہید/ تعارف

نفسِ مضمون

(a) دولت مشترکہ کھیلوں کی تیاری میں دہلی سرکار کا رول

(b) دہلی کی سڑکوں کی تزئین کاری اور دہلی کے اسٹیڈیم

انداز بیان

اختتام

(iii) کتاب کی اہمیت

تمہید/ تعارف

نفسِ مضمون

(a) کتاب کی اہمیت اور فائدے

(b) اپنی پسند کی کتاب اور پسندیدگی کے اسباب

انداز بیان

اختتام

(iv) میرا پسندیدہ استاد

تمہید/ تعارف

نفسِ مضمون

(a) ایک اچھے استاد کی خصوصیات

(b) پسندیدہ استاد کا اخلاق اور کردار

انداز بیان

اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید/تعارف	3
نفسِ مضمون	6
انداز بیان	4
اختتام	2
کل نمبر	15

3. نوکری کے لئے درخوسات لکھیے۔ 10

جواب: پتہ

القاب

نفسِ مضمون

زبان و بیان

اختتام

یا

اپنے دوست کو خط لکھ کر اپنے گھر آنے کی دعوت دیجیے۔

جواب: پتہ

القاب و آداب

نفسِ مضمون

زبان و بیان

اختتام

نمبروں کی تقسیم

پتہ	1
القاب و آداب	1
نفسِ مضمون	4
زبان و بیان	2
اختتام	2
کل نمبر	10

4۔ درج ذیل عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔ 10

’’کچھ لوگ فضول، معمولی اور گھٹیا درجے کی کتابیں پڑھنے کے بڑے شوقین ہوتے ہیں۔ کچھ اس لئے کہ ایسا کرنا فیشن میں داخل سمجھا جاتا ہے اور کچھ اس لیے کہ انھیں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ پہلی بات تو بالکل بچکانہ ہے دوسری بات کچھ ٹھیک ضرور ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم معمولی بے کار اور گھٹیا درجے کی معلومات سے اپنے دماغ کو بھرتے چلے جائیں تاکہ اعلیٰ درجے کی معلومات کے لئے دماغ میں جگہ ہی باقی نہ رہے اگر ہم غور کریں تو شروع سے لے کر اب تک ہم نے بے شمار کتابیں پڑھی ہوں گی لیکن ان میں سے بہت سی کتابوں کے اب نام تک بھی یاد نہیں ہوں گے۔ اچھی کتاب ایک لافانی چیز ہوتی ہے۔ وہ خود ہی لافانی نہیں ہوتی بلکہ اپنے لکھنے والوں کو بھی لافانی بنا دیتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ جن لوگوں کا اس کتاب میں ذکر آتا ہے وہ بھی لافانی بن جاتے ہیں۔‘‘

جواب: عنوان : لافانی کتاب/ اچھی کتاب

(طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے، اس پر بھی نمبر دیے جائیں)

خلاصہ :

کتابیں پڑھنے کا شوق کچھ لوگوں میں الگ الگ ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اچھی اور معلوماتی کتابیں پڑھتے ہیں تو کچھ لوگ بے کار اور گھٹیا درجے کی کتابیں پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی معلومات میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ گھٹیا کتابوں کی معلومات سے دماغ بھر جاتا ہے اور انھیں کوئی بھی کتاب یاد نہیں رہتی۔ اچھی کتاب لافانی ہوتی ہے اور وہ اپنے پڑھنے والے اور لکھنے والے کو لافانی بنا دیتی ہے۔ یہاں تک بھی ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے اوپر وہ کتاب لکھی جاتی ہے وہ بھی لافانی بن جاتی ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

عنوان	3
خلاصہ	7
کل نمبر	10

5۔ درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

(i) آستین کا سانپ ہونا

(ii) جلے پر نمک چھڑکنا

(iii) دانت کھٹّے کرنا

(iv) سبز باغ دکھانا

(v) عید کا چاند ہونا

(vi) پانچوں انگلیاں گھی میں ہونا

(vii) بال کی کھال نکالنا

(viii) پاپڑ بیلنا

جواب: (i) آستین کا سانپ ہونا : پاس رہ کر یا مل کر دشمنی کرنا

جسے تم ہمدرد سمجھ کر اپنا سارا راز دے رہے ہو وہ تو تمھاری آستین کا سانپ ہے۔

(ii) جلے پر نمک چھڑکنا : تکلیف بڑھانے والی بات کہنا

نسرین کا تو کام ہے کہ وہ اکثر جلے پر نمک چھڑکتی ہے۔

(iii) دانت کھٹّے کرنا : مات دینا

ہماری فوج نے 1964 میں چینی فوج کے دانت کھٹّے کر دیے۔

(iv) سبز باغ دکھانا : دھوکہ دینا

رام اپنی حرکت سے باز نہیں آتا، لوگوں کو سبز باغ دکھا کر پیسہ اینٹھتا رہتا ہے۔

(v) عید کا چاند ہونا : کبھی کبھی نظر آنا / بہت دن تک غائب رہنا

میاں اسلم آج کل تو تم عید کا چاند ہو رہے ہو۔ ڈھونڈھنے سے بھی نہیں ملتے۔

(vi) پانچوں انگلیاں گھی میں ہونا : ہر طرف سے فائدہ ہی فائدہ ہونا

میاں آج کل تو تمھاری پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں، مزے اڑا رہے ہو۔

(vii) بال کی کھال نکالنا : بہت چھان بین کرنا

نعیم بچپن ہی سے ذہین ہے۔ وہ شروع ہی سے ہر بات میں بال کی کھال نکالتا ہے۔

(viii) پاپڑ بیلنا : سخت محنت کرنا

اس گرانی میں بڑے پاپڑ بیل کر روزی میسر ہوتی ہے۔

نمبروں کی تقسیم

معنی 1

جملے میں استعمال 1

کل نمبر 2×5=10

6. کسی کتاب کو بیچنے کے لیے اشتہار بنائیے۔ 5

جواب: بچوں کا پرانا ساتھی

پیام تعلیم

نئی دہلی

☆ دلچسپ حیرت انگیز اور پراسرار کہانیاں

☆ سائنسی اور مذہبی معلومات

☆ کارٹون، لطیفے اور مزاحیہ مضامین

☆ تاریخ، جغرافیہ

☆ شہریت کے آداب

دلچسپ انداز میں بہترین مواد پیش کرتا ہے۔

ماہنامہ پیامِ تعلیم

جامعہ نگر نئی دہلی

نوٹ: یہ اشتہار کا خاکہ ہے اس کے علاوہ دیگر طریقہ بھی عنوان کے تحت استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بشرط یہ کہ جاذب نظر اور دلکش ہو۔

نمبروں کی تقسیم

اشتہار کا خاکہ 2

اشتہار کا متن 3

کل نمبر 5

(حصہ - ب)

7۔ درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب دیجیے۔ 7

''مادہ خرگوش سال میں کئی بار بچّے دیتی ہے ایک جھول میں دس دس بارہ بارہ بچّے ہوتے ہیں، پیدائش کے وقت بچوں کے جسم پر رواں یا بال نہیں ہوتے۔ ان کی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں۔ اس لیے مادہ خرگوش کو شروع شروع میں بڑی احتیاط کے ساتھ بچوں کی دیکھ بھال کرنا پڑتی ہے۔ وہ اپنے پیٹ پر سے بال نوچ نوچ کر بل کے اندر بچّوں کے لیے نرم بچھونا تیار کرتی ہے تاکہ انھیں آرام اور گرمی ملے۔ اس وقت وہ کسی دوسرے خرگوش کو بچوں کے پاس نہیں آنے دیتی کہ کہیں وہ بچوں کو نقصان نہ پہنچادے۔ رفتہ رفتہ آنکھیں بھی کھلتی ہیں اور جسم پر رواں بھی پیدا ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ اپنے بل سے نکل کر ماں باپ کے ساتھ باہر نکل کر چہل قدمی اور چرنا بھی شروع کر دیتے ہیں۔''

(i) مادہ خرگوش سال میں کتنی بار اور کتنے بچّے دیتی ہے؟

(ii) خرگوش کے بچّے پیدائش کے وقت کیسے ہوتے ہیں؟

(iii) مادہ خرگوش اپنے بچوں کے آرام کے لئے کیا کرتی ہے؟

(iv) دوسرے خرگوش کو مادہ خرگوش بچّوں کے پاس کیوں نہیں آنے دیتی؟

(v) خرگوش کے بچّے بل سے باہر نکلنے کے قابل کب ہوتے ہیں؟

یا

''لومڑیوں کی قوّتِ شامہ یعنی سُونگھنے کی طاقت بہت تیز ہوتی ہے۔ یہی حال سُننے اور دیکھنے کا ہے۔ خطرے کا احساس ہوتے ہی بچاؤ کے لئے جھٹ پٹ فیصلہ اور آناً فاناً اس پر عمل کرنے میں کوئی اور جانور اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ شاید انھیں خوبیوں کی وجہ سے لومڑی کو ایک فریبی اور چالاک جانور بتایا جاتا ہے۔ بلا شبہ یہ ان روایتوں کی اہل بھی ہے۔ دبے پانو حرکت کرنا، تیز بینائی اور سب سے زیادہ اس کی ذہانت اور جلدی فیصلہ کرنے کی قوت، یہ سب ایسی باتیں ہیں جن سے لومڑیاں انتہائی خطرناک حالات میں بھی جن میں بظاہر جان بچانا ممکن نہ ہو، اکثر اپنے آپ کو بچا لینے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔''

(i) لومڑی کی کون سی قوّت بہت تیز ہوتی ہے؟

(ii) لومڑی کو فریبی اور چالاک کیوں کہا جاتا ہے؟

(iii) لومڑی میں کیا خوبیاں پائی جاتی ہیں؟

(iv) لومڑی خطرے کو کِس طرح محسوس کرتی ہے؟

(v) لومڑی خطرناک حالات میں خود کو کس طرح بچاتی ہے؟

جواب: (i) مادہ خرگوش سال میں کئی بار بچے دیتی ہے اور ایک بار میں دس دس بارہ بارہ بچے دیتی ہے۔

(ii) پیدائش کے وقت خرگوش کے بچوں کے جسم پر بال نہیں ہوتے اور ان کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔

(iii) مادہ خرگوش اپنے بچوں کے آرام کے لیے اپنے پیٹ سے بال نوچ نوچ کر بل کے اندر نرم بچھونا تیار کرتی ہے تا کہ انھیں آرام اور گرمی ملے۔

(iv) دوسرے خرگوش کو مادہ خرگوش اپنے بچوں کے پاس اس لیے نہیں آنے دیتی کہ کہیں وہ بچوں کو نقصان نہ پہنچادے۔

(v) خرگوش کے بچے اس وقت بل سے باہر نکلنے کے قابل ہوتے ہیں جب ان کی آنکھیں کھلنے لگتی

ہیں اور جسم پر بال نکل آتے ہیں۔

یا

(i) لومڑیوں کی قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت بہت تیز ہوتی ہے۔

(ii) خطرے کا احساس ہوتے ہی لومڑی جھٹ پٹ فیصلہ اور آناً فاناً اس پر عمل کرتی ہے اسی لیے لومڑی کو ایک فریبی اور چالاک جانور کہا جاتا ہے۔

(iii) لومڑی میں مندرجہ ذیل خوبیاں پائی جاتی ہیں:

(a) دبے پاؤں حرکت کرنا

(b) تیز بینائی

(c) ذہانت

(d) جلدی فیصلہ کرنے کی قوت وغیرہ

(iv) لومڑیوں کی سونگھنے، دیکھنے اور سننے کی قوت بہت تیز ہوتی ہے اور ان کو بروئے کار لاکر وہ خطرے کو بہت جلد محسوس کر لیتی ہے۔

(v) خطرناک حالات میں لومڑی اپنی ذہانت اور جلدی فیصلہ کرنے کی قوت کی بدولت خود کو اکثر بچانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔

نمبروں کی تقسیم

(i)	1
(ii)	1
(iii)	2
(iv)	2
(v)	1
کل نمبر	7

.8 ''جنگل کی ایک رات'' میں تیتر کے بارے میں کیا کیا باتیں بیان کی گئی ہیں؟ 5

جواب: ''جنگل کی ایک رات'' میں بتایا گیا ہے کہ تیتر آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ اگر ایک اپنی بولی میں بولتا ہے تو دوسرا جواب دیتا ہے۔ ان کی آواز میں جاذبیت، کشش اور کچھ ایسا جادو ہوتا ہے کہ سنتے ہی اس کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ تیتر جب یہ دیکھتا ہے کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے تو وہ پلک جھپکتے ہی غائب ہو جاتا

ہے۔ تیتر بولتا ہے کہ ''سبحان تیری قدرت''

تیتر کئی طرح کے ہوتے ہیں، جیسے ''کالے''، ''بھورے'' اور ''بھٹ تیتر'' کالے تیتر کا قد دیسی مرغی کے برابر اور بھورے تیتر سے بڑا ہوتا ہے جبکہ بھٹ تیتر سے بھورا تیتر کچھ چھوٹا اور لمبے جسم کا ہوتا ہے۔

پہلے ہندوستان کے تقریباً ہر حصے میں تیتر ہوتے تھے لیکن اب ان کی تعداد کم ہوگئی ہے، بلکہ ان کی کچھ نسلیں تو بالکل ناپید ہوگئی ہیں۔

تیتر میدانی علاقے کا پرندہ ہے۔ اس لیے گھنے جنگلوں میں صرف ایسی جگہوں پر ملتا ہے جہاں پیڑوں کے درمیان گھاس کے لمبے چوڑے قطعے ہوں یا آس پاس کہیں کھیتی باڑی ہوتی ہو۔

کالے اور بھورے تیتروں کے جسم گدرے اور دمیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ ٹانگیں ٹیڑھی یا کرمانک (بڑا سر) کی ٹانگوں کی طرح لمبی نہیں ہوتیں۔ وہ چھوٹی چھوٹی ٹانگوں سے کافی تیز بھاگ لیتا ہے۔ خطرے کا احساس ہونے پر دبا دبا بھاگتا ہے کہ پاس ہوتے ہوئے بھی دکھائی نہیں دیتا۔ تیتر اپنا گھونسلہ زمین پر سوکھے پتوں اور گھاس کے تنکے سے بناتا ہے۔ گڑھے میں مادہ تیتر انڈوں پر بیٹھی رہتی ہے۔ بھورے تیتر کا انڈا سبزی مائل پیلا اور کالے تیتر کا انڈا ہلکا سبزی مائل بھورا ہوتا ہے۔ مرغی کے بچوں کی طرح تیتر کے بچے بھی انڈے سے باہر آتے ہی بولنا، چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ تیتر انھیں زیادہ تر کھیت کے اندر ہی رکھتے ہیں جب تک وہ بڑے نہ ہوجائیں۔ تیتر اپنے بچوں کی دیکھ بھال بہت اچھی طرح کرتا ہے۔ خطرہ ہونے پر مادہ ایک تیز سیٹی دار آواز نکالتی ہے تو بچے سب زمین کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ تیتر جس جگہ اڑ کر اترتے ہیں وہاں نہیں رکتے۔

کل نمبر 5×1=5

9. درج ذیل سوالوں میں سے صرف چار (4) کے مختصر جواب لکھیے۔ 8

(i) شیر نے اپنی عادت کے مطابق بھینس کے ساتھ کیا کیا؟

(ii) ڈاسنہ سے کیا چیز ہر روز دہلی جاتی ہے؟

(iii) خرگوش اپنے بل کس طرح کے بناتے ہیں؟

(iv) دنیا میں ہاتھیوں کی کتنی قسمیں موجود ہیں؟

(v) تیتر اپنا گھونسلہ کہاں اور کیسے بناتے ہیں؟

(vi) مادہ تیتر تیز سیٹی کب بجاتی ہے؟

جواب: (i) شیر نے بھینس کو دیکھا، اس کی طرف لپکا اور اوسان خطا کر دینے والی خوفناک دہاڑ کے ساتھ ایک لمبی جست لگائی ایسا لگا اسے زمین پر گرا کر اپنے خنجر جیسے تیز اور مضبوط دانتوں سے اس کی بوٹی بوٹی کر ڈالے گا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ شیر بھینس کی کمر پر سوار اس کی موٹی گردن سے لپٹا ہوا تھا۔ لیکن بھینس کچھ زیادہ ہی طاقتور ثابت ہوئی وہ زمین پر نہیں گری اور شیر کو اپنی کمر پر لیے تیزی سے جھونپڑیوں کی طرف بھاگ پڑی۔ آخر بھینسوں نے شیر کا مقابلہ کیا اور شیر کو بھگا دیا۔

(ii) ڈاسنہ سے ہر روز ہزاروں لیٹر دودھ دہلی جاتا ہے۔

(iii) خرگوش چوہوں کی طرح زمین میں بل بناتے ہیں۔ ان کے بل سرنگوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ان کے بلوں کے کئی کئی دروازے ہوتے ہیں، تاکہ خطرے کے وقت جس دروازے سے موقع ملے نکل کر بھاگ جائیں۔

(iv) دنیا میں ہاتھیوں کی اب صرف دو قسم کی نسلیں باقی رہ گئی ہیں۔ ایک ایشیائی اور دوسری افریقی۔

(v) تیتر اپنا گھونسلہ زمین پر سوکھے پتوں اور گھاس کے تنکوں سے ملا کر بناتا ہے۔ اس کا گھونسلہ زمین سے ابھرا ہوا نہیں ہوتا گڑھے میں ہوتا ہے۔ عام طور پر کھیت میں ہل چلنے سے بننے والی نالیوں میں کسی چھوٹے گڑھے کے اندر یا پھر گھاس کے میدان یا جھاڑیوں کی جڑ کے آس پاس پہلے سے موجود کسی گڑھے میں ہوتا ہے۔

(vi) جب کسی ایسے جانور سے سامنا ہو جائے جو اس کے بچوں کو نقصان پہنچائے یا بچوں کو خطرہ لاحق ہو تو مادہ تیتر منھ سے ایک تیز سیٹی کی آواز نکالتی ہے۔

کل نمبر 2×4=8

.10 ڈرامہ ''ہیروئن کی تلاش'' کا مختصراً خلاصہ لکھیے۔ 10

جواب: (i) تمہید/ تعارف/ مصنف کا نام

(ii) نفسِ مضمون

(a) ڈرامے کا پلاٹ/ واقعات کی ترکیب و ترتیب

(b) ڈرامے کے اہم کردار

(iii) انداز بیان

(iv) اختتام

یا

ڈرامہ ''ہیروئن کی تلاش'' کے اہم کرداروں کا تعارف کرایے۔

جواب: (i) تمہید/ تعارف/ مصنف کا نام

(ii) نفسِ مضمون

(a) ڈرامے کے اہم کرداروں کے نام

(b) ڈرامے کے اہم کرداروں کی خصوصیات/ مکالمے

(iii) انداز بیان

(iv) اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید	2
نفسِ مضمون	5
انداز بیان	2
اختتام	2
کل نمبر	10

.11 درج ذیل میں صرف چار سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 10

(i) ہیروئن کی تلاش میں ڈرامہ نگار کیا کہنا چاہتا ہے؟

(ii) ڈرامہ سُن کر شیو چرن نے اُس پر کیا تبصرہ کیا؟

(iii) رگھورام نے ڈرامہ سے متعلق کیا تجویز پیش کی؟

(iv) مسز مہرا کے نزدیک ہیروئن کا پارٹ کرنے کے لیے کس طرح کی عورت چاہیے؟

(v) رگھورام نے ہیروئن کی تلاش سے کیوں منع کیا؟

(vi) شیو چرن کے نزدیک لڑکیوں کو آرٹ کی تعلیم کیوں دی جاتی ہے؟

جواب: (i) ہیروئن کی تلاش میں ڈرامہ نگار کا یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس ڈرامے کا دارومدار ہیروئن پر ہے۔ اور اس کی نظر میں ہیروئن کا پارٹ کرنے کے قابل کوئی نہیں ہے۔

(ii) ڈرامہ سن کر شیو چرن نے جیوتی پرکاش صاحب کی واہ واہ کرتے ہوئے کہا کہ واقعی آپ نے قلم

توڑ دیا ہے۔ آپ کا ڈرامہ صرف ہندوستانی ادب نہیں بلکہ عالمی ادب پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔

(iii) رگھورام نے ڈرامے سے متعلق یہ تجویز پیش کی کہ ہماس کی پوری قدر کریں اور اس ڈرامے کو جلد سے جلد چھپوا دیں اور جس طرح بھی ممکن ہو اسے اسٹیج پر دکھانے کا انتظام کریں۔

(iv) مسز مہرا کے نزدیک ہیروئن کا پارٹ کرنے کے لیے ایک ایسی عورت چاہیے جس میں یہ خوبیاں ہوں : اس کا سِن زیادہ نہ ہو، اس کے دل میں درد ہو، بے فکروں کی طرح ہنس بول سکے، اس کی شکل اچھی ہو اور آواز بھی اچھی ہو۔

(v) رگھورام نے ہیروئن کی تلاش کرنے سے اس لیے منع کیا کہ وہ لوگوں کے گھر گھر جا کر لوگوں کی بہو بیٹیوں کا جائزہ نہیں لینا چاہتے تھے۔ مگر وہ ڈرامہ کرنے کا خرچ اٹھانے کے لیے تیار تھے۔

(vi) شیو چرن کے نزدیک لڑکیوں کو آرٹ کی تعلیم اس لیے دی جاتی ہے کہ ان کی جلدی سے شادی ہو جائے۔

نمبروں کی تقسیم 10 = 2½×4

• • •

Urdu (Elective)

Class : XII

M.M.: 100 | **Time : 3 hrs**

1. درج ذیل میں سے کسی ایک عبارت کو پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب لکھیے: 10

(الف)

''یہ بات کوئی 55-1957 کی ہے جب میں استاذی پروفیسر سید احتشام حسین کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اگر وہ تنہا ہوتے تو ایک کتاب بہت غور سے پڑھتے یا اس پر پنسل سے نشان لگاتے جاتے۔ ہم لوگوں کو بڑی جستجو رہتی کہ آخر یہ کون سی کتاب ہے۔ اس کتاب پر ایک موٹا سا چمک دار کور چڑھا رہتا جو غالباً کسی کلینڈر کو کاٹ کر تیار کیا گیا تھا۔ کبھی کبھی وہ اتنے منہمک اور مستغرق ہوتے کہ ہماری موجودگی تک کا نوٹس نہ لیتے۔ اس کو پڑھتے میں ان کے چہرے کا رنگ بدلتا رہتا اور اکثر بڑبڑاتے بھی۔ ہمارا محتاط اندازہ یہ تھا کہ یہ یا تو تنقید پر کوئی کتاب ہے یا پھر اس کی شرح یا کنجی ہے، مگر ہمارے ایک دوست شوکت عمر کا محتاط اندازہ تھا کہ اس کتاب کا تعلق بارودسازی کی صنعت سے ہے یا پھر اس میں بم بنانے کا نسخہ درج ہے۔ وہ کتاب رفتہ رفتہ سوت کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ ایک دن دوپہر کو ہم لوگ مئی جون کی گرمی میں پہنچے تو دیکھا کہ قبلہ تو بے خبر انٹا غفیل ہیں اور سرہانے میرؔ کے وہی سوت نما کتاب دھری ہے۔ ہم لوگوں نے آپس میں آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارے کئے، خاموشی سے کتاب اُٹھائی اور غائب ہوگئے۔''

(i) یہ عبارت کس سبق سے لی گئی ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) سید احتشام حسین کتاب کا مطالعہ کس طرح کرتے تھے؟

(iii) کتاب پڑھتے وقت ان کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟

(iv) ''وہ کتاب رفتہ رفتہ سوت کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی تھی۔'' اس جملے کے مطلب کی وضاحت کیجیے۔

(v) ان لفظوں کے معنی لکھیے:

جستجو، منہمک، مُستغرق، شرح

(ب)

''عورت طفلانہ انداز سے کئی باتیں پوچھتی رہی اور میں بڑی توجہ سے اُن کے جواب دیتا رہا۔

بس کی منزل قریب آ رہی تھی۔ بے بی ابھی تک میری گود میں بیٹھی تھی۔ دفعتاً مجھے محسوس ہوا کہ کام نکل جانے کے بعد بے بی کو تو میں بھول ہی گیا تھا۔ میں نے محجوب ہوکر بے بی کی بغلوں کو گدگدا دیا۔ ''ارے بے بی! تم تو کوئی بات ہی نہیں کرتیں — کیا تم ہم سے خفا ہو؟'' وہ چُپ رہی۔

''بولو بے بی۔''

''لاہیں۔'' بے بی نے انکار کے طور پر سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''اچھا تو بتاؤ تمھارا نام کیا ہے؟''

''میرا الام؟''

''ہاں''

''سول ناناں۔''

''سلطانہ۔'' عورت نے کہا۔

مجھے پہلی مرتبہ اس بات کا علم ہوا کہ وہ مسلمان ہیں۔ سلطانہ کی بغلوں کو گدگداتے ہوئے میرے ہاتھ رُک گئے۔

میں نے قدرے ہچکچاتے ہوئے دریافت کیا۔

''کیا آپ مسلمان ہیں؟''

''جی'' یہ کہہ کر عورت نے میری طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔

''نہیں کچھ نہیں۔'' میں ہنس دیا — ''مجھے محسوس نہیں ہوا کیونکہ بظاہر......''

پھر قدرے بھدّی سی خاموشی طاری ہوگئی۔

بات کچھ بھی نہیں تھی — میں نے سکوت توڑتے ہوئے پوچھا۔

''فساد کے دنوں میں آپ دہلی میں تھیں؟''

''جی ہاں ہم سب یہیں تھے۔''

میرے دل کو نہ معلوم کیا ہونے لگا۔ میں نے رُکی رُکی آواز میں پوچھا۔ ''آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟''

عورت نے قدرے سکوت کیا۔ ''بس کچھ نہ پوچھیے، مالی نقصان بہت ہوا۔ جانیں بچ گئیں۔ یہی غنیمت سمجھئے۔ کناٹ پلیس میں ہماری دکان لُٹ گئی۔ مکان میں فسادی گھس آئے...... لیکن پیشتر اس کے کوئی نقصان ہوتا پولس آ گئی......''

میرا سر جھک گیا...... ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

اسٹینڈ پر پہنچ کر بس رُک گئی۔

اس خیال سے کہ عورت تنہا ہے اور بچے دو، شاید اُسے میری مدد کی ضرورت ہو، میں نے اپنی سیٹ سے اُٹھنے میں تامل کیا لیکن عورت کے ہلکے پن سے روشن ہوا کہ (اُسے) میری مدد درکار نہیں ہے۔ چنانچہ میں شریف مرد کی طرح اُٹھ کر چل دیا۔''

(i) یہ عبارت کس سبق سے لی گئی ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) عورت کی گہری اُداسی اور باتیں کرنے والے شخص کی شدید شرمندگی کے ذریعے مصنف کیا بتانا چاہتا ہے؟

(iii) عورت کو کون سا حادثہ پیش آیا تھا؟

(iv) ان لفظوں کے معنی لکھیے :

طفلانہ، دفعتاً، محجوب ہونا، استفہامیہ

(v) اس عبارت کا مرکزی خیال چند جملوں میں لکھیے۔

2. درج ذیل میں سے کسی ایک کا جواب سو (100) لفظوں میں لکھیے : 7

(i) قرۃ العین حیدر کی افسانہ نگاری کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(ii) غالب کے خطوں کی روشنی میں ان کے زمانے پر اظہارِ خیال کیجیے۔

3. درج ذیل میں سے کسی دو (2) کے مختصر جواب لکھیے : 8

(i) انشائیہ کسے کہتے ہیں؟ خواجہ حسن نظامی کی ''انشائیہ نگاری'' کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

(ii) سید احتشام حسین کے تنقیدی مضمون ''خوجی'' کے سب سے اہم کردار پر اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔

(iii) ایک اچھی ''آپ بیتی'' میں کن باتوں کا بیان ہوتا ہے؟

(iv) سجّاد ظہیر نے سبق ''روشنائی'' میں علامہ اقبال کی کن خاص باتوں کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی تھی؟

4. درج ذیل میں سے کسی ایک حصّے کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے : 10

(الف)

(i) زماں مکاں تھے مرے سامنے بکھرتے ہوئے
میں ڈھیر ہوگیا طولِ سفر سے ڈرتے ہوئے

(ii) شعلے میں ہے ایک رنگ تیرا
باقی ہیں تمام رنگ میرے

(iii) دل کا وہ حال ہوا ہے غمِ دوراں کے تلے
جیسے اک لاش چٹانوں میں دبا دی جائے

(iv) منزلِ عشق پہ یاد آئیں گے کچھ راہ کے غم
مجھ سے لپٹی ہوئی کچھ گرد سفر بھی ہوگی

(v) اب بھاگتے ہیں سایۂ عشقِ بتاں سے ہم
کچھ دل سے ہیں ڈرے ہوئے کچھ آسماں سے ہم

یا

کھول آنکھ، زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ   مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ   ایّامِ جدائی کے ستم دیکھ، جفا دیکھ
بے تاب نہ ہو، معرکۂ بیم و رجا دیکھ

ہیں تیرے تصرّف میں یہ بادل، یہ گھٹائیں   یہ گنبدِ افلاک، یہ خاموش فضائیں
یہ کوہ، یہ صحرا، یہ سمندر، یہ ہوائیں   تھیں پیشِ نظر کل تو فرشتوں کی ادائیں
آئینۂ ایّام میں آج اپنی ادا دیکھ

سمجھے گا زمانہ تری آنکھوں کے اشارے   دیکھیں گے تجھے دور سے گردوں کے ستارے
ناپید تیرے بحرِ تخیّل کے کنارے   پہنچیں گے فلک تک تری آہوں کے شرارے
تعمیری خودی کر، اثرِ آہِ رسا دیکھ

.5 درج ذیل میں سے کسی ایک پر سو (100) لفظوں میں اپنے خیال کا اظہار کیجیے: 7

(i) ن۔م۔راشد کی نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو؟'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

(ii) جمیل مظہری نے اپنی نظم ''ارتقا'' میں انسانی ارتقا اور تہذیب کی ترقی کے لیے کن باتوں کو بیان کیا ہے؟

8 — 6. درج ذیل میں سے صرف دو (2) کے جواب لکھیے :

(i) معین احسن جذبیؔ کی غزل کے مصرع ''زندگی ہے تو بہر حال بسر بھی ہوگی'' سے کیا مُراد ہے؟

(ii) علی حیدر نظم طباطبائی کی نظم ''گورِ غریباں'' کا مرکزی خیال اپنی زبان میں لکھیے۔

(iii) آزاد لکھنوی کی شاعرانہ خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

(iv) نظم اور غزل کے بنیادی فرق کی وضاحت کیجیے۔

4 — 7. درج ذیل میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیے :

(i) پطرس بخاری کے انشائیہ ''مرحوم کی یاد میں'' کا خلاصہ لکھیے۔

(ii) چیخف کی تحریر کردہ کہانی ''کلرک کی موت'' کا مرکزی خیال لکھیے۔

6 — 8. درج ذیل میں سے صرف دو (2) کے مختصر جواب لکھیے :

(i) ناول ''بیوہ'' کے ذریعے پریم چند کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

(ii) آپ کے نزدیک جنرل پری ژالوف کے کردار کا کون سا پہلو ناپسندیدہ ہے؟

(iii) سبق ''مرحوم کی یاد میں'' مصنف نے گھر پہنچ کر کس کتاب کا مطالعہ کیا اور کیوں؟

(iv) افسانہ

20 — 9. درج ذیل میں سے کسی دو (2) پر مفصل اظہارِ خیال کیجیے:

(i) اردو زبان وادب کی تاریخ میں قدیم دہلی کالج کی اہمیت پر روشنی ڈالیے

(ii) فورٹ ولیم کالج کے ممتاز مصنفین اور ان کی خدمات پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

(iii) میر تقی میرؔ کی شاعرانہ عظمت پر روشنی ڈالیے۔

(iv) ترقی پسند ادبی تحریک کے مقاصد بیان کیجیے۔

15 — 10. درج ذیل میں سے صرف تین (3) پر مختصر تعارفی نوٹ لکھیے :

(i) دبستان سے کیا مُراد ہے؟ دبستان دہلی کی بنیاد کیسے پڑی؟

(ii) اُردو زبان کی ارتقاء

(iii) اُردو میں افسانہ نگاری کا فن

(iv) اُردو میں ڈراما نگاری

11۔ درج ذیل سوالوں کے سامنے بریکٹ میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے ۔ 5

(i) بلونت سنگھ کے افسانے ''لمحے'' کے اُس کردار کا نام کیا ہے جس کے ذریعے یہ افسانہ زبانی بیان کیا گیا ہے؟

(رام لعل، اُما کانت، کنھیّا لال کپور)

(ii) ناول ''امراؤ جان ادا'' کا مصنف کون ہے؟ (قرۃ العین حیدر، سریندر پرکاش، مرزا محمد ہادی رُسوا)

(iii) تصادم کا معنی ہے...... (معلوم کرنا، رہن سہن، ٹکراؤ)

(iv) غالبؔ نے منشی نبی بخش حقیر کے نام خط میں کس بات کا شدّت سے ذکر کیا؟

(گرمی، سردی، برسات)

(v) اُردو کس ملک کی سرکاری زبان ہے؟ (ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش)

• • •

مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

مارچ 2011

Urdu (Elective)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات (General Instructions) :

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلباء کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور وخوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ اشعار کی تشریح، مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تا کہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

1۔ صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

2. ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

3. کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

4. اگر کسی سوال کے کئی جز ہیں تو ہر جز کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

5. اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

6. اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو مارکنگ اسکیم کے مطابق ہی نمبر دیے جائیں۔

7. اگر کوئی طالب علم مقررہ الفاظ سے زیادہ الفاظ میں لکھتا ہے تو اس کے نمبر کم نہ کئے جائیں۔

8. مختصر سوالات کے جواب میں اگر کوئی طالب علم صرف ایک لفظ کا جواب لکھتا ہے اور صحیح ہے اور اس لفظ سے جواب ظاہر ہو جاتا ہے تو اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

9. اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

10. متبادل سوالات کے جواب لکھنے میں اگر کوئی طالب علم دونوں متبادل کے جواب لکھتا ہے اور دونوں ہی صحیح ہیں اور کسی ایک کو کراس نہیں کیا ہے یا غلطی سے دونوں کو کراس کر دیا ہے تو ایسی صورت حال میں جو جواب زیادہ صحیح ہے اس پر نمبر دیے جائیں۔

11. اگر کسی سوال میں دو خصوصیات دریافت کی گئی ہیں اور ایک طالب علم نے دونوں خصوصیات صحیح صحیح لکھ دی ہیں تو اسے پورے پورے نمبر دیے جائیں اور اگر کوئی طالب علم پانچ خصوصیات لکھتا ہے جن میں سے خصوصیات نمبر 1 صحیح ہے اور خصوصیات نمبر 2 غلط پھر خصوصیات نمبر 3 صحیح ہے اور باقی دو خصوصیات غلط ہیں اسے بھی پورے پورے

نمبر دیے جائیں۔

12. ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

13. ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

14. صدر ممتحن اور ممتحن حضرات یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اگر طالب علم نے مجموعی طور پر 30 نمبر حاصل کر لیے ہیں تو 33 نمبر دے کر پاس کرنے میں گریز نہ کریں۔

15. زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

16. جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

مارکنگ اسکیم اردو
اردو (الیکٹو)

M.M.: 100 **Time : 3 hrs**

1. درج ذیل میں سے کسی ایک عبارت کو پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب لکھیے : 2×5=10

(الف)

''یہ بات کوئی 55-1957 کی ہے جب میں استاذی پروفیسر سید احتشام حسین کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اگر وہ تنہا ہوتے تو ایک کتاب بہت غور سے پڑھتے یا اس پر پنسل سے نشان لگاتے جاتے۔ ہم لوگوں کو بڑی جستجو رہتی کہ آخر یہ کون سی کتاب ہے۔ اس کتاب پر ایک موٹا سا چمک دار کور چڑھا رہتا جو غالباً کسی کلینڈر کو کاٹ کر تیار کیا گیا تھا۔ کبھی کبھی وہ اتنے منہمک اور مستغرق ہوتے کہ ہماری موجودگی تک کا نوٹس نہ لیتے۔ اس کو پڑھتے میں ان کے چہرے کا رنگ بدلتا رہتا اور اکثر بڑبڑاتے بھی۔ ہمارا محتاط اندازہ یہ تھا کہ یہ یا تو تنقید پر کوئی کتاب ہے یا پھر اس کی شرح یا کنجی ہے، مگر ہمارے ایک دوست شوکت عمر کا محتاط اندازہ تھا کہ اس کتاب کا تعلق بارودسازی کی صنعت سے ہے یا پھر اس میں بم بنانے کا نسخہ درج ہے۔ وہ کتاب رفتہ رفتہ سوت کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ ایک دن دوپہر کو ہم لوگ مئی جون کی گرمی میں پہنچے تو دیکھا کہ قبلہ تو بے خبر انٹا غفیل ہیں اور سرہانے میرؔ کے وہی سوت نما کتاب دھری ہے۔ ہم لوگوں نے آپس میں آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارے کیے، خاموشی سے کتاب اُٹھائی اور غائب ہوگئے۔''

(i) یہ عبارت کس سبق سے لی گئی ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) سید احتشام حسین کتاب کا مطالعہ کس طرح کرتے تھے؟

(iii) کتاب پڑھتے وقت ان کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟

(iv) ''وہ کتاب رفتہ رفتہ سوت کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی تھی۔'' اس جملے کے مطلب کی وضاحت کیجیے۔

(v) ان لفظوں کے معنی لکھیے :

جستجو، منہمک، مُستغرق، شرح

(ب)

''عورت طفلانہ انداز سے کئی باتیں پوچھتی رہی اور میں بڑی توجہ سے اُن کے جواب دیتا رہا۔

بس کی منزل قریب آرہی تھی۔ بے بی ابھی تک میری گود میں بیٹھی تھی۔ دفعتاً مجھے محسوس ہوا کہ کام نکل جانے کے بعد بے بی کو تو میں بھول ہی گیا تھا۔ میں نے مجوب ہوکر بے بی کی بغلوں کو گدگدادیا۔''ارے بے بی! تم تو کوئی بات ہی نہیں کرتیں — کیا تم ہم سے خفا ہو؟'' وہ چُپ رہی۔

''بولو بے بی۔''

''لاہیں۔'' بے بی نے انکار کے طور پر سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''اچھا تو بتاؤ تمھارا نام کیا ہے؟''

''میرا لام؟''

''ہاں''

''سول ناناں۔''

''سلطانہ۔'' عورت نے کہا۔

مجھے پہلی مرتبہ اس بات کا علم ہوا کہ وہ مسلمان ہیں۔ سلطانہ کی بغلوں کو گدگداتے ہوئے میرے ہاتھ رُک گئے۔

میں نے قدرے ہچکچاتے ہوئے دریافت کیا۔

''کیا آپ مسلمان ہیں؟''

''جی'' یہ کہہ کر عورت نے میری طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔

''نہیں کچھ نہیں۔'' میں ہنس دیا — ''مجھے محسوس نہیں ہوا کیونکہ بظاہر......''

پھر قدرے بھدّی سی خاموشی طاری ہوگئی۔

بات کچھ بھی نہیں تھی — میں نے سکوت توڑتے ہوئے پوچھا۔

''فساد کے دنوں میں آپ دہلی میں تھیں؟''

''جی ہاں ہم سب یہیں تھے۔''

میرے دل کو نہ معلوم کیا ہونے لگا۔ میں نے رُکی رُکی آواز میں پوچھا۔''آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟''

عورت نے قدرے سکوت کیا۔''بس کچھ نہ پوچھیے، مالی نقصان بہت ہوا۔ جانیں بچ گئیں۔ یہی غنیمت سمجھیے۔ کناٹ پلیس میں ہماری دکان لُٹ گئی۔ مکان میں فسادی گھس آئے...... لیکن پیشتر اس کے کوئی نقصان ہوتا پولس آگئی......''

میرا سر جھک گیا...... ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

اسٹینڈ پر پہنچ کر بس رُک گئی۔

اس خیال سے کہ عورت تنہا ہے اور بچے دو، شاید اُسے میری مدد کی ضرورت ہو، میں نے اپنی سیٹ سے اُٹھنے میں تامل کیا لیکن عورت کے ہلکے پن سے روشن ہوا کہ (اُسے) میری مدد درکار نہیں ہے۔ چنانچہ میں شریف مرد کی طرح اُٹھ کر چل دیا۔''

(i) یہ عبارت کس سبق سے لی گئی ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) عورت کی گہری اُداسی اور باتیں کرنے والے شخص کی شدید شرمندگی کے ذریعے مصنف کیا بتانا چاہتا ہے؟

(iii) عورت کو کون سا حادثہ پیش آیا تھا؟

(iv) ان لفظوں کے معنی لکھیے:

طفلانہ، دفعتاً، محجوب ہونا، استفہامیہ

(v) اس عبارت کا مرکزی خیال چند جملوں میں لکھیے۔

جواب:

(الف)

(i) سبق کا نام: کلیم الدین احمد

مصنف: احمد جمال پاشا

(ii) کتاب کا مطالعہ بہت غور سے کرتے، اس پر پنسل سے نشان لگاتے جاتے

(iii) کتاب پڑھتے وقت اتنے منہمک اور مستغرق ہوتے کہ انھیں کسی کی موجودگی تک کا نوٹس نہ ہوتا۔ کتاب پڑھتے وقت چہرے کا رنگ بدلتا رہتا اور اکثر بڑبڑاتے رہتے۔

(iv) ''اردو تنقید پر ایک نظر'' نام کی کتاب ان دنوں احتشام حسین صاحب اتنے انہاک سے پڑھتے رہتے کہ اپنے شاگردوں کی موجودگی کا نوٹس بھی بعض اوقات نہیں لے پاتے تھے، اسی وجہ سے ان کے شاگردوں کو اس کتاب سے جلن ہونے لگی تھی اور چونکہ سوت سے رنجش اور جلن ہوتی ہے اسی لیے یہ کتاب رفتہ رفتہ سوت کی حیثیت اختیار کرتی رہی تھی۔

(v) جستجو : تلاش

منہمک : مصروف/مشغول

مستغرق : ڈوبا ہوا، کسی کام میں کھویا ہوا

شرح : تفسیر

(ب)

جواب: (i) سبق کا نام : لمحے

مصنف : بلونت سنگھ

(ii) فسادات کا خیال آنے کی وجہ سے عورت اداس ہوگئی۔ باتیں کرنے والا شرمندہ ہوا۔ مصنف اس کے ذریعے فسادات کے اثرات بتانا چاہتا ہے۔

(iii) تقسیم وطن کے دوران فسادیوں نے اس عورت کی ٹانگ پر لکڑی ماردی تھی جس کی وجہ سے ٹانگ میں لنگ ہوگیا تھا۔

(iv) طفلانہ : بچوں جیسا

دفعتاً : اچانک

مجوب ہونا : شرمندہ ہونا

استفہامیہ : سوالیہ

(v) مرکزی خیال : ایک دوسرے کے دکھوں میں شرکت ہی حقیقی انسانیت ہے۔

.2 درج ذیل میں سے کسی ایک کا جواب سو (100) لفظوں میں لکھیے : 7×1=7

(i) قرۃ العین حیدر کی افسانہ نگاری کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(ii) غالب کے خطوں کی روشنی میں ان کے زمانے پر اظہارِ خیال کیجیے۔

جواب: (i) قرۃ العین حیدر کی افسانہ نگاری کی خصوصیات

قرۃ العین حیدر کو کہانی کہنے کا فن اور قاری کو باندھے رہنے کا فن خوب آتا ہے۔ ان کے افسانوں میں تکنیک کا تنوع بھی ہے اور انداز بیاں میں تشنگی بھی۔ زندگی پر ایک مبصر کی حیثیت سے تبصرہ بھی ہے۔ بیچ بیچ میں معنویت سے پرفکر اور فلسفے کی چاشنی لیے جملے ہوتے ہیں لطیف طنز و مزاح کی آمیزش بھی۔

کردار نگاری میں قرۃ العین حیدر کو کمال حاصل ہے۔ کردار کو اس انداز سے پیش کرتی ہیں کہ اپنائیت محسوس ہوتی ہے۔ مکالمے برجستہ ہوتے ہیں۔ افسانوں کی سب سے بڑی خوبی ان کا بھرپور مجموعی تاثر ہوتا ہے۔ ان کے افسانوں کا کینوس خاصا وسیع ہے موضوع اور مواد دونوں ہی میں تنوع نظر آتا ہے۔ ان کے افسانوں میں تقسیم وطن کا درد و کرب، ہجرت کی اذیت، جلا وطنی کا احساس سرحد کے دونوں طرف کے انسانوں کی ذہنی کشمکش اقدار و روایات کی پامالی، سیاسی اور سماجی قدروں کا کھوکھلا پن، طبقاتی کشمکش، بہتر

زندگی کی خواہش، رومانیت سے گریز، وقت کا جبر، انسان دوستی، رنگ ونسل مذہب اور قومیت کا احساس ان کی افسانوں کو عظمت و آفاقیت عطا کرتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ قرۃ العین حیدر اردو کی ایک قدآور افسانہ نگار ہیں۔

(ii) غالب کے خطوط کی روشنی میں ان کے زمانے پر اظہار

اپنے خطوط میں غالب نے دلی کی تباہی وابتری، خستہ حالی کا دبی زبان میں ذکر کیا ہے۔ لوگوں کا مخبری کرنا، مخبری پر پکڑ دھکڑ، جاگیردار، پنشن دار، دولت مند، اہل حرفہ سب کا دہلی سے چلے جانا ان سب باتوں کا ذکر کر غالب نے اپنے خطوط میں کیا ہے۔

گرمی کا موسم، لو کا چلنا، انگریزوں کے خلاف 1857 کی بغاوت اور اس کے ختم ہونے کے بعد دہلی والے جن تکلیف دہ اور مایوس کن حالات سے دوچار ہوئے غالب نے اپنے خط میں نہایت پر اثر انداز میں ان کا نقشہ کھینچا ہے۔

خطوط غالب میں غالب کی فاقہ مستی اور تنگ دستی کا بھی ذکر ہے۔ انقلاب کے ہنگامے اور پکڑ دھکڑ بھی ہے۔ متعلقین کی موت پر مرثیہ خوانی اور اشک افشانی بھی ہے۔ ان کے مکتوب میں ڈرامائیت بھی ہے اور نثری شگفتگی بھی، تنقید بھی ہے اور تبصرہ بھی۔ انھوں نے ایک ایسی شمع فروزاں کی جس سے آج بھی نثر نگار مستفید ہو رہے ہیں، بلکہ ان کے مکتوب سے روشنی لے کر اپنے چراغ روشن کر رہے ہیں۔

3. درج ذیل میں سے کسی دو (2) کے مختصر جواب لکھیے: 8

(i) انشائیہ کسے کہتے ہیں؟ خواجہ حسن نظامی کی ''انشائیہ نگاری'' کی خصوصیات تحریر کیجیے۔

(ii) سید احتشام حسین کے تنقیدی مضمون ''خوجی'' کے سب سے اہم کردار پر اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔

(iii) ایک اچھی ''آپ بیتی'' میں کن باتوں کا بیان ہوتا ہے؟

(iv) سجّاد ظہیر نے سبق ''روشنائی'' میں علامہ اقبال کی کن خاص باتوں کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کی تھی؟

جواب: (i) انشائیہ میں سنجیدہ اور غیر سنجیدہ موضوعات سے متعلق خیال کے تمام مرحلے خوش طبعی کے ساتھ طے کیے جاتے ہیں۔ یہ بات میں بات پیدا کرنے کا فن ہے۔ انشائیہ نگار مفہوم سے خالی گفتگو میں بھی معنی پیدا کر دیتا ہے۔ اختصار اس کی پہچان ہے۔ اس میں مزاح یا ٹھٹھول کی جگہ ہلکی پھلکی زیرلب ہنسی پنہاں ہوتی ہے۔ خیال آفرینی اس کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

خواجہ حسن نظامی ایک کامیاب انشائیہ نگار ہوئے ہیں۔ ان کا کمال یہ ہے کہ معمولی سے معمولی

چیز کو بھی اپنے بیان سے دلکش بنا دیتے ہیں۔ سادہ گوئی ان کا سب سے بڑا وصف سب سے بڑی خوبی ہے۔ وہ معمولی سے معمولی پیش پا افتادہ اور گری پڑی چیزوں میں بھی عظمت اور معنویت تلاش کر ہی لیتے ہیں۔ ان کا تخیل رنگوں بہاروں اور جلووں کا ایک نگار خانہ ہے۔ وہ اس میں سے جس طرح کی تصویر چاہتے ہیں نکال لیتے ہیں۔ خواہ حسن نظامی اپنی نثر کو تشبیہہ اور استعاروں میں سے دلکش نہیں بناتے اس کو رنگین بنانے کے لیے وہ تمثیل و تجسیم ہی کا سہارا نہیں لیتے بلکہ کہیں کہیں قافیہ پیمائی بھی کر جاتے ہیں۔

خواجہ حسن نظامی نے چھوٹے چھوٹے بظاہر کیڑے مکوڑوں اور روزمرہ کی چیزوں اور گھریلو باتوں کی مدد سے حقائق و معارف بیان کیے ہیں۔ ان چھوٹی چیزوں کے سہارے وہ مسائل تصوف تک گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ خواجہ مفاہیم نکال ہی لیتے ہیں۔ انکا قلم انشائیہ لکھنے کے دوران ایسے ایسے نکات تلاش کرتا ہے کہ دل سے بے ساختہ واہ واہ نکل جاتی ہے۔

(ii) احتشام حسین اردو کے ممتاز تنقید نگار ہیں۔ ان کا تنقیدی مضمون ''خوجی ایک مطالعہ'' نہایت دلچسپ مضمون ہے۔ خوجی میاں آزاد کا ساتھی ہمدرد اور وفادار ہے۔ خوجی مجسم شامت، پستہ قد، کوتاہ گردن، تنگ پیشانی، خباثت اور شرارت کی نشانی ہے۔ صورت ایسی ہے کہ کوئی اسے شریف نہیں سمجھتا جبکہ اس کے نفس میں کینہ پروری نہیں پائی جاتی۔ خوجی کو اپنے خاندان اور آبا و اجداد کی بھی ٹھیک خبر نہیں۔ خوجی ہندوستان میں ہو یا روس، ترکی اور پولینڈ میں وہ اپنی خصوصیتیں اپنے ساتھ لیے پھرتا ہے۔ وہ اپنی تہذیب کا علمبردار ہے۔ اس کالا ابالی پن اسے بد دل ہونے سے اور اس کا یقین اسے شکست کھانے سے بچاتا ہے۔

خواجی کے اندر جذبۂ وفاداری ہے جس کی وجہ سے اسے زوال آمادہ جاگیردارانہ تمدن کا خاص کردار قرار دیا جاتا ہے۔ خوجی کے جذبۂ وفاداری کا اظہار کئی موقعوں پر ہوتا ہے جب وہ نواب صاحب کے یہاں تھا تو ان کا نمک خوار ہونے کی حیثیت سے ان کی محبت کا دم بھرتا تھا اور جب یہی وفاداری آزاد کی طرف منتقل ہوئی تو اس پر ہر دم جان نثار کرنے کو تیار نظر آتا تھا۔ خوجی اپنی بزدلی کو عمل کے پردوں میں چھپانے کی کوشش کرتا ہے، عاشق مزاج ہے۔

اس مضمون کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ خوجی لاپرواہ، مغرور اور غصہ ور ہونے کے باوجود دوستوں کا دم بھرنے والا، لوگوں کے کام آنے والا اور معاملات کو سمجھ داری سے سلجھانے والا کردار ہے۔

احتشام حسین نے بڑے مؤثر انداز میں خوجی کے کردار کی خوبیاں اور خامیاں، اس کی شخصیت کی

پستی اور بلندی اس کی پسند اور ناپسند اس کا نام نہاد احساس برتری اس کا بات بات پر قرولی نکالنے کا انداز ایک ایک گوشے کو تنقیدی معیار و میزان پر پرکھا ہے۔ اور اس طرح یہ ایک کامیاب کردار ہے۔

(iii) ایک آپ بیتی کا مطلب ہے اپنی زندگی کا حال بیان کرنا۔ اس بیان کے دائرے میں پوری زندگی بھی آسکتی ہے یا کوئی خاص واقعہ بھی۔

اچھی آپ بیتی میں لکھنے والا اپنی تعریف خود اپنے منھ سے نہیں کرتا۔ اسے بہت ضبط و احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ دوسروں کے بیان میں بھی سچائی اور دیانت داری کا خیال رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ آپ بیتی کے اندر دلکشی کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ قاری کی توجہ پوری طرح اس پر مرکوز رہے۔ آپ بیتی کو جگ بیتی بنایا جاتا ہے۔ اپنے تاثرات سے ایک فضا ایک ایسا خواب آگہیں ماحول پیدا کیا جائے جو قاری کو فرحت اور انبساط فراہم کرے۔

ایک اچھی آپ بیتی میں صرف گزری ہوئی باتوں کا بیان ہی نہیں ہوتا بلکہ اس بیان کو حقیقت پر بھی مبنی ہونا چاہیے۔ منظرنگاری و کردار نگاری کا بھی خیال رکھا جائے۔

آپ بیتی بالعموم نثر میں لکھی جاتی ہے لیکن کچھ لوگوں نے منظوم آپ بیتی بھی لکھی ہے۔

اردو میں آپ بیتی کی روایت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ مولانا جعفر تھانیسری کی آپ بیتی ''کالا پانی'' کو اردو کی پہلی خودنوشت (آپ بیتی) کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت دلچسپ اور مقبول آپ بیتیاں ہیں۔

(iv) سبق روشنائی میں سجاد ظہیر نے علامہ اقبال کو ترقی پسند مصنفین کے نئے نظریے اور سوشلزم کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ سجاد ظہیر اور علامہ اقبال کی لاہور میں ملاقات سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ اقبال سادگی پسند اور سادہ لوح تھے۔ اقبال کی سادگی منکسر المزاجی، نام ونمود سے گریز، تکبر سے پرے ایک پر خلوص انسان نظر آتے ہیں۔ علامہ اقبال کو التفات و عنایات ان کی توجہ اور سنجیدگی، علمیت کا ذرا سا بھی تکبر نہیں۔ نوجوانوں کے اعتراضات پر وہ ناک بھوں نہیں چڑھاتا بلکہ اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ ممکن ہے سوشلزم کو سمجھنے میں مجھ ہی سے غلطی ہوگئی ہو۔ اس بات سے اقبال کی عظمت اور بلند ہوجاتی ہے۔ وہ اپنی کوتاہی کو چھپاتے نہیں بلکہ غلطی کا علی الاعلان اعتراف کرتے ہیں کہ میں نے اس کے بارے میں کم پڑھا ہے۔ ممکن ہے کہ میں غلط ہوں۔

اقبال نے مسجد قرطبہ جیسی نظمیں لکھی ہیں جس کا ملک ہی میں نہیں بلکہ دنیا بھر میں شہرت کا ڈنکہ بج رہا ہے۔

وہ کس سادگی سے ملتا ہے یہی ہے انداز بیان کی دلکشی جس نے اقبال کو ایک مرتبہ پھر ہماری نظروں میں عظیم بنا دیا۔

نمبروں کی تقسیم $4 \times 2 = 8$

4. درج ذیل میں سے کسی ایک حصّے کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے: 10

(الف)

(i) زماں مکاں تھے مرے سامنے بکھرتے ہوئے
میں ڈھیر ہوگیا طولِ سفر سے ڈرتے ہوئے

(ii) شعلے میں ہے ایک رنگ تیرا
باقی ہیں تمام رنگ میرے

(iii) دل کا وہ حال ہوا ہے غمِ دوراں کے تلے
جیسے اک لاش چٹانوں میں دبا دی جائے

(iv) منزلِ عشق پہ یاد آئیں گے کچھ راہ کے غم
مجھ سے لپٹی ہوئی کچھ گرد سفر بھی ہوگی

(v) اب بھاگتے ہیں سایۂ عشقِ بتاں سے ہم
کچھ دل سے ہیں ڈرے ہوئے کچھ آسماں سے ہم

(ب)

کھول آنکھ، زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ ایّامِ جدائی کے ستم دیکھ، جفا دیکھ
بے تاب نہ ہو، معرکۂ بیم و رجا دیکھ
ہیں تیرے تصرّف میں یہ بادل، یہ گھٹائیں یہ گنبدِ افلاک، یہ خاموش فضائیں
یہ کوہ، یہ صحرا، یہ سمندر، یہ ہوائیں تھیں پیشِ نظر کل تو فرشتوں کی ادائیں
آئینۂ ایّام میں آج اپنی ادا دیکھ

سمجھے گا زمانہ تری آنکھوں کے اشارے دیکھیں گے تجھے دور سے گردوں کے ستارے
ناپید تیرے بحرِ تخیّل کے کنارے پہنچیں گے فلک تک تری آہوں کے شرارے
تعمیری خودی کر، اثر آہِ رسا دیکھ

جواب:

(الف)

(i) شاعر کا نام : راجندر منچند ابانی

تشریح : اس شعر میں شاعر نے پرندے کی پرواز کا رجحان پیش کیا ہے۔ ایک پرواز وہ جس میں پرندہ منزل کی تلاش میں اڑتا ہے اور منزل نہ ملنے پر واپس آجاتا ہے۔ اور ایک وہ پرواز جب وہ پرواز کرتا ہے تو اس کی منزل کی تلاش میں کھو جاتا ہے اور اس کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کی منزل ہی کہیں گم ہوگئی ہے۔ بالکل اسی طرح انسان بھی پرندے کی طرح منزل کی تلاش میں نکلا ہے اور اپنے ایک طویل سفر کے بعد منزل نہ ملنے پر تھک جاتا ہے اور ڈھیر ہو جاتا ہے۔

(ii) شاعر کا نام : ناصر کاظمی

تشریح : اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ شعلہ میں جو نور ہے وہ محبوب کا نور بھی ہوسکتا ہے یا نور ازل بھی ہوسکتا ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ شعلہ میں چمک ہے اس سے تیرا نور ظاہر ہوتا ہے اور اس کے علاوہ باقی تمام رنگ میرے ہیں۔

(iii) شاعر کا نام : جاں نثار اختر

تشریح : غم دوراں زمانے کا غم — اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ زمانے کے غموں سے دل اتنا ٹوٹ چکا ہے کہ وہ بے جان لاش کی طرح ہوگیا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے ایک لاش سنگین پتھروں یا چٹانوں کے نیچے دبی ہوئی ہو۔ شاعر نے غم زدہ دل کو چٹانوں میں دبی ہوئی لاش سے ایک خوبصورت تشبیہ دی ہے۔

(iv) شاعر کا نام : معین احسن جذبی

تشریح : سائے سے بھاگنا ایک محاورہ ہے جس کے معنی ہیں بہت زیادہ خوف زدہ ہو جانا۔ شاعری میں یہ تصور عام ہے کہ دنیا کی تمام چھوٹی بڑی تبدیلیاں آسمان کی گردش کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اسی خیال کو حالی نے آسمان سے ڈرنے کی بات کہی ہے۔ دوسرے اس شعر کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم نے حسینوں کے عشق کے اتنے چرکے یا زخم کھائے ہیں کہ اب ہم ان کے

سائے سے بھی گھبرانے لگے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

شاعر کا نام	½×5 = 2½
تشریح	1½×5 = 7½
کل نمبر	10

(ب)

نظم کا نام : ''روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے''

شاعر کا نام: علامہ اقبال

تشریح : اس نظم میں شاعر نے اس منظر کو پیش کیا ہے جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی غلطی کی پاداش میں جنت سے نکال کر زمین پر بھیجا تھا جب آدم یعنی انسان زمین پر تشریف لائے تو ان کا زمین نے بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا اور کہا اے آدم تم نے جنت کے نظارے تو دیکھ لیے اب زمین پر آ کر اپنی انکھیں کھولو اور یہاں کے نظاروں کو دیکھو یہاں کی فضا اور ابھرتے ہوئے سورج کے منظر کو دیکھو اور قدرت کے پوشیدہ جلوے بھی دیکھو یہ تمھاری جدائی کے دن ہیں تم یہاں آ کر بے تاب نہ ہو یہاں امید اور اندیشہ کی کشاکش کو دیکھو۔

اس بند میں شاعر کہتے ہیں کہ اے آدم یہاں کے بادل، گھٹائیں، آسمان اور دنیا کی خوبصورت فضائیں سب تمھارے لیے بنائی گئی ہیں۔ پہاڑ، جنگل، سمندر اور ہوائیں سب تمھارے لیے ہیں۔ کل تک یعنی جب تک تم جنت میں تھے تو تمھارے سامنے صرف فرشتوں کی ادائیں تھیں آج وقت کے آئینے میں خود اپنی اداؤں کا جائزہ لو۔

وقت تمھارے اشاروں پر چلے گا اور یہ آسمان کے ستارے تمھاری سب حرکتوں کو رشک سے دیکھیں گے۔ تیرے تخیل یعنی خیالات بے کنار ہیں۔ ان کی کوئی حد نہیں ہے۔ تیری آہوں کا اثر آسمان تک پہنچے گا اور یہ تب ہوگا جب تو اپنی خودی کی تعمیر کرے گا۔

شاعر کا نام	½
نظم کا نام	½
تشریح	3+3+3=9
کل نمبر	10

5. درج ذیل میں سے کسی ایک پر سو (100) لفظوں میں اپنے خیال کا اظہار کیجیے: 7

(i) ن۔م۔راشد کی نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو؟'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

(ii) جمیل مظہری نے اپنی نظم ''ارتقا'' میں انسانی ارتقا اور تہذیب کی ترقی کے لیے کن باتوں کو بیان کیا ہے؟

جواب: (i) ن۔م۔راشد کی نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو؟'' کا خلاصہ

نذر محمد راشد نے آزاد نظم کی شکل میں ''زندگی سے ڈرتے ہو' عنوان پر نظم لکھی۔ انھوں نے مشرق پر مغرب کی بالادستی اور مغرب کے ہاتھوں کے سیاسی استحصال کے خلاف کھل کر آواز بلند کی۔ اس نظم میں راشد نے بتایا کہ اس کائنات میں انسان ہی مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے اور زندگی کے سلسلے کو آگے بڑھاتے رہنا چاہیے۔ زندگی ایک مستقل امکان کا نام ہے۔ زندگی کا قافلہ رواں دواں رہتا ہے۔ زندگی کبھی نہیں رکتی شہر اجڑتے ہیں پھر بس جاتے ہیں۔ انسان مر جاتا ہے لیکن زندگی کا سفر جاری رہتا ہے۔ انسان کو حال پر نظر رکھنی چاہیے مستقبل کے اندیشوں سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ انسان کی راہ میں مشکلیں اور رکاوٹیں آتی ہیں۔ انسان ایسے دور سے بھی گزرتا ہے جہاں اس کا سامنا ناکامیوں سے ہوتا ہے لیکن ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ جہد مسلسل کامیابی کا ضامن ہے۔ ہاتھوں سے منزل کے نشان ملتے ہیں۔

اس نظم میں راشدؔ نے انسان ہی کو محور بنایا ہے۔ انسان کو اپنی ذمہ داری نہ صرف سمجھنی چاہیے بلکہ اسے پورا بھی کرنا چاہیے۔ زندگی ایک مستقل امکان کا نام ہے۔ انسان ہی ہے جو دنیا جہاں کے امکانات تلاش کرتا ہے۔ ان ہاتھوں ہی کی بدولت وہ غلامی سے نجات پاتا ہے اور آزادی حاصل کرتا ہے اور اپنی زندگی میں مسرت و شادمانی لاتا ہے۔

(ii) جمیل مظہری نے اقبال کے زیر اثر شاعری شروع کی اور بعد میں ترقی پسند تحریک سے وابستہ ہوگئے۔ اپنی نظم ''ارتقا'' میں انسانی ارتقا پر روشنی ڈالی ہے۔ انسان کی عظمت کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ قدرت نے آدم کو دنیا کی بہترین تخلیق بنایا ہے۔ اس نے آدمی کو وہ قوت عطا کی کہ وہ خود اپنے لیے جنتیں تعمیر کر سکے۔ شاعر نے کہا کہ کچھ چیزیں انسان کے اختیار میں ہیں اور کس طرح انسان نے خوب سے خوب تر کا سفر طے کیا اور کس طرح اپنی کامیابی کی نئی منازل طے کی ہیں۔ اس کی راہ میں کیا کیا دشواریاں آئیں، تلخ و شیریں تجربات سے گزرنا پڑا اور انسان نے ان کا ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کیا ہے۔ ترقی کے اس سفر میں کامیابی و ناکامی کا سامنا بھی ہوا۔ لیکن

اس کے جذبہ شوق میں کمی نہیں آئی ہے اور وہ برابر ستاروں سے آگے کے جہانوں کی تلاش میں سرگرداں رہا ہے۔

جمیل مظہری نے بتایا کہ کامیابی کی منزلیں ہمارا انتظار کر رہی ہیں، ہمیں ہمت اور حوصلہ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے اور اپنی عقل کا استعمال کر کے ایک کے بعد ایک کامرانی کی منزلیں طے کرنی چاہئیں۔ انسان کو اپنی پوشیدہ صلاحیتیں اس کے عزم اس کے حوصلے اس کے خوب سے خوب تر کی تلاش کی اس کی مجبوری، اس کی مختاری جبر و قدر کی عارضی رکاوٹوں، انسانی تحت شعور میں پوشیدہ قوتوں، حکمت کی روشنی میں ترقی کا جذبہ، دشت و امکان کو طے کرنے کا حوصلہ انصاف پسندی، ہمدردی، ایثار جیسے انسانی جذبوں کا ذکر، غلطیوں سے تجربات حاصل کرنے کے جذبے کو شعری پیکر عطا کیا۔ انسان چاہے تو راہ میں آنے والی دشواریوں کے پہاڑوں کو اپنے عزم، اپنے ارادے اور حوصلے سے سہل رواں بنا سکتا ہے۔ کامرانی کی منزل ہمیشہ انسان کا انتظار کرتی رہتی ہے، ضرورت ہے عمل کی اگر جہد مسلسل کا جذبہ ہے تو ایک نہ ایک دن انسان کامیابی سے ضرور ہم کنار ہوگا۔

نمبروں کی تقسیم 7×1=7

.6 درج ذیل میں سے صرف دو (2) کے جواب لکھیے: 8

(i) معین احسن جذبی کی غزل کے مصرع ''زندگی ہے تو بہر حال بسر بھی ہوگی'' سے کیا مُراد ہے؟

(ii) علی حیدر نظم طباطبائی کی نظم ''گورِ غریباں'' کا مرکزی خیال اپنی زبان میں لکھیے۔

(iii) آزاد لکھنوی کی شاعرانہ خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

(iv) نظم اور غزل کے بنیادی فرق کی وضاحت کیجیے۔

جواب: (i) اس مصرع میں شاعر کا مقصد ہے کہ زندگی خوشیوں اور غموں سے بھرپور ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ زندگی بہرحال گزارنی ہے کسی نہ کسی طرح اس کو ہنس کر یا رو کر گزارنی چاہیے۔ چاہے خوشیوں میں گزرے یا غموں کے اندھیرے میں کٹے۔ دنیا میں اتار چڑھاؤ سب کی زندگی میں آتے ہیں۔ عروج کے بعد زوال، صبح کے بعد شام، اندھیرے کے بعد اجالا، پستی کے بعد بلندی ضرور ہوتی ہے۔ زندگی سکھ دکھ کی دھوپ چھاؤں ہوتی ہے۔ اسی لیے جذبی کہتے ہیں کہ زندگی بہر حال کسی نہ کسی طرح گزر ہی جائے گی۔ آج دکھ ہیں تو کل سکھ بھی زندگی میں آئیں گے۔

(ii) نظم ''گورِ غریباں'' کا مرکزی خیال

نظم ''گورِ غریباں'' انگریزی زبان میں لکھی نظم کا ترجمہ ہے جس کے عنوان سے ہی فنا و بے ثباتی ظاہر ہوتی ہے۔ اس نظم میں یہی بتایا گیا ہے کہ زندگی کا انجام موت ہے۔ امیر و غریب کوئی بھی اس سے بچ نہیں سکتا۔ ایک نہ ایک دن سب کو اس کی زد میں آنا ہے۔ ایک دن مرنے والے کی ہڈیاں تک خاک میں مل جاتی ہیں اس کے عمل ہی یاد رہتے ہیں۔ اچھے کام اور اس کی محبتیں ہی یاد رہ جاتی ہیں۔ قبرستان کا منظر درسِ عبرت بے ثباتی دنیا اور فنا کا احساس پوری طرح گورِ غریباں میں جلوہ افروز ہیں۔

(iii) آرزو لکھنوی کی شاعرانہ خصوصیات

آرزو کا پورا نام سید انور حسین، لکھنؤ کے رہنے والے تھے، آرزو لکھنوی کا شمار ان باکمالوں میں ہوتا ہے جنھوں نے لکھنوی غزل کے رنگ کو نکھارا اور اسے ایک نئی اور سادہ زبان دی۔ آرزو ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ نظم ہو یا نثر، گیت ہو یا غزل انھوں نے ہر جگہ اپنے فنی کمال کا مظاہرہ کیا ہے۔ فلمی گیت بھی لکھے، اسٹیج ڈرامے بھی۔ نظم میں رباعی، قصیدہ، مثنوی، قطعہ، مرثیہ وغیرہ پر بھی طبع آزمائی کی۔ وہ ایک پرگو اور قادر الکلام شاعر تھے۔

بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے۔ غزل ہی نے انھیں شہرت کا خلعت عطا کیا۔ ان کے کلام میں ایک درد انگیز یاس اور رنج والم کی کیفیت پائی جاتی ہے، لیکن اس کے باوجود ان کی غزلیں کیف سے خالی نہیں ہوتیں شگفتہ اور مترنم بحروں کا انتخاب، نرم اور شیریں الفاظ، نئی نئی تراکیب اور سوز و گداز کی رمق سے ان کے اشعار میں تاثر اور تاثیر دونوں ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔ عربی، فارسی کے الفاظ کی بھرمار کے بجائے ہندی کے سبک و شیریں الفاظ کے استعمال کی وجہ سے ان کے کلام کی دلکشی میں خاصہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

(iv) غزل اور نظم کا بنیادی فرق

غزل عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عورتوں کی باتیں کرنا یا عورتوں سے باتیں کرنا ہے۔ عربی میں غزل عشقیہ اشعار کو کہتے ہیں یعنی اس میں شاعر اپنی معشوقہ کا سراپا کھینچتے یا ان کے حسن و جمال کی تعریف کرتے یا ان کی محبت میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

نظم بھی عربی زبان کا لفظ ہے لغت میں اس کے معنی ہیں ''لڑی میں موتی پرونا'' دوسرے معنی انتظام، ترتیب، آرائش ہیں۔ نظم شاعری کی اس صنف کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہار خیال کیا جائے۔

نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم گردش کرتی ہے۔ موضوع کا تسلسل اور پھیلاؤ بھی نظم کی اہم خصوصیت ہے۔ نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوع کی۔ ہیئت کے اعتبار سے نظم کی تین قسمیں مقرر کی گئی ہیں۔ پابند نظم، آزاد نظم اور نظم معرا۔

اردو میں غزل فارسی ادب سے آئی۔ غزل کا کوئی موضوع نہیں ہوتا۔ اشعار کی تعداد بھی مقرر نہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں کیونکہ اس میں شاعر اپنے تخلص کا استعمال کرتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم $4 \times 2 = 8$

7. درج ذیل میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیے: 4

(i) پطرس بخاری کے انشائیہ ''مرحوم کی یاد میں'' کا خلاصہ لکھیے۔

(ii) چے خف کی تحریر کردہ کہانی ''کلرک کی موت'' کا مرکزی خیال لکھیے۔

جواب: (i) ''مرحوم کی یاد میں'' کا خلاصہ

پطرس بخاری اور مرزا صاحب کی دوستی تھی۔ دونوں میں نوک جھونک چلتی، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے داؤ کھیلتے رہتے۔ ایک دن مصنف سائیکل خریدنے پر راضی ہوگئے تو مرزا صاحب نے اپنی باوا آدم کے زمانے کی سائیکل ان کے سر منڈھ دی۔ مصنف نے 40 روپے انھیں دیے اور نوکر سے کہا مرزا صاحب کے گھر سے جا کر سائیکل لے آنا۔ نوکر لے آیا، صبح کو جب مصنف نے دیکھا تو وہ شش و پنج میں پڑ گئے کہ یہ سائیکل ہے؟ مصنف نے بہت حد تک اس کو صاف کیا اس میں تیل ڈالنے کی کوشش کی لیکن تیل کے سوراخ سب بند تھے زنگ آلود، لگتا تھا کہ غدر کے زمانے کی ہے۔ بڑی حیل حجت کے بعد اسے لے کر باہر نکلے تو ایک ایک پرزہ بولنے لگا۔ کبھی ہینڈل نیچا ہو جاتا کبھی گدی۔ مرمت کے لیے دکاندار کے پاس گئے تو اس نے قیمت خرید سے زیادہ رقم مانگ لی۔ فروخت کرنے کی بات کی تو کل 3 روپے اس کی قیمت لگائی۔

تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ پہیہ لڑھکتا ہوا آگے نکل گیا لوگ یہ کیفیت دیکھ کر بہت ہنسے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پہیہ ایک ہاتھ میں اٹھایا۔ باقی ماندہ سائیکل دوسرے ہاتھ میں اور دونوں کو دریا میں پھینک دیا اور بعد میں مرزا کو وہ اوزار جو انھوں نے بائیسکل کے ساتھ دیے تھے واپس کرنے پہنچ گئے۔

(ii) کلرک کی موت کا مرکزی خیال

چے خوف کی کہانی ''کلرک کی موت'' کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کو دوسروں کی بات سننی چاہیے اور اگر کسی سے جانے انجانے میں کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ اگر ''کلرک کی موت'' میں جنرل بری ژالوف چیرویاکوف کی بات سنتا اور اس کی چھینک کو فطری عمل سمجھتا اور اسے معاف ک دیتا تو شاید چیرویاکوف کی موت واقع نہ ہوتی۔

نمبروں کی تقسیم $4 \times 1 = 4$

8. درج ذیل میں سے صرف دو (2) کے مختصر جواب لکھیے: 6

(i) ناول ''بیوہ'' کے ذریعے پریم چند کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

(ii) آپ کے نزدیک جنرل بری ژالوف کے کردار کا کون سا پہلو ناپسندیدہ ہے؟

(iii) سبق ''مرحوم کی یاد میں'' مصنف نے گھر پہنچ کر کس کتاب کا مطالعہ کیا اور کیوں؟

(iv) افسانہ

جواب: (i) پریم چند ہمیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بیوہ کا ہندوستانی سماج میں برا حال تھا۔ خصوصاً ہندوؤں میں ودھوا کو سماج سے باہر سمجھا جاتا تھا اسے اچھوت کا درجہ دیا جاتا تھا۔ اس کی دوسری شادی کے بارے میں تو سوچنا بھی گناہ سمجھا جاتا تھا۔ کچھ تو انگریزی تعلیم کے اثر سے کچھ مسلمانوں اور عیسائیوں کے میل جول سے ہندوؤں میں بھی سماج سدھارک ودھوا وواہ (شادی) کی حمایت کرنے لگے۔ اسی کی بنیاد بنا کر پریم چند نے اپنا ناول ''بیوہ'' لکھا جس میں بیوہ کی شادی کی حمایت کی گئی ہے۔ پریم چند نے یہ ناول لکھ کر بیوہ کی شادی کی حمایت کی ہے۔ بلکہ خود انھوں نے ایک بیوہ شورانی دیوی سے دوسری شادی کی تھی۔

(ii) کلرک کی موت جس میں چیرویاکوف کے بار بار معافی مانگنے اور معذرت کرنے کے باوجود اس نے نہ تو اس کی پوری بات ہی سنی اور نہ ہی اسے معاف کیا نہ کوئی تسلی بخش جواب دیا، بلکہ ایک مرتبہ تو غصے سے نیلا پڑ گیا اور چیرویاکوف کو باہر نکال دیا۔ اس احساس شرمندگی کی وجہ سے چیرویاکوف کی موت ہوگئی۔ اس لیے ہمیں اس کا یہ فعل قطعی ناپسندیدہ اور غیر اخلاقی محسوس ہوا۔

(iii) گھر پہنچ کر مصنف نے علم کیمیا یعنی کیمسٹری کی کتاب کا مطالعہ کیا جو اس نے ایف۔ اے۔ میں پڑھی تھی تاکہ اس کی مدد سے بم بنا سکے اور اس بم سے مرزا صاحب کو مار کر اپنی بے عزتی کا

بدلہ لے سکے۔

(iv) اس افسانے کا مصنف ہی اس کا اہم مرکزی کردار ہے۔ اس مفلس مصنف سے پبلشر کہانیاں لکھواتے ہیں مگر اسے پیسے نہیں دیتے یہاں تک کہ کچھ کہانیاں اپنے نام سے چھپوا لیتے ہیں۔ سی آئی ڈی اس کے پیچھے ہے وہ دوستوں کا قرض دار ہے یہاں تک کہ مکان کا کرایہ ادا نہیں کر سکا۔ کپڑے بھی دوستوں کے مانگ کر پہنتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر الٹے سیدھے مضمون لکھنے سے اسے تنبیہہ کرتا ہے۔ تنگدستی سے تنگ آ کر خودکشی کرنے کی سوچتا ہے تب ہی ملازم لڑکے سے دو آنے قرض مل جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک آنہ اپنے لیڈر دوست گنگادھر کو دے دیتا ہے تا کہ وہ مزدوروں کے جلسے کی صدارت کر سکے۔ یہ اس کی فراخ دلی کا ثبوت ہے۔ مزدوروں کو ایک پیغام بھیجتا ہے ''ہر جگہ انقلاب کے شعلے بھڑکا دو، موجودہ سماجی نظام کو جلا کر راکھ کر دو اور ایک نئی دنیا پیدا کرو۔''

کل نمبر 6=2×3

9. درج ذیل میں سے کسی دو (2) پر مفصل اظہارِ خیال کیجیے: 20

(i) اردو زبان وادب کی تاریخ میں قدیم دہلی کالج کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

(ii) فورٹ ولیم کالج کے ممتاز مصنفین اور ان کی خدمات پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

(iii) میر تقی میرؔ کی شاعرانہ عظمت پر روشنی ڈالیے۔

(iv) ترقی پسند ادبی تحریک کے مقاصد بیان کیجیے۔

جواب: (i) اردو زبان وادب کی تاریخ میں قدیم دہلی کالج کی اہمیت

(a) قدیم دہلی کالج کا قیام

(b) قدیم دہلی کالج کے قیام کے مقاصد

(c) قدیم دہلی کالج سے وابستہ اہم مصنفین ومترجمین

(d) قدیم دہلی کالج سے شائع شدہ اہم تصانیف ورسائل

(e) اردو زبان وادب کی تاریخ میں قدیم دہلی کالج کا مقام

(ii) فورٹ ولیم کالج کے ممتاز مصنفین اور ان کی خدمات

(a) فورٹ ولیم کالج کا قیام

(b) فورٹ ولیم کالج کے قیام کے مقاصد

(c) فورٹ ولیم کالج سے وابستہ اہم مصنفین

(d) فورٹ ولیم کالج میں لکھی گئی کتابیں اور اردو نثر کے ارتقا میں ان کی اہمیت

(e) اردو زبان و ادب کے ارتقا میں فورٹ ولیم کالج کا مقام

(iii) میر تقی میرؔ کی شاعرانہ عظمت

(a) مختصر حالات زندگی

(b) شاعری کی خصوصیات

سادگی و پرکاری

دل و دلی کا مرثیہ

سلاست و روانی

(c) اردو شاعری کی روایت میں میر تقی میر کا مقام و مرتبہ

(iv) ترقی پسند ادبی تحریک کے مقاصد

(a) ترقی پسند تحریک کی ابتدا

(b) ترقی پسند تحریک کے مقاصد

(c) ترقی پسند تحریک کے محرکات

(d) ترقی پسند تحریک کے اہم مصنفین اور شاعروں کے نام

(e) اردو ادب پر ترقی پسند تحریک کے اثرات

نمبروں کی تقسیم 20 = 10×2

.10 درج ذیل میں سے صرف تین (3) پر مختصر تعارفی نوٹ لکھیے: 15

(i) دبستان سے کیا مُراد ہے؟ دبستان دہلی کی بنیاد کیسے پڑی؟

(ii) اُردو زبان کی ارتقاء

(iii) اُردو میں افسانہ نگاری کا فن

(iv) اُردو میں ڈراما نگاری

جواب: (i) دبستان سے کیا مراد ہے؟ دبستان دہلی کی بنیاد کسے پڑی؟

(a) دبستان کا تعارف اور اہمیت

(b) دبستان دہلی کی بنیاد

(c) دبستان دہلی کے مشہور شاعر اور نثر نگاروں کے نام

(d) اسلوب

(e) اختتام

(ii) اردو زبان کا ارتقا

(a) اردو زبان کی ابتدا

(b) اردو زبان کی مقبولیت

(c) اردو کے مشہور شاعروں اور ادیبوں کے نام

(d) اسلوب

(e) اختتام

(iii) اردو میں افسانہ نگاری کا فن

(a) افسانے کی تعریف

(b) اردو میں افسانہ نگاری کی ابتدا

(c) مشہور افسانہ نگاروں کے نام

(d) اسلوب

(e) اختتام

(iv) اردو میں ڈرامہ نگاری

(a) اردو ڈرامے کی تعریف

(b) اردو میں ڈرامہ نگاری کی ابتدا

(c) اردو کے مشہور ڈراموں کے نام

(d) اسلوب

(e) اختتام

نمبروں کی تقسیم 3×5 = 15

11۔ درج ذیل سوالوں کے سامنے بریکٹ میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔ 5

(i) بلونت سنگھ کے افسانے ''لمحے'' کے اس کردار کا نام کیا ہے جس کے ذریعے یہ افسانہ زبانی بیان کیا گیا ہے؟

(رام لعل، اُما کانت، کنھیّا لال کپور)

(ii) ناول ''امراؤ جان ادا'' کا مصنف کون ہے؟ (قرۃ العین حیدر، سریندر پرکاش، مرزا محمد ہادی رُسوا)

(iii) تصادم کا معنی ہے...... (معلوم کرنا، رہن سہن، ٹکراؤ)

(iv) غالبؔ نے منشی نبی بخش حقیر کے نام خط میں کس بات کا شدّت سے ذکر کیا؟

(گرمی، سردی، برسات)

(v) اُردو کس ملک کی سرکاری زبان ہے؟ (ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش)

جواب: (i) ________________ اُما کانت

(ii) ________________ مرزا محمد ہادی رسوؔا

(iii) ________________ ٹکراؤ

(iv) ________________ گرمی

(v) ________________ پاکستان

نمبروں کی تقسیم 5 × 1 = 5

• • •

Urdu (Elective)

Class : XII

M.M.: 100 **Time : 3 hrs**

1. درج ذیل میں سے کسی ایک عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب لکھیے : 10

(الف)

''اب پوچھو کہ تو کیوں کر مسکنِ قدیم میں بیٹھا رہا۔ صاحب بندہ! میں حکیم محمد حسن خاں مرحوم کے مکان میں نو دس برس سے کرائے پر رہتا ہوں اور یہاں قریب کیا بلکہ دیوار بہ دیوار ہیں گھر حکیموں کے اور وہ نوکر ہیں راجہ نرندر سنگھ بہادر والئ پٹیالہ کے۔ راجا نے صاحبانِ عالی شان سے عہد لے لیا تھا کہ بروقت غارتِ دہلی، یہ لوگ بچ رہیں۔ چنانچہ بعد فتح، راجا کے سپاہی یہاں آ بیٹھے اور یہ کوچہ محفوظ رہا ورنہ میں اور یہ شہر کہاں؟ مبالغہ نہ جاننا، امیر غریب سب نکل گئے۔ جو رہ گئے تھے، وہ نکالے گئے۔ جاگیردار، پنشن دار، دولت مند، اہلِ حرفہ، کوئی بھی نہیں ہے۔ مفصّل حال لکھتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ ملازمانِ قلعہ پر شدّت ہے اور باز پُرس اور داروگیر میں مبتلا ہیں، مگر وہ نوکر جو اس ہنگام میں نوکر ہوئے ہیں اور ہنگامے میں شریک رہے ہیں۔ میں غریب شاعر دس برس سے لکھنے اور شعر کی اصلاح دینے پر متعلق ہوا ہوں، خواہ ہی اس کو نوکری سمجھو، خواہ مزدوری جانو۔ اس فتنۂ آشوب میں کسی مصلحت میں میں نے دخل نہیں دیا۔ صرف اشعار کی خدمت بجا لاتا رہا اور نظر اپنی بے گناہی پر، شہر سے نکل گیا۔''

(i) یہ اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) ''مفصل حال لکھتے ہوئے ڈرتا ہوں'' مصنف نے یہ بات کیوں کہی ہے؟

(iii) ''اس فتنہ و آشوب میں میں نے کسی مصلحت میں دخل نہیں دیا'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(iv) ان لفظوں کے معنی لکھیے۔

مبالغہ، شدّت، باز پُرس، ہنگام داروگیر

(v) اس اقتباس کا مرکزی خیال چند جملوں میں لکھیے:

(ب)

''سنو۔ یہ شاید ہماری زندگی کی آخری فصل ہے۔ ابھی تھل کھیت سے کچھ دوری پر ہے۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، اپنی فصل کی حفاظت کے لئے پھر کبھی بجوکا نہ بنانا۔ اگلے برس جب ہل چلیں

گے۔ بیج بویا جائے گا اور بارش کا امرت کھیت میں سے کونپلوں کو جنم دے گا۔ تو مجھے ایک بانس پر باندھ کر کھیت میں کھڑا کر دینا۔ بجوکا کی جگہ پر میں تب تک تمہاری فصلوں کی حفاظت کروں گا جب تک تھل کے آگے بڑھ کر کھیت کی مٹی کو نگل نہیں لے گا اور تمہارے کھیتوں کی مٹی بھُر بھُری نہیں ہو جائے گی۔ مجھے وہاں سے ہٹانا نہیں۔ وہیں رہنے دینا۔ تاکہ جب لوگ دیکھیں تو انھیں یاد آئے کہ بجوکا نہیں بنانا کہ بجوکا بے جان نہیں ہوتا۔ آپ سے آپ اسے زندگی مل جاتی ہے اور اس کا وجود اُسے درانتی تھما دیتا ہے اور اس کا فصل کی ایک چوتھائی پر حق ہو جاتا ہے۔

ہوری نے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اپنے کھیت کی طرف بڑھا۔ اس کے پوتے اور پوتیاں اس کے پیچھے تھے اور پھر اس کی بہوئیں اور ان کے پیچھے گاؤں کے دوسرے لوگ سر جھکائے ہوئے چل رہے تھے۔

کھیت کے قریب پہنچ کر ہوری گرا اور ختم ہوگیا۔ اس کے پوتے، پوتیوں نے اُسے ایک بانس سے باندھنا شروع کیا اور باقی کے سب لوگ یہ تماشہ دیکھتے رہے۔ بجوکا نے اپنے سر پر رکھا شکاری ٹوپا اُتار کر سینے کے ساتھ لگا لیا اور اپنا سر جھُکا دیا۔''

(i) یہ اقتباس کس سبق سے لی گئی ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) ہوری کون ہے اور وہ کس مصنف کا ناول سے تعلق رکھتا ہے؟

(iii) بجوکا کسے کہتے ہیں؟ مصنف نے اس کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے؟

(iv) ہوری نے اپنے گھر والوں کو کیا نصیحت کی تھی؟

(v) ان لفظوں کے معنی لکھئے:

تھل، امرت، جنم دینا، نِگل لینا

.2 درج ذیل میں سے کسی ایک کا جواب سو (100) لفظوں میں لکھیے: 7

احمد جمال پاشا نے کلیم الدین احمد کی تنقیدی اہمیت کے بارے میں کیا کہا ہے؟

یا

اچھے سفرنامے میں کیا کیا خوبیاں ہوتی ہیں؟

.3 درج ذیل میں سے کسی دو (2) کے مختصر جواب لکھیے: 8

(i) اُمراؤ جان ادا کے کرادر پر روشنی ڈالیے۔

(ii) منشی ہرگوپال تفتہ کے نام لکھے گئے خط کی روشنی میں غالب کے زمانے پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

(iii) سبق ''مچھر'' میں مصنف نے انسان کو کیا کیا نصیحتیں کی ہیں؟

(iv) ایک اچھی آپ بیتی میں کن باتوں کا بیان ضروری ہے؟

4. درج ذیل میں سے کسی ایک حصّے کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے: 10

(الف)

(i) دلکش ہر ایک قطعۂ صحرا ہے راہ میں
ملتے ہیں جا کے دیکھئے کب کارواں سے ہم

(ii) حُسن و عشق کی لاگ میں اکثر چھیڑ اُدھر سے ہوتی ہے
شمع کا شعلہ جب لہرایا اُڑ کے چلا پروانہ بھی

(iii) زندگی ہے تو بہر حال بسر بھی ہوگی
شام آئی ہے تو آئے کہ سحر بھی ہوگی

(iv) منزل نہ ملی تو قافلوں نے
رستے میں جما لیے ہیں ڈیرے

(v) ہم سے پوچھو کہ غزل کیا ہے، غزل کا فن کیا
چند لفظوں میں کوئی آگ چھپا دی جائے

یا

غرض کیا کیا کہوں، ایک روز کا یہ ذکر ہے صاحب!
کہ اس میداں میں پھرتے صبح دم اس کو نہیں دیکھا
ہوا پھر دوسرا دن، اور نظر سے وہ رہا غائب
خیاباں میں اُسے پایا، نہ دریا پر کہیں دیکھا
پھر اس کے تیسرے دن دیکھتا کیا ہوں جنازے کو
لیے آتے ہیں سب پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت کا
تمھیں پڑھنا تو آتا ہوگا! آؤ پاس سے دیکھو
یہ اس کی قبر ہے اور یہ کتبہ سنگِ تربت کا

خدا بخشے اُسے بس دوست کا رہتا تھا وہ جویا
تو نکلا دوست اک آخر خدا وند کریم اس کا
اب اس کے نیک و بد کا ذکر کرنا ہی نہیں اچھا
کہ روشن ہے خدا پر عالم امید و بیم اُس کا

.5 درج ذیل میں سے کسی ایک پر سو (100) لفظوں میں اپنے خیال کا اظہار کیجیے: 7

نظم ''ارتقا'' میں شاعر نے کن باتوں کا بیان کیا ہے؟

یا

ن۔م۔راشد کی نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو؟'' کا خلاصہ اپنے لفظوں میں لکھئے۔

.6 درج ذیل میں سے صرف دو (2) کے جواب لکھیے: 8

(i) آدمی کے لہو کی طغیانی بادشاہت کو کس طرح غرق کر دے گی؟ علی سردار جعفری کی طویل نظم ''وقت کا ترانہ'' کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

(ii) حالؔی کی شاعری کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(iii) آرزوؔ لکھنوی کی غزل کے امتیازات بیان کیجیے۔

(iv) معین احسن جذبؔی کی شاعری کے خاص وصف پر روشنی ڈالیے۔

.7 درج ذیل میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیے: 4

(i) مصنف نے بائیسکل کو دریا میں کیوں پھینک دیا؟

(ii) ویکوم محمد بشیر کے افسانے کا عنوان ''جنم دن'' کیوں رکھا گیا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

.8 درج ذیل میں سے صرف دو (2) کے مختصر جواب لکھیے: 6

(i) دفعتاً چھینک آنے پر چیرویاکوف کا ردّعمل کیا تھا؟

(ii) آغا حشر کاشمیری کی ڈراما نگاری کے امتیازات پر روشنی ڈالیے۔

(iii) ناول ''بیوہ'' کے ذریعے پریم چند کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

(iv) نرمل ورما کے افسانے ''جلتی جھاڑی'' میں بوڑھے مچھوارے کی تصویر کشی کس انداز میں کی گئی ہے؟

9. درج ذیل میں سے کسی دو (2) پر مفصل اظہارِ خیال کیجیے: 20

(i) اُردو زبان کا آغاز و ارتقا

(ii) فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اسباب

(iii) نسیم کے حوالے سے دبستانِ لکھنؤ کی شاعری کی خصوصیات

(iv) سرسید نے اپنی تحریک میں کن مقاصد کو سامنے رکھا تھا؟

10. درج ذیل میں سے صرف چار (3) پر مختصر تعارفی نوٹ لکھیے: 15

(i) غالبؔ کی شاعری کی خصوصیات

(ii) نظم کی تعریف اور اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(iii) اُردو میں مختصر افسانے کی ابتدا

(iv) اُردو میں بچوں کے ادب کی تخلیق نہ ہونے کے اسباب

11۔ درج ذیل سوالوں کے سامنے بریکٹ میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔ 5

(i) کون سے مکتوب نگار کے خطوط نے مراسلہ کو مکالمہ بنا دیا ہے؟

(مولانا ابوالکلام آزاد، غالبؔ، اقبالؔ)

(ii) ناول ''امراؤ جان ادا'' کا مصنف کون ہے؟ (احتشام حسین، دلاور خان، مرزا ہادی رسواؔ)

(iii) آغا حشر کاشمیری کے ڈرامے کا نام ہے (غالب کون ہے؟، آزمائش، یہودی کی لڑکی)

(iv) اُردو کی کس صنف میں حسن و عشق کا بیان ہوتا ہے؟ (مثنوی، غزل، رباعی)

(v) بین کا ذکر اُردو کی کس صنف میں ہوتا ہے؟ (مرثیہ، قصیدہ، طویل نظم)

• • •

مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme Urdu)

مارچ 2011

Urdu (Elective)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات (General Instructions):

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلباء کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور وخوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کرکے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جارہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ اشعار کی تشریح، مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

1۔ صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

2. ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

3. کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

4. اگر کسی سوال کے کئی جز ہیں تو ہر جز کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

5. اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

6. اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو مارکنگ اسکیم کے مطابق ہی نمبر دیے جائیں۔

7. اگر کوئی طالب علم مقررہ الفاظ سے زیادہ الفاظ میں لکھتا ہے تو اس کے نمبر کم نہ کئے جائیں۔

8. مختصر سوالات کے جواب میں اگر کوئی طالب علم صرف ایک لفظ کا جواب لکھتا ہے اور صحیح ہے اور اس لفظ سے جواب ظاہر ہو جاتا ہے تو اسے پورے نمبر دیے جائیں گے۔

9. اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے تو مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

10. متبادل سوالات کے جواب لکھنے میں اگر کوئی طالب علم دونوں متبادل کے جواب لکھتا ہے اور دونوں ہی صحیح ہیں اور کسی ایک کو کراس نہیں کیا ہے یا غلطی سے دونوں کو کراس کر دیا ہے تو ایسی صورت حال میں جو جواب زیادہ صحیح ہے اس پر نمبر دیے جائیں۔

11. اگر کسی سوال میں دو خصوصیات دریافت کی گئی ہیں اور ایک طالب علم نے دونوں خصوصیات صحیح صحیح لکھ دی ہیں تو اسے پورے پورے نمبر دیے جائیں اور اگر کوئی طالب علم پانچ خصوصیات لکھتا ہے جن میں سے خصوصیات نمبر 1 صحیح ہے اور خصوصیات نمبر 2 غلط پھر خصوصیات نمبر 3 صحیح ہے اور باقی دو خصوصیات غلط ہیں اسے بھی پورے پورے نمبر

دیے جائیں۔

12. ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

13. ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

14. صدر ممتحن اور ممتحن حضرات یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اگر طالب علم نے مجموعی طور پر 30 نمبر حاصل کر لیے ہیں تو 33 نمبر دے کر پاس کرنے میں گریز نہ کریں۔

15. زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صدفی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

16. جب طلبا تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

مارکنگ اسکیم اردو
اردو (الیکٹو)

M.M.: 100 **Time : 3 hrs**

.1 درج ذیل میں سے کسی ایک عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب لکھیے : 10

(الف)

''اب پوچھو کہ تو کیوں کر مسکنِ قدیم میں بیٹھا رہا۔ صاحب بندہ! میں حکیم محمد حسن خاں مرحوم کے مکان میں نو دس برس سے کرائے پر رہتا ہوں اور یہاں قریب کیا بلکہ دیوار بہ دیوار ہیں گھر حکیموں کے اور وہ نوکر ہیں راجہ نرندر سنگھ بہادر وائی پٹیالہ کے۔ راجا نے صاحبانِ عالی شان سے عہد لے لیا تھا کہ بروقت غارتِ دہلی، یہ لوگ بچ رہیں۔ چنانچہ بعد فتح، راجا کے سپاہی یہاں آ بیٹھے اور یہ کوچہ محفوظ رہا ورنہ میں اور یہ شہر کہاں؟ مبالغہ نہ جاننا، امیر غریب سب نکل گئے۔ جو رہ گئے تھے، وہ نکالے گئے۔ جاگیر دار، پنشن دار، دولت مند، اہلِ حرفہ، کوئی بھی نہیں ہے۔ مفصّل حال لکھتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ ملازمانِ قلعہ پر شدّت ہے اور باز پُرس اور دارو گیر میں مبتلا ہیں، مگر وہ نوکر جو اس ہنگام میں نوکر ہوئے ہیں اور ہنگامے میں شریک رہے ہیں۔ میں غریب شاعر دس دس برس سے لکھنے اور شعر کی اصلاح دینے پر متعلق ہوا ہوں، خواہ ہی اس کو نوکری سمجھو، خواہ مزدوری جانو۔ اس فتنۂ آشوب میں کسی مصلحت میں میں نے دخل نہیں دیا۔ صرف اشعار کی خدمت بجا لاتا رہا اور نظر اپنی بے گناہی پر، شہر سے نکل گیا۔''

(i) یہ اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) ''مفصل حال لکھتے ہوئے ڈرتا ہوں'' مصنف نے یہ بات کیوں کہی ہے؟

(iii) ''اس فتنہ و آشوب میں میں نے کسی مصلحت میں دخل نہیں دیا'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(iv) ان لفظوں کے معنی لکھیے۔

مبالغہ، شدّت، باز پُرس، ہنگام دارو گیر

(v) اس اقتباس کا مرکزی خیال چند جملوں میں لکھیے:

(ب)

''سنو۔ یہ شاید ہماری زندگی کی آخری فصل ہے۔ ابھی تھل کھیت سے کچھ دوری پر ہے۔ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں، اپنی فصل کی حفاظت کے لئے پھر کبھی بجوکا نہ بنانا۔ اگلے برس جب ہل چلیں

گے۔ بیج بویا جائے گا اور بارش کا امرت کھیت میں سے کونپلوں کو جنم دے گا۔ تو مجھے ایک بانس پر باندھ کر کھیت میں کھڑا کر دینا۔ بجوکا کی جگہ پر میں تب تک تمہاری فصلوں کی حفاظت کروں گا جب تک تھل کے آگے بڑھ کر کھیت کی مٹی کو نگل نہیں لے گا اور تمہارے کھیتوں کی مٹی بھر بھری نہیں ہو جائے گی۔ مجھے وہاں سے ہٹانا نہیں۔ وہیں رہنے دینا۔ تاکہ جب لوگ دیکھیں تو انھیں یاد آئے کہ بجوکا نہیں بنانا کہ بجوکا بے جان نہیں ہوتا۔ آپ سے آپ اسے زندگی مل جاتی ہے اور اس کا وجود اُسے درانتی تھما دیتا ہے اور اس کا فصل کی ایک چوتھائی پر حق ہو جاتا ہے۔

ہوری نے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اپنے کھیت کی طرف بڑھا۔ اس کے پوتے اور پوتیاں اس کے پیچھے تھے اور پھر اس کی بہوئیں اور ان کے پیچھے گاؤں کے دوسرے لوگ سر جھکائے ہوئے چل رہے تھے۔

کھیت کے قریب پہنچ کر ہوری گرا اور ختم ہوگیا۔ اس کے پوتے، پوتیوں نے اُسے ایک بانس سے باندھنا شروع کیا اور باقی کے سب لوگ یہ تماشہ دیکھتے رہے۔ بجوکا نے اپنے سر پر رکھا شکاری ٹوپا اُتار کر سینے کے ساتھ لگالیا اور اپنا سر جھکا دیا۔''

(i) یہ اقتباس کس سبق سے لی گئی ہے اور اس کا مصنف کون ہے؟

(ii) ہوری کون ہے اور وہ کس مصنف کا ناول سے تعلق رکھتا ہے؟

(iii) بجوکا کسے کہتے ہیں؟ مصنف نے اس کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے؟

(iv) ہوری نے اپنے گھر والوں کو کیا نصیحت کی تھی؟

(v) ان لفظوں کے معنی لکھیے:

تھل، امرت، جنم دینا، نِگل لینا

جواب:

(الف)

(i) سبق کا نام: منشی ہرگوپال تفتہ کے نام

مصنف : مرزا غالبؔ

(ii) کیونکہ 1857 کے انقلاب کے بعد چاروں طرف مخبری کا دور دورہ تھا۔ غالبؔ کو خوف تھا کہ کہیں خط میں لکھی ہوئی تفصیلات کی وجہ سے مجھے کوئی پکڑ نہ لے، اسی لیے انھوں نے لکھا کہ مفصل حال لکھتے ہوئے ڈرتا ہوں۔

(iii) مندرجہ بالا جملے سے سمجھایا گیا کہ غالبؔ نے 1857 کے ہنگامے میں کوئی عملی حصہ نہیں لیا۔ صرف

اپنے کام سے کام رکھا۔ یعنی شعر و شاعری کرتے رہے۔

(iv) مبالغہ : کسی بات کو حقیقت سے زیادہ بڑھا چڑھا کر کہنا

شدت : تیزی

بازپرس : پوچھ گچھ

ہنگامہ داروگیر: پکڑ دھکڑ کا زمانہ

(ب)

جواب: (i) سبق کا نام: بجوکا

مصنف : سریندر پرکاش

(ii) ہوری ایک غریب کسان ہے۔ وہ پریم چند کے ناول گئودان سے تعلق رکھتا ہے۔

(iii) ''بجوکا'' بانس یا درخت کی شاخوں سے بنا ہوا ایک ڈھانچہ ہوتا ہے جس پر پھٹے پرانے کپڑے یعنی ایک قمیص سر پر ایک ٹوپی پہنا دی جاتی ہے۔ دور سے دیکھنے میں ایسا لگتا ہے مانو کوئی آدمی کھڑا ہے۔ جانور اسے دیکھ کر ڈر جاتے ہیں کہ آدمی ہمیں مارے گا۔ اس طرح وہ فصل کو خراب نہیں کرتے، مصنف یہ پیغام دے رہا ہے کہ محنت کش کو اس کی محنت کا پھل ملنا چاہیے۔

(iv) ہوری نے کہا سنو! یہ شاید ہماری زندگی کی آخری فصل ہے۔ ابھی تھل کھیت سے کچھ دوری پر ہیں۔ میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی فصل کی حفاظت کے لیے پھر کبھی بجوکا نہ بنانا۔ جب فصل پکنے پر ہو تو مجھے ایک بانس پر باندھ کر کھیت میں کھڑا کر دینا، بجوکا کی جگہ پر۔ اگر تم دوسروں سے کرواؤ گے تو وہ تم سے اپنا حصہ مانگ لے گا۔

(v) تھل : بنجر، ریگستان

امرت : آب حیات

جنم دینا : پیدا کرنا

نگل لینا : حلق سے اتار لینا

کل نمبر 2×5=10

2. درج ذیل میں سے کسی ایک کا جواب سو (100) لفظوں میں لکھیے: 7

احمد جمال پاشا نے کلیم الدین احمد کی تنقیدی اہمیت کے بارے میں کیا کہا ہے؟

یا

اچھے سفرنامے میں کیا کیا خوبیاں ہوتی ہیں؟

جواب: احمد جمال پاشا نے کلیم الدین احمد کی تنقیدی اہمیت کے بارے میں کہا بہار کی شناخت ہمارے جن جواہر سے اردو دنیا کے خزانے میں ہوتی ہے ان میں کلیم الدین کی حیثیت کوہ نور کی ہے۔ وہ اصول تنقید پر زور دیتے تھے۔ متن اور شخصیت کے مطالعے پر ان کا زور تھا۔ ان کی تنقید کا انداز Demolition Expert کا تھا جس کی ادب میں ضرورت بھی ہے اور اہمیت بھی۔ بت سازی سب کچھ نہیں بت شکنی بھی ادبی اور تاریخی سائیکل کا جزولاینفک ہے۔ احتساب اور گرفت کا فن ان پر ختم ہو گیا۔

یا

ایک اچھے سفرنامے میں انداز بیان رواں دواں اور دلکش ہوتا ہے۔ سفر کی واضح تفصیلات، مصنف کے تاثرات اور دیگر معلومات مؤثر انداز میں ہونی چاہیے۔ جغرافیائی، تہذیبی اور تاریخی معلومات ہونی چاہیے، کیونکہ سفرنامے کے ذریعے ہم مصنف کے ساتھ ایک نئی دنیا کی سیر کرتے ہیں جہاں کا مصنف کا سفر کیا ہے۔

نمبروں کی تقسیم 7 $7 \times 1 = 7$

3. درج ذیل میں سے کسی دو (2) کے مختصر جواب لکھیے: 8

(i) اُمراؤ جان ادا کے کرادر پر روشنی ڈالیے۔

(ii) منشی ہر گوپال تفتہ کے نام لکھے گئے خط کی روشنی میں غالب کے زمانے پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

(iii) سبق ''مچھر'' میں مصنف نے انسان کو کیا کیا نصیحتیں کی ہیں؟

(iv) ایک اچھی آپ بیتی میں کن باتوں کا بیان ضروری ہے؟

جواب: (i) امراؤ جان ادا کا کردار ایک لافانی کردار ہے۔ ہادی رسوا نے امراؤ جان کے کردار پر خصوصی توجہ دی ہے۔ وہ ترتیبی منظر اور تمہید ہی میں ہمیں امراؤ جان سے اس طرح متعارف کراتے ہیں کہ اس کی زندگی میں کوئی راز باقی نہیں رہتا۔ وہ ایک وضع دار طوائف ہے شعر و شاعری کا شوق رکھتی ہے، خوش مزاج ہے اور ادبی ذوق بھی رکھتی ہے۔ گانے میں بے مثال ہے۔ حالات نے اسے شریف گھرانے سے طوائف کے بالاخانے تک پہنچادیا۔ لیکن طوائف بن جانے کے بعد بھی اس میں ایک شریف عورت زندہ رہتی ہے۔ وہ ایک ایسی دنیا میں رہتی ہے جہاں دوزخ

مہکتے ہیں اور فردوس خاموش ہیں۔ وہ اس ماحول میں رہنے کے باوجود بھی دوسری طوائفوں سے الگ نظر آتی ہے۔ اس کے اندر سنجیدگی اور متانت ہے۔ زندگی کا طویل سفر وہ پچھتاوے کی آگ میں ہی طے کرتی ہے۔ مصنف نے اس کی ذہنی کشمکش کو جس انداز سے پیش کیا ہے اس سے اس کی مظلومیت ہمارے سامنے آتی ہے۔ ہمیں اس سے ہمدردی اور اپناپن محسوس ہونے لگتا ہے۔ امراؤ جان ادا کا کردار اردو ادب کا بے مثال کردار ہے۔

(ii) غالب نے اپنے عزیز شاگرد مرزا ہرگوپال تفتہ کو 1857 کے بعد یہ خط لکھا۔ اس خط میں انھوں نے دہلی کی ابتری اور خستہ حالی کا دبی زبان میں ذکر کیا ہے۔ لوگوں کا مخبری کرنا، مخبری پر پکڑ دھکڑ، مجرموں کو سرعام سزائیں دینا، اہل دہلی کا دہلی سے چلے جانا، گھر کے گھر بے چراغ ہونا، قلعہ کے ملازمین پر انگریزوں کے ذریعے کی جانے والی سختیاں، جاگیرداروں کی پکڑ دھکڑ، جاگیر دار، پنشن دار، دولت مند، اہل حرفہ سب کا دہلی سے چلے جانا، ان سب باتوں کا ذکر غالب نے اپنے اس خط میں کیا ہے۔

انگریزوں کے خلاف 1857 کی بغاوت اور اس کے ختم ہونے کے بعد دہلی والے جن تکلیف دہ اور مایوس کن حالات سے دوچار ہوئے غالب نے اس خط میں نہایت پر اثر انداز میں ان کا نقشہ کھینچا ہے۔

(iii) سبق مچھر میں مصنف انسان کو کہتا ہے کہ اپنے کسی صوفی بھائی سے دریافت کرو کہ میں (مچھر) دن بھر خلوت خانے میں رہتا ہوں رات کو خدا کی یاد کا وقت ہے باہر نکلتا ہوں اور پھر تمام شب تسبیح و تقدیس کے ترانے گاتا ہوں جبکہ انسان غفلت میں پڑا سوتا ہے۔ مجھے ان پر غصہ آتا ہے چاہتا ہوں کہ یہ بھی بیدار ہوکر اپنے مالک کے دیے ہوئے اس سہانے خاموش وقت کی قدر کرے اور حمد و شکر ادا کرے۔ اس سبق میں شب بیداری، ذکر الٰہی اور عبادت الٰہی کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ بھی درس دیا گیا ہے کہ خدا کی مخلوق کو حقیر یا ذلیل نہیں سمجھنا چاہیے۔ اسی حقیر مچھر نے خدائی کا دعویٰ کرنے والے نمرود کے پہاڑ جیسے جسم کو زمین پر گرا دیا تھا۔

(iv) ایک آپ بیتی کا مطلب ہے اپنی زندگی کا حال بیان کرنا۔ اس بیان کے دائرے میں پوری زندگی بھی آسکتی ہے یا کوئی خاص واقعہ بھی۔ اچھی آپ بیتی میں لکھنے والا اپنی تعریف خود اپنے منھ سے نہیں کرتا۔ اسے بہت ضبط و احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ دوسروں کے بیان میں بھی سچائی اور دیانت داری کا خیال رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ آپ بیتی کے اندر دلکشی کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ قاری کی توجہ پوری طرح اس پر مرکوز رہے۔ آپ بیتی کو جگ بیتی بنایا جاتا ہے۔ اپنے

تاثرات سے ایک فضا ایک ایسا خواب آگہیں ماحول پیدا کیا جائے جو قاری کو فرحت اور انبساط فراہم کرے۔ ایک اچھی آپ بیتی میں صرف گزری ہوئی باتوں کا بیان ہی نہیں ہوتا بلکہ اس بیان کو حقیقت پر بھی مبنی ہونا چاہیے۔ منظر نگاری و کردار نگاری کا بھی خیال رکھا جائے۔ آپ بیتی بالعموم نثر میں لکھی جاتی ہے لیکن کچھ لوگوں نے منظوم آپ بیتیاں بھی لکھی ہیں۔ اردو میں آپ بیتی کی روایت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ مولانا جعفر تھانیسری کی آپ بیتی ''کالا پانی'' کو اردو کی پہلی خودنوشت (آپ بیتی) کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت دلچسپ اور مقبول آپ بیتیاں ہیں۔

کل نمبر 8 = 2×4

4. درج ذیل میں سے کسی ایک حصّے کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے: 10

(الف)

(i) دلکش ہر ایک قطعۂ صحرا ہے راہ میں
ملتے ہیں جا کے دیکھیے کب کارواں سے ہم

(ii) حُسن و عشق کی لاگ میں اکثر چھیڑ اُدھر سے ہوتی ہے
شمع کا شعلہ جب لہرایا اُڑ کے چلا پروانہ بھی

(iii) زندگی ہے تو بہر حال بسر بھی ہوگی
شام آئی ہے تو آئے کہ سحر بھی ہوگی

(iv) منزل نہ ملی تو قافلوں نے
رستے میں جما لیے ہیں ڈیرے

(v) ہم سے پوچھو کہ غزل کیا ہے، غزل کا فن کیا
چند لفظوں میں کوئی آگ چھپا دی جائے

یا

غرض کیا کیا کہوں، ایک روز کا یہ ذکر ہے صاحب!
کہ اس میداں میں پھرتے صبح دم اس کو نہیں دیکھا
ہوا پھر دوسرا دن، اور نظر سے وہ رہا غائب

خیاباں میں اُسے پایا، نہ دریا پر کہیں دیکھا
پھر اس کے تیسرے دن دیکھتا کیا ہوں جنازے کو
لیے آتے ہیں سب پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت کا
تمہیں پڑھنا تو آتا ہوگا! آؤ پاس سے دیکھو
یہ اس کی قبر ہے اور یہ کتبہ سنگِ تربت کا
خدا بخشے اُسے بس دوست کا رہتا تھا وہ جویا
تو نکلا دوست اک آخر خدا وند کریم اس کا
اب اس کے نیک و بد کا ذکر کرنا ہی نہیں اچھا
کہ روشن ہے خدا پر عالم امیدو بیم اُس کا

جواب: **(الف)**

دلکش ہر ایک .... کب کارواں سے ہم

شاعر کا نام : الطاف حسین حالی

تشریح : شاعر کہتا ہے کہ جنگل کا ہر ٹکڑا یا ریگستان کا ہر حصہ اس قدر دلکش اور دل فریب ہے کہ ہم اس میں کھو جاتے ہیں۔ اور ہمارے قدم آگے بڑھنے ہی نہیں پاتے تو اب دیکھیے کہ ہم کارواں سے جا کر کب ملتے ہیں۔ ہماری سست رفتاری اور راہ کی دلکشی ہمیں کبھی بھی کارواں سے ملنے نہیں دے گی۔

حسن وعشق کی لاگ .... اڑ کے چلا پروانہ بھی

شاعر کا نام : آرزو لکھنوی

تشریح : شاعر کہتا ہے کہ عشق میں پہل اکثر صنف نازک یعنی محبوبہ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ جب محبوبہ کی نگاہیں دعوت دیتی ہیں تو عاشق راہ عشق میں قدم رکھتا ہے جس طرح جب شمع لو لہراتی ہے تو پروانہ اس پر عاشق ہوتا ہے اور بے ساختہ اس کی طرف بڑھ جاتا ہے اور قربان ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

زندگی ہے تو .... آئے کہ سحر بھی ہوگی

شاعر کا نام : معین احسن جذبی

تشریح : شاعر نے مطلع میں کہا ہے زندگی میں سکھ اور دکھ دونوں آتے ہیں کیونکہ زندگی سکھ دکھ کی دھوپ چھاؤں ہوتی ہے۔ ہر اندھیرے کے بعد اجالا ہوتا ہے ہر پستی کے بعد بلندی اور زوال کے بعد عروج اور

شام کے بعد صبح ضرور ہوتی ہے تو بہرحال زندگی کسی نہ کسی طرح گزر ہی جائے گی۔

منزل نہ ملے تو قافلوں نے .... میں ڈیرے

شاعر کا نام: ناصؔر کاظمی

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ ہر انسان جب زندگی شروع کرتا ہے تو وہ ایک کامیاب زندگی کے خواب دیکھتا ہے اور اپنی زندگی کا ایک مقصد بنالیتا ہے لیکن جب وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ پاتا یا اپنے مقصد تک نہیں پہنچ پاتا تو تھک ہار کر راستے ہی میں ڈیرے جما لیتا ہے اور کوئی نوکری وغیرہ کر لیتا ہے۔

ہم سے پوچھو کہ غزل .... کوئی آگ چھپادی جائے

شاعر کا نام: جاں نثار اخترؔ

تشریح: اس میں شاعر نے غزل کی تعریف بیان کی ہے اور بہت سادگی سے کہا ہے کہ غزل اور غزل کا فن یہی ہے کہ شاعر صرف چند لفظوں میں اس طرح بیان کر دے کہ جذبات میں ایک آگ سی لگ جائے۔ یہی غزل کا مطلب ہے اور یہی مفہوم ہے۔

شاعر کا نام	2½
تشریح	1½+1½+1½+1½+1½ = 7½
کل نمبر	10

(ب)

مندرجہ بالا اشعار نظم ''گورِ غریباں'' سے لیے گئے ہیں جس کے شاعر علی حیدر نظم طباطبائی ہیں جنھوں نے انگریزی کے مشہور شاعر تھامس گرے کی نظم (Elegy Written in a country church yard) کا ترجمہ ہے۔

زندگی کا انجام موت ہے صرف مرنے والے کے اچھے کام اور محنتیں یاد رہتی ہیں۔ ایک بوڑھا کسان شاعر کے اس دوست کو غم زدہ لہجے میں بتا رہا ہے (جو اپنے دوست کی تلاش میں قبرستان آیا ہے) کہ جناب کیا بتاؤں ایک روز وہ صبح ہمیں نظر نہیں آیا نہ وہ میدان میں تھا اور نہ ادھر ادھر دکھائی دے رہا تھا اور پھر دوسرے دن بھی وہ ہمیں کہیں نظر نہیں آیا نہ تو وہ باغ میں دکھائی دیا اور نہ ہی دریا کے کنارے لیکن تیسرے روز میں نے دیکھا ایک جنازے کو چار آدمی کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے لا رہے ہیں اور دوست کو دفنا کر چلے گئے۔ بھائی تم تو پڑھنا جانتے ہوگے آؤ اس تربت پر جو پتھر (کتبہ) لگا ہوا ہے اسے پڑھو۔

اللہ بخشے اسے تو بس دوستوں ہی کی تلاش رہتی تھی اور اللہ جنت نصیب کرے وہ ہمیشہ دوستوں کا طلب گار تھا لیکن اب پتا چلا کہ اللہ بھی اس کا دوست ہے یعنی خدا نے بھی اسے بلا کر اس سے دوستی کر لی اب اس شخص کی اچھائی اور برائی کے بارے میں کچھ کہنا فضول ہے اب وہ مر چکا ہے اور اللہ اس کی نیکیوں اور بدی سے بخوبی واقف ہے۔

شاعر کا نام 1

نظم کا نام 1

تشریح 8

کل نمبر 10

5. درج ذیل میں سے کسی ایک پر سو (100) لفظوں میں اپنے خیال کا اظہار کیجیے: 7

نظم ''ارتقا'' میں شاعر نے کن باتوں کا بیان کیا ہے؟

یا

ن۔م۔راشد کی نظم ''زندگی سے ڈرتے ہو؟'' کا خلاصہ اپنے لفظوں میں لکھئے۔

جواب: نظم ''ارتقا'' جمیل مظہری کی لکھی ہوئی نظم ہے جس میں نظم کا مزاج فلسفیانہ ہے۔ اس نظم میں شاعر نے بتایا کہ دنیا میں انسان کے اختیار میں کون کون سی چیزیں ہیں اور وہ کس طرح ان میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ کامیابی حاصل کرنے کے لیے نئی نئی منزلیں تلاش کرتا ہے۔ انسان اپنے ارتقا کے سفر میں ہر طرح کے تجربات سے گزرتا ہے بھلے ہی وہ اچھے ہوں یا برے۔ ان سب میں وہ کامیاب بھی ہوتا ہے اور اکثر ناکام بھی۔ لیکن اس ناکامی سے وہ ہمت نہیں ہارے بلکہ بار بار کوشش کرتا رہے۔ اس میں شاعر یہی بتاتا ہے کہ نہ تو ہمت ہارنی چاہیے نہ اپنے مقصد کو چھوڑنا چاہیے کیونکہ کامرانی کی منزل ہمارا انتظار کر رہی ہے۔ یعنی اگر ہم بار بار کوشش کریں گے تو کامیاب ہو ہی جائیں گے۔

یا

نذر محمد راشد نے آزاد نظم کی شکل میں ''زندگی سے ڈرتے ہو'' عنوان پر نظم لکھی۔ انھوں نے مشرق پر مغرب کی بالادستی اور مغرب کے ہاتھوں کے سیاسی استحصال کے خلاف کھل کر آواز بلند کی۔ اس نظم میں راشد نے بتایا کہ اس کائنات میں انسان ہی مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے اور زندگی کے سلسلے کو آگے بڑھاتے رہنا چاہیے۔ زندگی ایک مستقل امکان کا نام ہے۔ زندگی کا قافلہ رواں دواں رہتا ہے۔ زندگی کبھی نہیں رکتی شہر اجڑتے ہیں پھر بس جاتے ہیں۔ انسان مر جاتا ہے لیکن زندگی کا سفر

جاری رہتا ہے۔ انسان کو حال پر نظر رکھنی چاہیے مستقبل کے اندیشوں سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ انسان کی راہ میں مشکلیں اور رکاوٹیں آتی ہیں۔ انسان ایسے دور سے بھی گزرتا ہے جہاں اس کا سامنا ناکامیوں سے ہوتا ہے لیکن ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ جہد مسلسل کامیابی کا ضامن ہے۔ ہاتھوں سے منزل کے نشان ملتے ہیں۔

اس نظم میں راشؔد نے انسان ہی کو محور بنایا ہے۔ انسان کو اپنی ذمہ داری نہ صرف سمجھنی چاہیے بلکہ اسے پورا بھی کرنا چاہیے۔ زندگی ایک مستقل امکان کا نام ہے۔ انسان ہی ہے جو دنیا جہاں کے امکانات تلاش کرتا ہے۔ ان ہاتھوں ہی کی بدولت وہ غلامی سے نجات پاتا ہے اور آزادی حاصل کرتا ہے اور اپنی زندگی میں مسرت وشادمانی لاتا ہے۔

کل نمبر 7 = 1×7

6. درج ذیل میں سے صرف دو (2) کے جواب لکھیے: 8

(i) آدمی کے لہو کی طغیانی بادشاہت کو کس طرح غرق کر دے گی؟ علی سردار جعفری کی طویل نظم ''وقت کا ترانہ'' کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

(ii) حالؔی کی شاعری کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(iii) آرزؔو لکھنوی کی غزل کے امتیازات بیان کیجیے۔

(iv) معین احسن جذؔبی کی شاعری کے خاص وصف پر روشنی ڈالیے۔

جواب: (i) وقت کا ترانہ سردار جعفری کی ایک طویل نظم ہے جس کے آخری شعر میں شاعر کہہ رہا ہے کہ آدمی کے لہو کی طغیانی بادشاہت کو غرق کر دے گی کیونکہ بادشاہت کے خلاف انقلاب و بغاوت کا دور چل رہا تھا۔ بادشاہت جو چند مٹھی بھر ساتھیوں کی وجہ سے ہندوستانیوں پر قابض تھی اس کے آگے کروڑوں ہندوستانی کھڑے ہو گئے ہیں جو سینوں پر گولیاں کھانے کے لیے تیار ہیں۔ ان کی زیادتی وطوفان سے بادشاہت گھٹنے ٹیکنے پر آمادہ ہو گئی۔

(ii) حالی کی شاعری کی خصوصیات

حالی کی پیدائش پانی پت میں ہوئی۔ حالی نے اردو میں نئی شاعری کی بنیاد ڈالی۔ان کی دو طویل نظمیں مسدس حالی اور مناجات بیوہ بہت مشہور ہیں۔ حالی نظم کے علاوہ غزل کے بھی اچھے شاعر تھے۔ انکی غزلوں میں لہجے کا دھیما پن مبالغے پرہیز گفتگو کا انداز اور محاورے کی چاشنی نمایاں

ہیں۔ شاعری اور ادب کے بارے میں سنجیدہ غور وفکر کے راستے انھوں نے ہی کھولے۔ اس سے اردو زبان کا وقار بڑھا۔ حالی نے جدید طرز کی شاعری پر ہی قناعت نہیں کی بلکہ اپنی تقریریوں اورتحریروں کے ذریعے جدید شاعری کے اصولوں کی حمایت وتلقین کرتے رہے۔

پندونصیحت کوشاعری میں جگہ دی۔ حآلی کا کلام رکیک اور بازاری خیالات سے پاک ہے ان کی زبان پاکیزہ اور سادہ ہے۔ ان میں تخیل سے زیادہ مشاہدہ اور احساس سے زیادہ عقل کی قوتیں کارفرماتھیں۔ انھیں وجوہات سے ان کا کلام مقبولیت کی حد سے تجاوز نہ کرتا تھا۔ ان کی شاعری کا اہم پہلو قومی رنگ ہے۔ حالی کا لازوال کارنامہ مسدس ہے غزل میں انھوں نے عشقیہ مضامین کی جگہ اخلاقی، قومی اور فطری خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ اخلاقی اور قومی شاعری کے اعتبار سے حالی ایک نہایت بلند اور ممتاز مقام رکھتے ہیں۔

(iii) آرزولکھنوی کی غزل کے امتیازات

آرزولکھنوی اپنے زمانے کے مشہور شاعر میر ضامن علی جلال لکھنوی کے شاگرد تھے۔ استاد کی وفات کے بعدان کے جانشین قرار پائے۔ ان کے کلام کے چار مجموعے شائع ہوئے ہیں۔

فغان آرزو، جہانِ آرزو، بیانِ آرزواور سریلی بانسری

آزادی سے پہلے مہاتما گاندھی ''ہندوستانی'' کا پرچار کر رہے تھے یعنی کہ ایسی زبان جس میں سنسکرت یا عربی و فارسی کے ثقیل الفاظ نہ ہوں۔ آرزو نے اس سے متاثر ہوکر خالص اردو کی اصطلاح نکالی اور''سریلی بانسری'' کے نام سے ایک ایسا شعری مجموعہ مرتب کر دیا جس میں فارسی عربی کے مشکل الفاظ نہیں ہیں۔ اس بات کی بڑی شہرت ہوئی اور اسے آرزولکھنوی کا امتیاز سمجھا گیا۔ آرزولکھنوی کا شماران باکمالوں میں ہوتا ہے جنھوں نے لکھوئی غزل کے رنگ کونکھارا اور اسے ایک نئی اور سادہ زبان دی۔

(iv) معین احسن جذبؔی

جذبی کوشاعری کا شوق بچپن سے تھا۔ ترقی پسند دور کے اہم غزل گویوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے نظمیں بھی کہی ہیں لیکن ان کا امتیاز غزل کی صنف میں قائم ہوا۔

جذبی کی شاعری کا خاص وصف اس کا دھیماپن حسرت آمیز غنائیت اور کلاسیکی رچاؤ ہے۔

زندگی کے وسیع تجربے اور دل کی دردمندی نے ان کے کلام میں گہرائی اور وسعت پیدا کردی ہے۔ وہ جذبے کی گہرائی میں ڈوب کرمن کے موتی نکالنے کے ہنر سے واقف ہیں۔ ان کے

یہاں نہ چیخ و پکار ہے نہ گھن گرج۔ ان کی غزلیں ایک سبک آب کی آواز میں نغمگی بھی ہے ترنم بھی اور گھلاوٹ بھی ہے اور درد و کسک بھی۔ انداز بیاں میں سنجیدگی بھی ہے اور متانت بھی وزن و وقار بھی ہے اور ٹھراؤ بھی۔ وہ پرانی لفظیات سے بھی نئے خیال کو پیش کرنے پر قادر ہیں۔ ان کا یہی وصف انھیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔

نمبروں کی تقسیم 4×2=8

7. درج ذیل میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیے: 4

(i) مصنف نے بائیسکل کو دریا میں کیوں پھینک دیا؟

(ii) ویکوم محمد بشیر کے افسانے کا عنوان ''جنم دن'' کیوں رکھا گیا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

جواب: (i) بائیسکل کو اس لیے دریا میں پھینک دیا کیونکہ اس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔ نہ تو سائیکل بک سکتی تھی اور نہ ہی اس کی مرمت کی جاسکتی تھی اور نہ ہی اس پر سواری کی جاسکتی تھی۔ اگر بیچنا چاہا تو اس کی قیمت کل تین روپے لگی جبکہ یہ سائیکل 40 روپے میں خریدی تھی۔ اس لیے مصنف نے اس کو دریا میں پھینک دینا ہی مناسب سمجھا۔

(ii) اس افسانے میں ایک مفلس انسان کے ''جنم دن'' کو پیش کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس کا پورا دن کس طرح گزرا۔ اس نے عہد کیا تھا کہ اس دن کوئی غلط کام نہیں کرے گا مگر بھوک سے مجبور ہو کر اسے کھانا چُرا کر کھانا پڑا۔ ایک جنم دن کی موثر روداد کے لیے ''جنم دن'' سے بہتر و موزوں نام اور کوئی نہیں ہوسکتا تھا۔ اسی لیے افسانے کا نام جنم دن رکھا گیا۔

کل نمبر 4 = 4×1

8. درج ذیل میں سے صرف دو (2) کے مختصر جواب لکھیے: 6

(i) دفعتاً چھینک آنے پر چیرویا کوف کا ردّعمل کیا تھا؟

(ii) آغا حشر کاشمیری کی ڈراما نگاری کے امتیازات پر روشنی ڈالیے۔

(iii) ناول ''بیوہ'' کے ذریعے پریم چند کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

(iv) نرمل ورما کے افسانے ''جلتی جھاڑی'' میں بوڑھے مچھوارے کی تصویر کشی کس انداز میں کی گئی ہے؟

جواب: (i) چیرویا کوف کو ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہوئی۔ اس نے جیب سے رومال نکال کر ناک پونچھی اور ایک

صاحب اخلاق کی طرح اپنے چاروں طرف مڑ کر دیکھا کہ میری چھینک کسی کے لیے خلل انداز تو نہیں ہوئی؟ اور جب اس نے دیکھا کہ آگے والی قطار میں بیٹھا شخص اپنے رومال سے اپنی گنجی چاند اور گردن کو اپنے دستانوں سے صاف کر رہا ہے تب چیرویاکوف کو الجھن محسوس ہوئی اور پھر معافی مانگی۔

(ii) آغا حشر نے اردو ڈرامے کی بے تکی تک بندی اور گھٹیا زبان کو ایک معیاری زبان اور اچھی شاعری سے وزن و وقار بخشا۔ پلاٹ کے اعتبار سے ڈرامے کو معاشرتی مسائل اور زندگی کے حقائق سے ایک نئے انداز کا آغاز کیا۔ آغا حشؔر نے ایک طرف پلاٹ اور مرکزی خیال کو زندگی سے قریب کیا تو دوسری طرف مکالموں اور زبان و بیان میں بھی شگفتگی پیدا کی۔ اصل قصہ کے ساتھ ایک ذیلی مزاحیہ قصہ بھی شروع کیا۔

(iii) بیوہ کا ہندوستانی سماج میں برا حال تھا۔ خصوصاً ہندوؤں میں۔ ودھوا کو سماج سے باہر سمجھا جاتا تھا اسے اچھوت کا درجہ دیا جاتا تھا۔ اس کی دوسری شادی کے بارے میں تو سوچنا بھی گناہ سمجھا جاتا تھا۔ کچھ تو انگریزی تعلیم کے اثر سے کچھ مسلمانوں اور عیسائیوں سے اثر لے کر ہندوؤں میں بھی سماج سدھارک ودھوا وواہ (شادی) کی حمایت کرنے لگے۔ اسی کو بنیاد بنا کر پریم چند نے اپنا ناول ''بیوہ'' لکھا جس میں بیوہ کی شادی کی حمایت کی گئی ہے۔ پریم چند نے یہ ناول لکھ کر بیوہ کی شادی کی حمایت کی ہے۔ بلکہ خود انھوں نے ایک بیوہ شورانی دیوی سے دوسری شادی کی تھی۔

(iv) بوڑھے مچھوارے کی نشاندہی اس طرح کی کہ وہ بوڑھا آدمی تھا۔ ایک چھوٹی سی کرسی پر بیٹھا تھا۔ بالکل خاموش، بے حس وحرکت منھ میں پائپ دبی تھی۔ ہاتھ میں مچھلی پکڑنے کا کانٹا تھا اور کوٹ پہنے ہوئے تھا۔ لیکن اس کا دھیان کانٹے کی طرف نہیں تھا۔ وہ جزیرے سے پرے شہر کے پلوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ رہ رہ کر منھ میں دبی پائپ ہل اٹھتی تھی۔

نمبروں کی تقسیم 6 = 2 × 3

9. درج ذیل میں سے کسی دو (2) پر مفصل اظہارِ خیال کیجیے: 20

(i) اُردو زبان کا آغاز وارتقا

(ii) فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اسباب

(iii) نسیم کے حوالے سے دبستانِ لکھنؤ کی شاعری کی خصوصیات

(iv) سرسید نے اپنی تحریک میں کِن مقاصد کو سامنے رکھا تھا؟

جواب: (i) اردو زبان کا آغاز اور ارتقا

(a) اردو زبان کا تعارف

(b) اردو زبان کے آغاز و ارتقا کے نظریات

(c) اردو زبان کے مشہور شاعروں اور ادیبوں کے نام

(d) اردو زبان پر دوسری زبانوں (فارسی، ہندی، انگلش وغیرہ) کے اثرات

(c) اختتام

(ii) فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اسباب

(a) فورٹ ولیم کالج کا تعارف

(b) فورٹ ولیم کالج کے قیام کے اسباب

(c) فورٹ ولیم کالج کے مشہور مترجمین کے نام اور کتابوں کے نام

(d) فورٹ ولیم کالج میں ترجمہ کی گئی کتابوں کی زبان

(c) اختتام

(iii) نسیم کے حوالے سے دبستان لکھنؤ کی شاعری کی خصوصیات

(a) دبستان لکھنؤ سے کیا مراد ہے؟

(b) دبستان لکھنؤ کے اہم شاعروں کے نام

(c) نسیم کی شاعری کی خصوصیات

(d) نسیم کی شاعری کی میں لکھنؤ کی تہذیب کا عکس

(e) اختتام

(iv) سرسید نے اپنی تحریک میں کن مقاصد کو سامنے رکھا تھا؟

(a) سرسید احمد خاں کا تعارف

(b) سرسید احمد خاں کی تحریک کا آغاز

(c) سرسید احمد خاں کی تحریک کے مقاصد

(d) سرسید احمد خاں کی تحریک کی کامیابی

(e) اختتام

کل نمبر $20 = 2 \times 10$

10. درج ذیل میں سے صرف چار (3) پر مختصر تعارفی نوٹ لکھیے: 15

(i) غالبؔ کی شاعری کی خصوصیات

(ii) نظم کی تعریف اور اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(iii) اُردو میں مختصر افسانے کی ابتدا

(iv) اُردو میں بچوں کے ادب کی تخلیق نہ ہونے کے اسباب

جواب: (i) غالبؔ کی شاعری کی خصوصیات

(a) غالبؔ کا تعارف بحیثیت شاعری

(b) غالبؔ کی شاعری کی اہم خصوصیات

(c) غالب کی مقبولیت

(d) غالب کی شاعری کی زبان

(e) اختتام

(ii) نظم کی تعریف اور اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(a) نظم کی تعریف

(b) نظم اور غزل میں فرق

(c) اردو کے مشہور نظم گو شاعروں کے نام

(d) اردو نظم کی خصوصیات

(e) اختتام

(iii) اُردو میں مختصر افسانے کی ابتدا

(a) اردو مختصر افسانے کی تعریف

(b) اردو میں مختصر افسانے کی ابتدا

(c) اردو کے مشہور افسانہ نگاروں کے نام

(d) اردو افسانوں کی زبان

(e) اختتام

(iv) اُردو میں بچوں کے ادب کی تخلیق نہ ہونے کے اسباب

(a) اردو میں بچوں کے ادب کی ابتدا

(b) اردو میں بچوں کے ادب کو کیوں اہمیت نہیں دی گئی

(c) اردو میں بچوں کے ادب کے تئیں شاعروں اور ادیبوں کا رویہ

(d) اردو میں بچوں کے مشہور رسالوں اور کتابوں کے نام

(e) اختتام

نمبروں کی تقسیم 3×5 = 15

11۔ درج ذیل سوالوں کے سامنے بریکٹ میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب چُن کر لکھیے۔ 5

(i) کون سے مکتوب نگار کے خطوط نے مراسلہ کو مکالمہ بنا دیا ہے؟

(مولانا ابوالکلام آزاد، غالبؔ، اقبالؔ)

(ii) ناول ''امراؤ جان ادا'' کا مصنف کون ہے؟ (احتشام حسین، دلاور خان، مرزا ہادی رسوؔا)

(iii) آغا حشر کاشمیری کے ڈرامے کا نام ہے (غالب کون ہے؟، آزمائش، یہودی کی لڑکی)

(iv) اُردو کی کِس صِنف میں حسن وعشق کا بیان ہوتا ہے؟ (مثنوی، غزل، رباعی)

(v) بین کا ذکر اُردو کی کِس صنف میں ہوتا ہے؟ (مرثیہ، قصیدہ، طویل نظم)

جواب: (i) .... غالب

(ii) .... مرزا محمد ہادی رسوا

(iii) .... یہودی کی لڑکی

(iv) .... غزل

(v) .... مرثیہ

نمبروں کی تقسیم 5×1 = 5

• • •

Series : SOS/1

Code No. **5/1**

Roll No. | | | | | | | |

Candidates must write the code on the title page of the answer-book.

- Please check that this question paper contains **4** printed pages.
- Code number given on the right hand side of the question paper should be written on the title page of the answer-book by the candidate.
- Please check that this question paper contains **16** questions.
- **Please write down the serial number of the question before attempting it.**
- 15 Minutes time has been allotted to read this question paper. The question paper will be distributed at 10.15 a.m. From 10.15 a.m. to 10.30 a.m., the student will read the question paper only and will not write any answer on the answer script during this period.

BENGALI
বাংলা

Time allowed : 3 Hours *Maximum Marks : 100*

সময় : 3 ঘন্টা সর্বমোট অঙ্ক : *100*

SECTION – A

1. ধ্বনিতত্ত্বের নিম্নলিখিত রীতিগুলির মধ্যে যে কোন **একটির পাঁচটি** = উদাহরণসহ সংজ্ঞা লেখ । **5 + 5 = 10**

   (ক) অপিনিহিতি

   (খ) স্বরসংগতি

   (গ) অভিশ্রুতি

2. যে কোন **দুটি** অলঙ্কারের উদাহরণসহ সংজ্ঞা লেখ । **5 + 5 = 10**

   (ক) চঞ্চল আলোক আশার মতন কাঁপিছে জলে ।

   (খ) কোথা হা হন্ত, চির বসন্ত, আমি বসন্তে মরি ।

   (গ) মধুহীন কোরো না গো তব মন: কোকনদে ।

   (ঘ) ভূত নাচাইয়া পতি ফেরে ঘরে ঘরে ।
   না মরে পাষাণ বাপ দিলা হেন বরে ।।

   (ঙ) নয়নে তব হে রাক্ষস পুরি,
   অশ্রুবিন্দু, মুক্তকেশী শোকাবেশে তুমি ।

3. যে কোন **পাঁচটি** বাগ্‌ধারার অর্থ লিখে বাক্য রচনা কর । **10**

মামা বাড়ির আব্দার, ছেলের হাতের মোয়া, উলুবনে মুক্তো ছড়ানো, তেলা মাথায় তেল দেওয়া, দুনৌকোয় পা, ঢাক পিটানো, অকাল কুষ্মান্ড, কলুর বলদ ।

SECTION – B

4. শিরোনাম দিয়ে অনুচ্ছেদটির সারাংশ লেখ । **2 + 8 = 10**

মনুষ্যদেহ পঞ্চভূতে মিশলেও জীবাত্মা কখনও মরে না । তদ্রূপ মৃত্যুমুখে পতিত হলেও জাতির শিক্ষা, দীক্ষা ও সভ্যতার ধারাই তার আত্মা ; জাতির সৃষ্টিশক্তি যখন বিলুপ্ত হয় তখন বুঝতে হবে যে জাতি মরতে বসেছে । আহার, নিদ্রা ও সন্তান উৎপাদন তখন তার-কার্যতালিকা হয়ে দাঁড়ায় এবং গতানুগতিক পন্থা অনুসরণ করাই তার একমাত্র নীতি বলে পরিগণিত হয় । এ অবস্থায় পড়েও কোন কোন জাতি আবার বেঁচে ওঠে, যদি তার অস্তিত্বের সার্থকতা থাকে । অন্ধকারময় যুগ যখন জাতিকে এসে গ্রাস করে তখন সে কোনো প্রকারে নিজের শিক্ষা, দীক্ষা ও সভ্যতার ধারা-বাঁচিয়ে রাখে, অন্য জাতির সঙ্গে মিশে ভূত হয়ে যায় না । তার পর অদৃষ্ট বা ভগবানের ইঙ্গিতে আবার নবজাগরণ দেখা যায় । অন্ধকার ধীরে ধীরে অপসারিত হয়; প্রসুপ্ত জাতি আবার চোখ খোলে; তার সৃষ্টি-শক্তি ফিরে আসে । সহস্রদল পদ্মের মতো জাতির প্রাণধর্ম আবার ফুটে উঠে এবং নব নব রূপে, নব নব ভাবে ও নব নব দিকে আত্মপ্রকাশ লাভ করে । এরূপ অনেক মৃত্যু ও জাগরণের ভিতর দিয়ে ভারতীয় জাতি চলে এসেছে, কারণ ভারতের একটা mission আছে - ভারতীয় সভ্যতার একটা উদ্দেশ্য আছে যা আজ ও সফল হয় নাই ।

ভারতের এই mission–এ যার বিশ্বাস আছে সেই ভারতবাসীরাই শুধু বেঁচে আছে । ভারতের তেত্রিশ কোটি লোক যে বাঁচার মতো বেঁচে আছে একথা সত্য নহে । ভারতের এবং বাংলার তরুণদের এই বিশ্বাস আছে–তাই তারা বেঁচে আছে ।

SECTION – C

5. তোমার ভবিষ্যৎ জীবনের স্বপ্ন বা পরিকল্পনার কথা জানিয়ে বন্ধুকে একটি চিঠি লেখ । **4 + 6 = 10**

অথবা

তুমি হোস্টেলে চলে আসাতে মায়ের অসুবিধার কথা জেনে তার জন্য দুঃখ প্রকাশ করে মাকে একটি চিঠি লেখ ।

গদ্যাংশ

6. সপ্রসঙ্গ ব্যাখ্যা লেখ । **5**

কিন্তু আমাদের পণ্যক্রিয়ার মধ্যে সজীব সহৃদয় মনুষ্যত্বের মধুর সংস্পর্শে যে একটি নিগূঢ় আনন্দ ছিল, ইহাতে সেটুকু দিতে পারে না স্বীকার করিতে হয় ।

অথবা

সামান্য খড়কুটা দিয়া পাখি যে বাসা বাঁধে সে বাসায় বিদ্যা বেশি ধরে না । তাই সকলের আগে দরকার ভালো করিয়া খাঁচা বানাইয়া দেওয়া ।

7. "মহারাজ পাখিটার শিক্ষা পুরা হইয়াছে।" **2 + 2 + 2 + 3 = 9**

(ক) কোন্ রচনা এবং কার লেখা থেকে নেওয়া হয়েছে ?

(খ) কোন্ প্রসঙ্গে বলা হয়েছে ?

(গ) কি করে বোঝা গেল যে পাখিটার শিক্ষা পুরো হয়েছে ?

(ঘ) এ অংশে লেখক আসলে কী বলতে চান ?

অথবা

"এক্ষণে আর অতিরিক্ত পুরস্কার দেওয়া যাইতে পারেনা। বিশেষ অপরিমিত লোভ ভালো নয়।"

(ক) কার লেখা এবং কোন্ রচনার অন্তর্গত ?

(খ) কে কাকে বলেছেন ?

(গ) বক্তা কখন একথা বলেছেন ?

(ঘ) 'অপরিমিত লোভ' দ্বারা বক্তা কী বোঝাতে চেয়েছেন ?

8. বিধাতা আমাকে যে এত সৌভাগ্য সুখ দিয়াছেন তাহা সকলের সহিত বন্টন করিয়া না লইলে ইহার সফলতা কোথায় ? উৎসব্ ইহারই উপলক্ষ। **2 + 4 = 6**

(ক) 'শুভ উৎসব' রচনাটির লেখক কে ?

(খ) 'উৎসব' কীসের উপলক্ষ তা বিস্তৃত ভাবে বোঝাও।

অথবা

"অনাহারে মরিয়া যাইবার জন্য
এ পৃথিবীতে কেহ আইসে নাই।"

(ক) রচনাটির লেখক কে ?

(খ) আলোচ্য অংশটি অবলম্বনে রচনাটির মূলভাব লেখ।

পদ্যাংশ

9. সপ্রসঙ্গ ব্যাখ্যা কর : **5**

রক্তমাখা অস্ত্রহাতে যত রক্ত আঁখি
শিশুপাঠ্য কাহিনীতে থাকে মুখ ঢাকি।

অথবা

জ্বলন্ত-পাবক-শিখা লোভে তুই কাল-ফাঁদে
উড়িয়া পড়িলি।

10. লৌহবাঁধা পথে **1 + 2 + 3 = 6**

অনলনিশ্বাসী রথে

প্রবল ইংরেজ,

বিকীর্ণ করেছে তার তেজ ।

(ক) কোন্ কবিতার অংশ ?

(খ) 'অনলনিশ্বাসী রথ' মানে কী ?

(গ) ইংরেজ ভারতে আসার আগে আর কোন্ কোন্ সাম্রাজ্য লোভী শক্তির আসার কথা এ কবিতার বলা হয়েছে ?

অথবা

আঠারো বছর বয়সের তাৎপর্য এবং জয়ধ্বনি করার কারণগুলি 'আঠারো বছর বয়স' কবিতাটি অবলম্বনে লেখ ।

11. কবি কোন্ আশার ছলনায় ভুলেছেন এবং নিজের মনকে কী বলে তিরস্কার করছেন তা 'আত্মবিলাপ' কবিতাটি অবলম্বনে লেখ । **4**

অথবা

প্রাণ দেওয়া নেওয়া ঝুলিটা থাকেনা শূন্য

সঁপে আত্মাকে শপথের কোলাহলে ?

'আঠার বছর বয়স' কবিতায় কবি 'প্রাণ দেওয়া নেওয়া ঝুলি' বলতে কী বুঝিয়েছেন ? আত্মাকে শপথের কোলাহলে সঁপে দেওয়ার অর্থ কী ?

12. "মেজদার দুর্ভাগ্য, তাঁহার নির্বোধ পরীক্ষকগুলা তাঁহাকে কোনদিন চিনিতেই পারিলনা" **2 + 3 + 5 = 10**

(ক) বক্তা কে ?

(খ) মেজদার দুর্ভাগ্য কেন ?

(গ) প্রাসঙ্গিক ঘটনাটি সংক্ষেপে বর্ণনা কর ।

অথবা

(ক) গৌরী তৈওয়ারীর কিশোরী কন্যার শ্বশুর বাড়ি কোথায় ছিল ?

(খ) শ্রীকান্ত তাকে কোন্ সময়ে দেখেন এবং বাঙালী বলে কীভাবে চিনতে পারেন ?

(গ) মেয়েটির দু:খের কথা সংক্ষেপে লেখ ।

13. টীকা লেখ : (যে কোন **একটি**) **5**

(ক) শাহ্‌জী

(খ) নতুনদা

(গ) ইন্দ্রনাথ

(ঘ) অন্নদাদিদি

Series SOS

Code No. 5

Candidates must write the Code on the title page of the answer-book.

Roll No. | | | | | | | |

- Please check that this question paper contains **7** printed pages.
- Code number given on the right hand side of the question paper should be written on the title page of the answer-book by the candidate.
- Please check that this question paper contains **13** questions.
- **Please write down the Serial Number of the question before attempting it.**
- 15 minutes time has been allotted to read this question paper. The question paper will be distributed at 10.15 a.m. From 10.15 a.m. to 10.30 a.m., the students will read the question paper only and will not write any answer on the answer script during this period.

BENGALI

বাংলা

Time allowed : 3 hours
সময় : 3 ঘন্টা

Maximum Marks : 100
সর্বমোট অঙ্ক : 100

SECTION A

1. ধ্বনিতত্ত্বের নিম্নলিখিত রীতিগুলির মধ্যে যে কোন ***একটির পাঁচটি*** উদাহরণ সহ সংজ্ঞা লেখ। *5+5=10*

   (ক) অপিনিহিতি

   (খ) অভিশ্রুতি

   (গ) স্বরভক্তি

2. যে কোন *দুটি* অলঙ্কারের উদাহরণ সহ সংজ্ঞা লেখ। 5+5=10

(ক) শ্লেষ

(খ) উপমা

(গ) যমক

অথবা

অলঙ্কার নির্ণয় কর। (সংজ্ঞা সহ *দুটি*)

(ক) আটপণে আধসের কিনিয়াছি চিনি।
অন্যলোকে ভূরা দেয় ভাগ্যে আমি চিনি॥

(খ) বিদ্যুৎ-ঝলা সম চকমকি
উড়িল কলম্বকুল অম্বর প্রদেশে।

(গ) নামে সন্ধ্যা তন্দ্রালসা সোনার আঁচল খসা
হাতে দীপশিখা।

(ঘ) কুকথায় পঞ্চমুখ কন্ঠভরা বিষ।
কেবল আমার সঙ্গে দ্বন্দ্ব অহর্নিশ॥

(ঙ) কুলায় কাঁপিছে কাতর কপোত।

3. যে কোন *পাঁচটি* বাগ্ধারার অর্থ লিখে বাক্য রচনা কর। 10

ইচঁড়ে পাকা, অন্ধের যষ্টি, চোখে সর্ষে ফুল দেখা, কড়ায় গন্ডায়, খাল কেটে কুমীর আনা, অহিনকুল সম্পর্ক, আকাশ থেকে পড়া, ডুবে ডুবে জল খাওয়া।

SECTION B

4. শিরোনাম দিয়ে অনুচ্ছেদটির সারাংশ লেখ। *2+8=10*

ঘরের কোণ ছেড়ে আমাদের এখন বিশ্বের মধ্যে বেরিয়ে পড়তে হবে — নিজেদের দেশটাকে প্রত্যক্ষভাবে ভালো করে দেখতে হবে; তার পর দেশের সীমানা ছাড়িয়ে দেশান্তরে ভ্রমণ করতে হবে এবং অজানা অপরিচিত দেশ আবিষ্কার করতে হবে। যে-জাতি এরূপ করতে পারে তার শারীরিক বল, সাহস, চরিত্রবল, জ্ঞান ও অভিজ্ঞতা বৃদ্ধি পায় এবং সঙ্গে সঙ্গে বানিজ্য বিস্তার ও সাম্রাজ্য প্রতিষ্ঠা হয়ে থাকে। ব্রিটিশ জাতি যে আজ এত উন্নত এবং তারা যে আজ এত বড়ো সাম্রাজ্য গড়ে তুলতে পেরেছে, তাদের প্রবল ভ্রমণেচ্ছা তার অন্যতম কারণ। সাম্রাজ্য প্রতিষ্ঠার আকাঙ্ক্ষা আমরা পোষণ না করলেও দেশে-বিদেশে ঘুরলে আমাদের হৃদয়টা যে বড়ো হবে, জ্ঞান ও অভিজ্ঞতা যে বেড়ে যাবে, আত্মবিশ্বাস যে বলবান হবে, বুদ্ধিবৃত্তি যে বিকাশ লাভ করবে – এ বিষয়ে কি কোনো সন্দেহ আছে ? তবে ভূপর্যটন থেকে ষোলো আনা লাভ গ্রহণ কর'তে হ'লে প্রভূত ধনশালী আধুনিক আমেরিকান ভূপর্যটকদের মতো না বেড়িয়ে যতদূর সম্ভব কষ্ট স্বীকার করে পায়ে হেঁটে, ঘোড়ায় চেপে, সাইকেলে চড়ে বেড়াতে হবে।

SECTION C

5. তোমার একটি ভ্রমণের অভিজ্ঞতার বিবরণ দিয়ে বন্ধুকে চিঠি লেখ। *4+6=10*

অথবা

তোমার জীবনে মা ও বাবার অবদানের উল্লেখ করে কৃতজ্ঞতা প্রকাশ করে মাকে একটি চিঠি লেখ।

SECTION D

গদ্যাংশ

6. সপ্রসঙ্গ ব্যাখ্যা লেখ : 5

পাখিটা দিনে দিনে ভদ্র-দস্তুর মত আধমরা হইয়া আসিল ।

অথবা

এই যে অন্তরে অন্তরে 'ফাউ' আদান-প্রদানটুকু, ইহাতেই বিশেষ আনন্দ, এবং এইটুকুর জন্যই আমাদের মধ্যে আর্থিক সম্বন্ধে হীনতা সহজে দেখা যাইত না ।

7. "এ রাজ্যে পাখিদের কেবল যে আক্কেল নাই তা নয়, কৃতজ্ঞতাও নাই ।" *2+2+2+3=9*

(ক) কোন্ রচনা এবং কার লেখা থেকে নেওয়া হয়েছে ?

(খ) এ উক্তি কাদের ?

(গ) কি কারণে এ মন্তব্য করা হয়েছে ?

(ঘ) 'পাখি' বলতে লেখক কাদের কথা বলেছেন তা নিজের ভাষায় বোঝাও ।

অথবা

"কেহ মরে বিল ছেঁচে, কেহ খায় কই ।"

(ক) কার লেখা এবং কোন্ রচনার অন্তর্গত ?

(খ) কে কাকে বলেছে ?

(গ) কথাটির আক্ষরিক অর্থ কী ?

(ঘ) এই উক্তির মধ্য দিয়ে লেখক আসলে কী বলতে চেয়েছেন ?

8. এইরূপে আমাদের প্রত্যেকের কোন শুভানুষ্ঠানের মধ্যে অলক্ষিতে এই এতগুলি লোকের শুভকামনা কার্য্য করিত, এবং ইহাতেই আমাদের সামান্য ক্রিয়াকর্ম্মও বৃহৎ উৎসবে পরিণত হইত। *2+4=6*

(ক) রচনাংশটির লেখক কে ?

(খ) এতগুলি লোকের শুভকামনা বলতে লেখক কাদের কথা বলেছেন ?

অথবা

"ধনীর ধনবৃদ্ধি না হইলে দরিদ্রের কী ?"

(ক) রচনাটির লেখক কে ?

(খ) লেখকের মূল বক্তব্য কী ?

পদ্যাংশ

9. সপ্রসঙ্গ ব্যাখ্যা কর। *5*

বিপুল জনতা চলে
নানা পথে নানা দলে দলে
যুগযুগান্তর হতে মানুষের নিত্য প্রয়োজনে
জীবনে মরণে

অথবা

মাৎসর্য্য-বিষদশন কামড়ে রে অনুক্ষণ
এই কি লভিলি লাভ, অনাহারে, অনিদ্রায় ?

10. অঙ্গ-বঙ্গ-কলিঙ্গের সমুদ্র-নদীর ঘাটে ঘাটে
পঞ্জাবে, বোম্বাই গুজরাটে ।

1+2+3=6

(ক) কোন্ কবিতার অংশ ?

(খ) 'অঙ্গ'-'বঙ্গ'-'কলিঙ্গ' – কোন্ কোন্ রাজ্য ?

(গ) এই সব অঞ্চলে 'কারা' চিরকাল কি করে ?

অথবা

'আঠারো বছর বয়স' কীসের প্রতীক ? কবি আঠারো বছর বয়সকে কেন এদেশের বুকে নেমে আসতে বলেছেন ?

11. আঠারো বছর বয়স কী দুঃসহ
স্পর্ধায় নেয় মাথা তুলবার ঝুঁকি,

কবি আঠারো বছর বয়সকে 'দুঃসহ' কেন বলেছেন ? 'মাথা তুলবার ঝুঁকি'র অর্থ কী ? 4

অথবা

'আত্মবিলাপ' কবিতটি অবলম্বনে কবির বিলাপের কারণগুলি লেখ ।

12. "কিন্তু আজ দেখিলাম, অসম্ভব । হঠাৎ বঙ্কুর মা অভ্রভেদী হিমাচলের প্রায় পথ রুদ্ধ করিয়া রাজলক্ষ্মী ও আমার মাঝখানে আসিয়া দাঁড়াইয়াছে ।"

2+3+5=10

(ক) বঙ্কু কে ?

(খ) 'অভ্রভেদী হিমাচল' কথাটির অর্থ কী ?

(গ) বঙ্কু কীভাবে রাজলক্ষ্মী ও শ্রীকান্তের মাঝখানে এসে দাঁড়িয়েছে ?

অথবা

"আমাকে কাপুরুষ ! ঝপাৎ করিয়া দাঁড় জলে ফেলিয়া প্রাণপণে টান দিলাম।"

(ক) কার উক্তি ?

(খ) কোন্ প্রসঙ্গে এই উক্তি করা হয়েছে ?

(গ) এই উক্তির তাৎপর্য বিস্তৃত ভাবে লেখ।

13. টীকা লেখ। (যে কোনও *একটি*) *5*

(ক) ইন্দ্রনাথ

(খ) গৌরী তেওয়ারীর কন্যা

(গ) নতুন দা

(ঘ) অন্নদাদিদি

SENIOR SCHOOL CERTIFICATE EXAMINATION-2011

MARKING SCHEME (FINAL VERSION)

SUBJECT: BENGALI (105) / CLASS-XII

QUESTION PAPER SET: SERIES:SOS

CODE NO. 5

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS		DISTRIBUTION OF MARKS
1.	ধ্বনিতত্ত্বের রীতিঃ যে কোন একটির পাঁচটি উদাহরণ সহ সংজ্ঞা।	10	
	(ক) অপিনিহিতি (খ) অভিশ্রুতি (গ)স্বরভক্তি		(5+5)

- সংজ্ঞার জন্য মোট 5 নম্বর।
    - শুধু সংজ্ঞা লেখার জন্য 3 নম্বর।
    - একটি উদাহরণ সহ সংজ্ঞা লিখলে 3.5।
    - সংজ্ঞার সঙ্গে সংশ্লিষ্ট রীতর বিভিন্ন প্রকার
(যেমন, অপিনিহিতিঃ 'ই' ধ্বনির অপিনিহতি, 'উ' ধ্বনির অপিনিহিতি)

অথবা

উদাহরণটি ভেঙে সংজ্ঞাটি পরিস্ফুট করার চেষ্টা করলে (যেমন, স্বরভক্তিঃ গর্ব > গরব; এখানে 'র্+ব্' আর যুক্ত থাকল না, 'অ' স্বরধ্বনির দ্বারা ভক্তি বা বিচ্ছিন্ন হয়ে গেল),

অথবা

সেই রীতিটি কোথায় কোথায় লক্ষ করা যায় (যেমন, অপিনিহিতিঃ পূর্ব ও দক্ষিণবঙ্গের মানুষদের মুখের ভাষায় /স্বরভক্তিঃ আশিক্ষিত গ্রাম্য উচ্চারণে, ছন্দের প্রয়োজনে কাব্যভাষায়) ইত্যাদি লিখলে 4.5 থেকে পুরো 5 পর্যন্ত দেওয়া যাবে।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

- অভিশ্রুতির খেত্রে শুধু সংজ্ঞার জন্য 3 নম্বর, উদাহরণ সহ সংজ্ঞার জন্য 3.5 নম্বর এবং এর সঙ্গে অভিশ্রুতি যে কোনো একটি-মাত্র পরিবর্তন নয়-অপিনিহিতি, স্বরলোপ এবং স্বরসঙ্গতির যোগফল এবং / অথবা পশ্চিমবঙ্গের কথ্য বাংলায় এটি বিশেষ ভাবে লক্ষ করা যায়-তা জানালে পুরো 5 নম্বর।

- সংজ্ঞার অতিরিক্ত 5টি সঠিক উদাহরণের জন্য 1 নম্বর করে মোট 5 নম্বর।

  - উদাহরণ হিসেবে কেবল সংশ্লিষ্ট রীতি-প্রভাবিত শব্দটি উল্লেখ করলে 0.5 নম্বর (যেমন, অপিনিহিতি : 'আইজ' / স্বরভক্তি: 'হরষ'/অভিশ্রুতি: 'রেখে')

  - কিন্তু উৎস-শব্দটিকে রেখে উদাহরণ দিলে, অর্থাৎ উচ্চারণ বা ধ্বনি পারিবর্তনের স্তর নির্দেশের চেষ্টা করলে প্রতিটি উদাহরণ পুরো 1 নম্বর করেই পাবে (যেমনঃ অপিনিহিতি: আজি > আইজ / অভিশ্রুতি: রাখিয়া > রাইখ্যা > রেখে / স্বরভক্তি: হর্ষ > হরষ)

2. অলঙ্কারের উদাহরণ সহ সংজ্ঞা: দু'টি — 10

- প্রতিটি অলঙ্কারের উদাহরণ সহ সংজ্ঞার জন্য 5 নম্বর করে মোট 10 নম্বর। (5+5)

- প্রতিটি সংজ্ঞার জন্য 3 নম্বর এবং প্রতিটি উদাহরণের জন্য 2 নম্বর।

- দৃষ্টান্ত বিশ্লেষণ করে অথবা আলঙ্কারটির রূপবৈচিত্র্যের উল্লেখ করে (যেমন, শ্লেষ: অভঙ্গ ও সভঙ্গ / উপমা: পূর্ণোপমা, লুপ্তোপমা, মালোপমা) সংজ্ঞা লিখলেই 3 নম্বর, আর তা না করে নিছক সংজ্ঞাটুকু লিখলে 2 নম্বর।

- সংজ্ঞার বাইরে আলাদা করে একটি উদাহরণ দিতে হবে। এর জন্য থাকবে 2 নম্বর।

(OR) অলঙ্কার নির্ণয়: দুটি।

- মূল অলঙ্কারের নামটুকু উল্লেখ করলেই 2 নম্বর দিতে হবে। (যেমন, 'ঙ': অনুপ্রাস অলঙ্কার)

- নির্দিষ্টতর নাম উল্লেখ করতে পারলে (যেমন, 'খ': পূর্ণোপমা / 'ঙ': বৃত্ত্যনুপ্রাস) [অবশ্য যদি নির্দিষ্টতর নাম থাকে, তবেই] 2.5 নম্বর।

- নির্নীত অলঙ্কারটি ব্যাখ্যা বা বিশ্লেষণ করে প্রতিষ্ঠা করতে পারার জন্য থাকবে 2.5 নম্বর।

- সমধিক প্রত্যাশিত নামের বদলে পরীক্ষার্থী যদি অন্য নাম নির্দেশ করে এবং সেটিকে প্রতিষ্ঠিত করতে পারে, তাহলে পুরো নম্বরই দিতে হবে।

যেমন, (ঘ)-'শ্লেষ' এর বদলে 'অন্ত্যানুপ্রাস')

3. বাগ্‌ধারার অর্থ উল্লেখ করে বাক্যরচনা: পাঁচটি। 10

- অর্থ উল্লেখ সহ প্রতিটি সার্থক বাক্যরচনার জন্য 2 নম্বর। (2x5)
    - অর্থ ঠিক, অথচ বাক্য ভুল-1 নম্বর।
    - অর্থ ভুল, অথচ বাক্য ঠিক-1.5 নম্বর।
    - অর্থ ঠিক, বাক্যটিও ঠিক কিন্তু স্বয়ংসম্পূর্ণ নয় (যেমনঃ রাম ইঁচড়ে পাকা / আমি খাল কেটে কুমীর এনেছি)-2 নম্বর।
    - অর্থও উল্লেখ করেনি আবার বাক্যটিও স্বয়ং সম্পূর্ণ নয়, তাহলে 1 নম্বর।

SECTION-B

4. শিরোনাম দিয়ে উদ্ধৃত অনুচ্ছেদের সারাংশ। 10 (2+8)

- শিরোনামের জন্য 2 নম্বর।
    - শিরোনাম খুব উপযুক্ত না হলে 1.5।
- সারাংশের জন্য 8 নম্বর।
    - ন্যূনতম 4 নম্বর।
    - অনুচ্ছেদটির সামগ্রিক অর্থবোধ হয়েছে, বুঝলেই অন্তত 5 নম্বর।
    - সর্বাধিক 8 নম্বরও দেওয়া যেতে পারে।
    - অনুচ্ছেদ থেকে হুবহু পংক্তি তুলে উত্তর দেওয়ার চেয়ে পরীক্ষার্থীর নিজের ভাষায় লেখা সারাংশকে বেশি মূল্য দিতে হবে।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

SECTION-C

5. পত্রলিখন: ব্যক্তিগত: বন্ধুকে অথবা মাকে। — 10 (4+6)

- অবয়বসংস্থান বা format - এর জন্য 4 নম্বর।
    - format - এ থাকবে তারিখ, স্থাননাম, সম্বোধন, সমাপ্তিসূচক পদ বা পদবন্ধ।-এর প্রতিটির জন্য 0.5 করে মোট 2 নম্বর।
    - পত্রের শেষে স্বতন্ত্র ভাবে প্রেরক ও প্রাপকের নাম সহ পুরো ঠিকানার জন্য থাকবে 2 নম্বর।
    - যদি চিঠির শুরুতে প্রেরকের এবং চিঠির শেষে প্রাপকের নাম-ঠিকানা থাকে-তাহলেও এ-বাবদে প্রাপ্য পুরো 2 নম্বরই দেওয়া হবে।
    - প্রেরক ও প্রাপকের মধ্যে কেবল একপক্ষের নাম ঠিকানা থাকলে 2-এর মধ্যে, 1 নম্বরই দেওয়া যাবে।
    - format - বিচারে ডানদিক-বাঁদিক দেখার প্রয়োজন নেই।
- মূল প্রত্রলিখনের জন্য 6 নম্বর।
    - বক্তব্য ঠিক থাকলেই অন্তত 3 নম্বর।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

- এর উপর গুছিয়ে লেখার দক্ষতা, ব্যক্তিগত পত্রের বিশিষ্ট সুর বা tone ইত্যাদি থাকলে এমন কি পুরো 6 নম্বরও দেওয়া যাবে।

SECTION-D

গদ্যাংশ

6. সপ্রসঙ্গ ব্যখ্যাঃ গদ্যাংশ থেকে। 5

- 'পাখিটা দিনে দিনে...আধমরা হইয়া আসিল।' (2+3)

(OR)

- 'এই যে অন্তরে অন্তরে....দেখা যাইত না।'

  - সূত্র (প্রথমটির-রবীন্দ্রনাথ ঠাকুরের 'তোতাকাহিনী' এব দ্বিতীয়টির-বলেন্দ্রনাথ ঠাকুরের 'শুভ উত্সব') নির্ভুল হলে 1 নম্বর।

  - প্রসঙ্গ উল্লখমাত্র করলেই 1 নম্বর।

  - ব্যাখ্যার জন্য 3 নম্বর।

  - ব্যাখ্যা অংশের জন্য ন্যূনতম 1 এবং বিশ্লেষণ অনুযায়ী সর্বাধিক 3 পর্যন্ত দেওয়া যায়।

  - ব্যাখ্যা অংশটি তেমন ভালো হয়নি, অথচ সূত্র - প্রসঙ্গ- ব্যাখ্যা তিনটি স্বতন্ত্র অনুচ্ছেদে গুছিয়ে লেখা হয়েছে-তা হলে পুরো 5 নম্বরও দেওয়া যেতে পারে।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS
7.	'তোতা কাহিনী' থেকে উদ্ধৃতি-ভিত্তিক প্রশ্ন।	9 (2+2+2+3)
	(ক) রচনা ও লেখকের নাম (তোতাকাহিনী; রবীন্দ্রনাথ ঠাকুর) লিখলে 1+1=2 নম্বর।	
	(খ) উক্তিটি কাদের (রাজার সম্বন্ধীদের) লিখলে 2 নম্বর।	
	(গ) মন্তব্যটির কারণ (রাজা পাখিটার জন্য. এত খরচ করার পরেও পাখি সোনার খাঁচা থেকে পালানোর জন্য অন্যায় রকমে পাখা ঝাপটায়) বললে 2 নম্বর।	
	(ঘ) পাখি বলতে লেখক কাদের কথা বলেছেন (শিশুদের কথা, কচিকাঁচা শিক্ষার্থীদের কথা, প্রচলিত নিরানন্দ, শুষ্ক, অস্বাভাবিক শিক্ষা ব্যবস্থার চাপে ক্লিষ্ট ছাত্রছাত্রীকথা) লিখলে 3 নম্বর।	

(OR)

'বিড়াল' থেকে উদ্ধৃতি তুলে প্রশ্ন।

(ক) বঙ্কিমচন্দ্র চট্টোপাধ্যায়ের লেখা, 'বিড়াল' রচনার অন্তর্গত। 2 নম্বর। (1+1)।

(খ) সদ্য দুগ্ধ উদরসাৎ করে পরিতৃপ্ত বসে থাকা বিড়াল এ কথা কমলাকান্তকে যেন বলত চাইছে বলে মনে হচ্ছিল কমলাকান্তের। 2 নম্বর। (1+1)।

(গ) আক্ষরিক অর্থ (যে পরিশ্রম করলো সে তার ফল ভোগ করতে পারল না- ভোগ করলো অন্য কেউ)। 2 নম্বর।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS		DISTRIBUTION OF MARKS
	(ঘ) এর মধ্য দিয়ে লেখক যে তির্যকভাবে সুবিধাভোগী শ্রেনীর কথা বলতে চান- তা বোঝাতে পারলে অন্তত 2, সর্বাধিক 3 নম্বর দেওয়া যাবে।		
8.	'শুভ উৎসব' থেকে উদ্ধৃতি-ভিত্তিক প্রশ্ন	6	(2+4)
	(ক) লেখকের নাম (বলেন্দ্রনাথ ঠাকুর) লিখলে 2 নম্বর। কিন্তু শুধু নাম (বলেন্দ্রনাথ) বা ভুল পদবী লিখলে 1 নম্বর।		
	(খ) জাতি, ধর্ম, বয়স, সামাজিক মান, প্রতিপত্তি, ধনী, দরিদ্র নির্বিশেষ সমস্ত মানুষের কথা বলেছেন লেখক। 4 নম্বর।		

(OR)

'বিড়াল' থেকে উদ্ধৃতি রেখে প্রশ্ন।

(ক) 'বঙ্কিমচন্দ্র চট্টোপাধ্যায়'-লিখলে 2 নম্বর। শুধু 'বঙ্কিমচন্দ্র' লিখলে 1 নম্বর।

(খ) সমাজের সামগ্রিক উন্নয়ন চাই। কিন্তু তা হচ্ছে না। সমাজের অল্পসংখ্যক মানুষের উন্নয়নকেই সামাজিক উন্নয়ন বলে বোঝানোর প্রবল চেষ্টা চলছে। সংখ্যাগরিষ্ঠ দরিদ্র সমাজের প্রতিনিধি বিড়াল সেটা বুঝতে পারছে।-মূল বক্তব্য বোঝাতে পারলে অন্তত 2 এবং সর্বাধিক 4 দেওয়া যাবে।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

পদ্যাংশ

9. সপ্রসঙ্গ ব্যাখ্যা: 'বিপুল জনতা....জীবনে মরণে'। 5

- সূত্র (রবীন্দ্রনাথ ঠাকুরের 'ওরা কাজ করে') উল্লেখের জন্য 1 নম্বর।
- প্রসঙ্গ (context) -এর জন্য 1 নম্বর।
- ব্যাখ্যার জন্য 3 নম্বর। খুব এলোমেলো ভাবে ব্যাখ্যা করলেও অন্তত 1 নম্বর পাবে। ভালো হলে 2 থেকে পুরো 3 নম্বর পর্যন্ত দেওয়া যাবে।

(OR)

'মাৎসর্য্য-বিষদশন....অনাহারে, অনিদ্রায়'।

- সূত্রঃ মধুসূদন দত্তের 'আত্মবিলাপ'।
- উল্লিখিত নীতি অনুযায়ীই নম্বর দিতে হবে।

10. কবিতার (ওরা কাজ করে) উদ্ধৃতি ধরে প্রশ্ন। 6

- কবিতার নাম। 1 নম্বর। (1+2+3)
- 'অঙ্গ-বঙ্গ-কলিঙ্গ' অর্থাৎ বিহার (ভাগলপুর) বঙ্গ এবং উড়িষ্যা রাজ্য।-2 নম্বর।
- শ্রমজীবী, কর্মী, উৎপাদনশীল মানুষ চিরকাল নিরলস কর্মের রশি টেনে সভ্যতার রথকে এগিয়ে নিয়ে চলে।-কারা-1 নম্বর। চিরকাল কী করে-2 নম্বর।

(OR)

'আঠারো বছর বয়স' থেকে প্রশ্ন।

- কীসের প্রতীক (যৌবনের, বিদ্রোহের, বিপ্লবের) লিখলে 2 নম্বর।
- এই বয়সকে কবি কেন এদেশের বুকে নেমে আসতে বলছেন, গুছিয়ে বলতে পারলে অন্তত 2 এবং সর্বাধিক 4 দিতে হবে।

11. 'আঠারো বছর বয়স' কবিতার উদ্ধৃতি ধরে প্রশ্ন। 4

- প্রশ্নের প্রথম অংশের জন্য 2। (বয়সটা দুদিক থেকেই 'দু:সহ'-নিজের দিক থেকে এবং অন্যবয়স্কদের দিক থেকে, ভিন্ন ভিন্ন কারণে)

- প্রশ্নের দ্বিতীয় অংশের জন্য 2 নম্বর। (মাথা তুলবার ঝুঁকি-র অর্থ)

(OR)

'আত্মবিলাপ' কবিতায় কবির বিলাপের কারণ গুলির উল্লেখ।

(আশার ছলনায় ভুলে কপর্দকহীন, আয়ুহীন, শক্তিহীন হওয়া)

12. 'শ্রীকান্ত' (১ম পর্ব) থেকে উদ্ধৃতি ধরে প্রশ্ন। 10 (2+3+5)

(ক) বঙ্কু কে?-2 নম্বর।
(শরৎচন্দ্র চট্টোপাধ্যায়ের 'শ্রীকান্ত' উপন্যাসের অন্যতম প্রধান চরিত্র রাজলক্ষ্মীর সতীন পুত্র)

(খ) 'অভ্রভেদী হিমাচল' কথাটির আক্ষরিক অর্থ লিখে তার ভাবগত অর্থ (অনতিক্রম্য বাধা) বুঝিয়ে দিতে হবে। 3 নম্বর।

(গ) রাজলক্ষ্মীর প্রেমিকা পরিচয় অপেক্ষা মাতৃপরিচয়কে-প্রেয়সী রূপের চেয়ে শ্রেয়সী রূপটিকে বড়ো করে দেখানো হয়েছে। রাজলক্ষ্মীর অতীত জীবনের ঘটনা উল্লেখ করে শ্রীকান্তের সঙ্গে তার সম্পর্কের দ্বন্দ্বের কথা গুছিয়ে বলতে পারলে 4 থেকে 5 নম্বর পর্যন্ত দেওয়া যাবে।

(OR)

(ক) শ্রীকান্তের উক্তি। 2 নম্বর।

(খ) শ্রীকান্ত-ইন্দ্রনাথের দু:সাহসিক নৌকাভিযান। শ্রীকান্তের মনের দ্বিধা, সংশয় ইন্দ্রনাথের দৃষ্টি এড়ায় নি। ইন্দ্র তাকে ফিরে যেতে বললে শ্রীকান্তের এই উক্তি।-2 থেকে 3 নম্বর।

(গ) ইন্দ্রনাথ শ্রীকান্তকে 'কাপুরুষ' বললে শ্রীকান্তর আত্মসম্মানে লাগে। পৌরুষ ও সাহস প্রমাণ করার এই তো বয়স। তাই শ্রীকান্ত সঙ্গে সঙ্গে প্রবল উদ্দীপিত হয়ে দাঁড় বাইতে শুরু করে। 4 থেক 5 নম্বর পর্যন্ত দেওয়া যাবে।

13. শ্রীকান্ত উপন্যাস থেকে টীকা (চরিত্র পরিচয়)। যে-কোন একটি। 5

- টীকার প্রথমেই চরিত্রটির উৎস নির্দেশ (শরৎচন্দ্র চট্টোপাধ্যায়ের শ্রীকান্ত উপন্যাসের একটি প্রধান / অপ্রধান / গুরুত্বপূর্ণ চরিত্র) জরুরি। এই উৎস-নির্দেশের জন্য 1 নম্বর নির্দিষ্ট থাকবে।

<u>SENIOR SCHOOL CERTIFICATE EXAMINATION-2011</u>

<u>MARKING SCEHME (FINAL VERSION)</u>

<u>SUBJECT : BENGALI (105) / CLASS: XII</u>

<u>QUESTION PAPER SET: SERIES_SOS/1</u>

<u>CODE NO. 5/1</u>

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS
1.	ধ্বনিতত্ত্বের রীতি: যে-কোনো একটির সংজ্ঞা এবং পাঁচটি উদাহরণ।	10
	(ক) অপিনিহিতি (খ) স্বরসংগতি (গ) অভিশ্রুতি	(5+5)

- সংজ্ঞার জন্য মোট 5 নম্বর।
- শুধু সংজ্ঞা লেখার জন্য 3 নম্বর।
- একটি উদাহরণ সহ সংজ্ঞা লিখলে 3.5।
- সংজ্ঞার সঙ্গে সংশ্লিষ্ট রীতির বিভিন্ন প্রকার (যেমন, অপিনিহিতি: 'ই'- ধ্বনির অপিনিহিতি, 'উ'- ধ্বনির অপিনিহিতি)

অথবা

উদাহরণটি ভেঙে সংজ্ঞাটি পরিস্ফুট করার চেষ্টা করলে (যেমন, স্বরসংগতি: 'ফিতা > ফিতে; এখানে উচ্চস্বরধ্বনি 'ই', নিম্নস্বরধ্বনি 'আ'- কে উঁচুতে টেনে 'এ' করে দিল)

অথবা

সেই রীতিটি কোথায় কোথায় লক্ষ করা যায় (যেমন, অপিনিহিতি পূর্ববঙ্গ ও দক্ষিণ বঙ্গের মানুষদের বর্তমান মুখের ভাষায়) ইত্যাদি লিখলে 4.5 থেকে পুরো 5 নম্বর পর্যন্ত দেওয়া যাবে।

- 'অভিশ্রুতির ক্ষেত্রেও শুধু সংজ্ঞার জন্য 3 নম্বর, উদাহরণ সহ সংজ্ঞার জন্য 3.5 নম্বর এবং এর সঙ্গে অভিশ্রুতি যে কোনো একটি

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

মাত্র পরিবর্তন নয়-অপিনিহিতি, স্বরলোপ এবং স্বরসংগতির যোগফল এবং / অথবা পশ্চিমবঙ্গের কথ্য বাংলায় এটি বিশেষ ভাবে লক্ষ করা যায়-তা জানালে পুরো 5 নম্বর।

- সংজ্ঞার অতিরিক্ত 5টি সঠিক উদাহরণের জন্য মোট 5 নম্বর। (প্রতিটি উদাহরণ 1 নম্বর)।

  - উদাহরণ হিসেবে কেবল সংশ্লিষ্ট রীতি-প্রভাবিত শব্দটি উল্লেখ করলে 0.5 নম্বর (যেমন, অপিনিহিতি-'আইজ' / স্বরগংগতি-'জুতো' / অভিশ্রুতি 'রেখে')

  - কিন্তু উৎস-শব্দটিকে রেখে উদাহরণ দিলে অর্থাৎ উচ্চারণ পরিবর্তনের স্তর নির্দেশের চেষ্টা করলে প্রতিটি উদাহরণ পুরো 1 নম্বর করেই পাবে।

    (যেমন: অপিনিহিতি: আজি > আইজ / স্বরসংগতি: হিসাব > হিসেব / অভিশ্রুতি: রাখিয়া > রেখে)

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS
2.	"যে কোন দুটি অলঙ্কারের উদাহরণসহ সংজ্ঞা লেখ। "	10

- বিশেষ দ্রষ্টব্য: (5+5)

2 নং প্রশ্নটির উপস্থাপনা / প্রকাশনায় গুরুতর প্রমাদ ঘটেছে।

প্রশ্নটি অবশ্যই 'অথবা'-যুক্ত (choice-type question)। অথচ 'অথবা' শব্দটিই এখানে অনুপস্থিত।

দ্বিতীয়ত, প্রথম choice-question-এ নির্দিষ্টভাবে কোন্ কোন্ অলঙ্কারের মধ্য থেকে "যে কোন দুটি" অলঙ্কার বিষয়ে জানতে চাওয়া হয়েছে, বলা হয়নি।

তৃতীয়ত, এবং সবচেয়ে গুরুত্বপূর্ণ প্রমাদ এই যে, 'অথবা'-যুক্ত দ্বিতীয় প্রশ্নটিতে কোনো প্রশ্নই করা হয় নি-কেবল (ক) থেকে (ঙ) পর্যন্ত 5টি উদ্ধৃতি রয়েছে-উদ্ধৃতিগুলি নিয়ে কী করতে হবে, তা বলা নেই।

এমতাবস্থায় পরীক্ষার্থী চরম বিভ্রান্তির মধ্যে পড়বে। এবং নিজের নিজের সামর্থ্য অনুযায়ী-প্রশ্নকর্তার অভিপ্রায় বুঝে উত্তর দেবার চেষ্টা করবে।

এক্ষেত্রে পরীক্ষক যদি অনির্দিষ্ট এই প্রশ্নটির কোনো নির্দিষ্ট উত্তর প্রত্যাশা করেন তবে পরীক্ষার্থীদের প্রতি অবিচারের সম্ভাবনা প্রবল থাকবে।

অতএব পরীক্ষার্থী এই প্রশ্নের উত্তর হিসেবে যা, যতটুকু এবং যে-রকম ভাবেই লিখবে তা, ততটুকু এবং সেইরকমটিই স্বীকার করতে হবে। অর্থাৎ, এখানে প্রাপ্ত উত্তরটিকে কোনো কাঙ্ক্ষিত প্রশ্নের পরিপ্রেক্ষিতে নয় সেই উত্তর অনুযায়ী প্রশ্নের প্রেক্ষিতেই বিচার করতে হবে।

- উত্তর দেবার চেষ্টামাত্র করলেই অন্তত 3 নম্বর দিতে হবে।
- এর উপর লেখার বস্তুমূল্য, যাথার্থ্য এবং মান অনুসারে সর্বাধিক 10 নম্বর পর্যন্ত দেওয়া যাবে।

- অলঙ্কার নির্ণয়ের ক্ষেত্রে, মূল অলঙ্কারের নামটুকু উল্লেখ করলেই 2 নম্বর দিতে হবে। (যেমন, (ক)-অনুপ্রাস অলঙ্কার)
    - সংজ্ঞার জন্য আরো 2 নম্বর।
    - সংজ্ঞার সঙ্গে উদ্ধৃত পংক্তিটিকে মিলিয়ে দেখাতে পারলে আরো 1 নম্বর।

অথবা

সংজ্ঞার সঙ্গে উদ্ধৃত পংক্তিটিকে মিলিয়ে না দেখালেও যদি অলঙ্কারটির নির্দিষ্টতর নাম উল্লেখ থাকে তবে নামোল্লেখ বাবদ 2 নম্বরের স্থলে 3 নম্বর দিতে হবে। (যেমন: (ক) পূর্ণোপমা)

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

- সমধিক প্রত্যাশিত নামের বদলে পরীক্ষার্থী যদি অন্য কোনো অলঙ্কারের নাম করে-যেটিকে বেঠিক বলা যাবে না, তা হলে সেটিকেও পুরো নম্বরই দিতে হবে। (যেমন: (ক) উপমা / অনুপ্রাস; (খ) যমক / বৃত্ত্যনুপ্রাস; (গ) শ্লেষ / রূপক; (ঘ) শ্লেষ / অন্ত্যানুপ্রাস; (ঙ) সমাসোক্তি / অনুপ্রাস)

3. বাগধারার অর্থ উল্লেখ করে বাক্যরচনা: পাঁচটি। — 10

- অর্থ উল্লেখ সহ প্রতিটি বাক্যরচনার জন্য 2 নম্বর। — (2x5)

    - অর্থ ঠিক, অথচ বাক্য ভুল-1 নম্বর।
    - অর্থ ভুল, অথচ বাক্য ঠিক -1.5 নম্বর।
    - অর্থ ঠিক, বাক্যটিও ঠিক কিন্তু স্বয়ংসম্পূর্ণ নয় (যেমন: 'রাম তেলা মাথায় তেল দেয়' বা 'শ্যাম ঢাক পিটাচ্ছে।')-2 নম্বর
    - অর্থ উল্লেখ করা নেই; আবার বাক্যটিও স্বয়ংসম্পূর্ণ নয়, তা হলে 1 নম্বর।

SECTION-B

4. শিরোনাম দিয়ে উদ্ধৃত অনুচ্ছেদের সারাংশ। — 10

- শিরোনামের জন্য 2 নম্বর। — (2x8)

    - শিরোনাম খুব উপযুক্ত না হলে 1.5 নম্বর।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

- সারাংশেব জন্য 8 নম্বর।
  - অন্তত 4 নম্বর।
  - সমগ্র অনুচ্ছেদটির অর্থবোধ হয়েছে বুঝলেই অন্তত 5 নম্বর।
  - সর্বাধিক 8 নম্বরই দেওয়া যেতে পারে।
  - অনুচ্ছেদ থেকে হুবহু পংক্তি তুলে উত্তর দেওয়ার চেয়ে পরীক্ষার্থীর নিজের ভাষায় লেখা সারাংশকে বেশি মূল্য দিতে হবে।

SECTION-C

5. পত্রলিখন: ব্যক্তিগত: বন্ধুকে অথবা মা'কে। 10

(OR) (4+6)

- অবয়বসংস্থান বা format- এর জন্য 4 নম্বর।
  - format- এর মধ্যে থাকবে-তারিখ, স্থাননাম, সম্বোধন, সমাপ্তিসূচক পদ বা পদবন্ধ-এর প্রতিটির জন্য 0.5 নম্বর করে মোট 2 নম্বর।
  - পত্রের শেষে স্বতন্ত্রভাবে প্রেরক ও প্রাপকের নাম সহ পুরো ঠিকানার জন্য থাকবে 2 নম্বর।
  - যদি চিঠির শুরুতে প্রেরকের নাম ঠিকানা আর চিঠির শেষে প্রাপকের নাম ঠিকানা থাকে-তাহলেও এবাদে প্রাপ্য পুরো 2 নম্বরই দেওয়া হবে।
  - প্রেরক ও প্রাপকের মধ্যে কেবল এক পক্ষের নাম ঠিকানা থাকলে 2-এর মধ্যে 1 নম্বরই দেয়।
  - format বিচারে ডানদিক বাঁদিক দেখার প্রয়োজন নেই।

- মূল পত্রলিখনের জন্য 6 নম্বর।
  - বক্তব্যটুকু ঠিক থাকলেই অন্তত 3 নম্বর।
  - এর উপর গুছিয়ে লেখার দক্ষতা, informal letter বা ব্যক্তিগত পত্রের সুর বা tone ইত্যাদি থাকলে এমন কি পুরো 6 নম্বরই দেওয়া যেতে পারে।

SECTION-D (প্রশ্নপত্রে অনুল্লেখিত)

গদ্যাংশ

6. সপ্রসঙ্গ ব্যাখ্যা : গদ্যাংশ থেকে। 5

- "কিন্তু আমাদের পণ্যক্রিয়ার মধ্যে....স্বীকার করিতে হয়।"

(OR) • "সামান্য খড়কুটা দিয়া.....খাঁচা বানাইয়া দেওয়া।"

  - সূত্র অর্থাৎ রচনা ও লেখকের নাম নির্ভুল লিখলে 1 নম্বর। (প্রথমটি: 'শুভ উৎসব', বলেন্দ্রনাথ ঠাকুর। দ্বিতীয়টি: 'তোতাকাহিনী', রবীন্দ্রনাথ ঠাকুর)
  - প্রসঙ্গ উল্লেখমাত্র করলেই 1 নম্বর।
  - ব্যাখ্যার জন্য 3 নম্বর।
  - ব্যাখ্যা অংশের জন্য ন্যূনতম 1 এবং মোটামুটি বিশ্লেষণ থাকলে পুরো 3 নম্বর।
  - ব্যাখ্যা অংশটি তেমন ভালো হয়নি, অথচ সূত্র-প্রসঙ্গ-ব্যাখ্যা তিনটি স্বতন্ত্র paragraph-এ গুছিয়ে লেখা হয়েছে-তা হলে মোট 5 নম্বরও দেওয়া যেতে পারে।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS
7.	‘তোতাকাহিনী’ থেকে উদ্ধৃতি ভিত্তিক প্রশ্ন।	9
		(2+2+2+3)

(ক) রচনা (তোতাকাহিনী) এবং লেখকের নাম (রবীন্দ্রনাথ ঠাকুর) লিখলে 2 (1+1) নম্বর।

(খ) প্রসঙ্গ (তোতার মৃত্যু বা অপমৃত্যু প্রসঙ্গ) উল্লেখের জন্য 2 নম্বর

(গ) কি করে বোঝা গেল পাখিটার শিক্ষা পুরো হয়েছে (রাজা যেমনটা চাইছিল, পাখিটা যখন পুরোপুরি তেমনটাই হলো-আওয়াজ বন্ধ, ওড়ার চেষ্টা বন্ধ-প্রাণ বা স্বাভাবিকতারা সমস্ত লক্ষণরহিত।)

(ঘ) লেখকের বক্তব্য, কিছুমাত্র লিখলে 1 নম্বর। বক্তব্য বা তাৎপর্য কিছুমাত্র গুছিয়ে প্রকাশ করতে পরলে পুরো 3 নম্বর।

(OR) ‘বিড়াল’ থেকে উদ্ধৃতিভিত্তিক প্রশ্ন।

(ক) লেখক (বঙ্কিমচন্দ্র চট্টোপাধ্যায়) ও রচনার নাম (বিড়াল) লিখলে 1+1=2 নম্বর।

(খ) কে (কমলাকান্ত) কাকে (বিড়ালকে ওয়েলিংটন মনে করে) লিখলে 1+1=2 নম্বর

(গ) কখন বলা হয়েছে-2 নম্বর

(ঘ) 'অপরিমিত লোভ' কথাটির তাৎপর্য বোঝানোর জন্য 1 নম্বর থেকে 3 নম্বর পর্যন্ত।

8. 'শুভ উৎসব' থেকে উদ্ধৃতি-ভিত্তিক প্রশ্ন। (2+4) 6

(ক) লেখকের নাম (বলেন্দ্রনাথ ঠাকুর) লিখলে 2 নম্বর। কিন্তু শুধু নাম (বলেন্দ্রনাথ) বা ভুল পদবী লিখলে 1 নম্বর।

(খ) উৎসব কীসের উপলক্ষ্য (মানুষে মানুষে সামাজিক সম্পর্কের বন্ধনটিকে অটুট রাখা..) লিখলেই অন্তত 2, এবং কিছুমাত্র গুছিয়ে লিখলে পুরো 4 নম্বর পর্যন্ত।

(OR)

'বিড়াল' থেকে উদ্ধৃতি তুলে প্রশ্ন।

(ক) লেখকের নাম (বঙ্কিমচন্দ্র চট্টোপাধ্যায়) পুরো ঠিক লিখলে পুরো 2 নম্বর, কিন্তু শুধু নাম (বঙ্কিমচন্দ্র) বা ভুল পদবী লিখলে 1।

(খ) রচনাটির মূল ভাব-4 নম্বর। কিছুমাত্র ঠিক লিখলে অন্তত 2।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

পদ্যাংশ

9. সপ্রসঙ্গ ব্যাখ্যাঃ 'রক্ত মাখা অস্ত্র....মুখ ঢাকি'। 5

- সূত্র (রবীন্দ্রনাথ ঠাকুরের 'ওরা কাজ করে') উল্লেখের জন্য 1 নম্বর।
- প্রসঙ্গ (context)- এর জন্য 1 নম্বর।
- ব্যাখ্যার জন্য 3 নম্বর
  - যেমন তেমন ভাবে ব্যাখ্যা করলে 1 নম্বর।
  - ভালোভাবে ব্যাখ্যা করলে 2 থেকে পুরো 3 নম্বর।

(OR) 'জ্বলন্ত পাবক শিখা....উড়িয়া পড়িলি'

- সূত্রঃ মধুসূদন দত্তের 'আত্মবিলাপ'।
- উল্লিখিত নীতি অনুযায়ীই নম্বর দিতে হবে।

10. কবিতার উদ্ধৃতি ('ওরা কাজ করে') ধরে প্রশ্ন 6

- কবিতার নাম নির্ভুল হলে 1 নম্বর। (1+2+3)
- 'অনলনিশ্বাসী রথ'-এর মানে (রেল যান) লিখলে 2 নম্বর।
- ইংরেজ ভারতে আসার আগে দুটি সাম্রাজ্য লোভী শক্তির আসার কথাই এই কবিতায় আছে (পাঠান এবং মোগল)। প্রতিটি নামের জন্য 1.5 করে 3 নম্বর।

(OR) 'আঠারো বছর বয়সের ' তাৎপর্য এবং তার জয়ধ্বনি করার কারণ।

- ন্যূনতম 2, সর্বাধিক 6।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

11. 'আত্মবিলাপ' কবিতা থেকে প্রশ্ন — 4

- কবি কোন আশার ছলনায় (অর্থ, যশ..) ভুলেছেন এবং নিজের মনকে কী বলে তিরস্কার করেছেন (অবোধ, পামর..)।
    - ন্যূনতম 2, সর্বাধিক পুরো 4 নম্বর।

(OR)

- 'আঠারো বছর বয়স' কবিতার উদ্ধৃতি ধরে প্রশ্ন।
    - প্রশ্নে দুটি পদবন্ধের অর্থ জানতে চাওয়া হয়েছে। প্রতিটি 2 নম্বর করে মোট 4 নম্বর।

12. শ্রীকান্ত (১ম পর্ব) থেকে উদ্ধৃতি ধরে প্রশ্ন। — 10 (2+3+5)

(ক) বক্তা শ্রীকান্ত তথা লেখক শরৎচন্দ্র চট্টোপাধ্যায়। এর জন্য 2 নম্বর।

(খ) মেজদা পড়াশোনার ব্যাপারে এত যত্নশীল তবু তাঁর পরীক্ষকরা তাকে প্রতিবছর ফেল করান-এটা দুর্ভাগ্য ছাড়া কী। লেখক ব্যঙ্গ করেই মন্তব্যটি করেছেন।-উত্তরটি ঠিক পথে দিতে পারলে 3 নম্বর।

(গ) মেজদার কঠোর তত্ত্বাবধানে ভাইদের পড়াশোনার বর্ণনা। 5 নম্বর। ন্যূনতম 2 নম্বর।

Q. NO.	EXPECTED ANSWERS / VALUE POINTS	DISTRIBUTION OF MARKS

(OR) (ক) গৌরী তেওয়ারীর কন্যার শ্বশুর বাড়ি কোথায় (বিহারের বাড় স্টেশনের কাছে বিঠৌরা গ্রামে)।-এর জন্য 2 নম্বর।

(খ) সন্ন্যাসী বেশে ভিক্ষায় বের হয়ে শ্রীকান্ত তাকে দেখল এবং শাড়ি পরবার বিশেষ ধরণ দেখে তাকে বাঙালি বলে চিনতে পারল।-এর জন্য 3 নম্বর।

(গ) পণপ্রথা এবং জাতপাত সেই সমাজের মেয়েদের জীবনে যে করুণ পরিণতি নিয়ে আসে, গৌরী তেওয়ারীর মেয়ের জীবন কথা তা-ই দেখায়।-এর জন্য 5 নম্বর।

13. শ্রীকান্ত (১ম পর্ব) উপন্যাসের চরিত্র পরিচয় বা টীকা। 5

- উল্লেখিত চারটি চারিত্রের মধ্যে যে-কোন একটি চরিত্র-এর উপর টীকা।

- টীকার প্রথমেই চরিত্রটির উৎস নির্দেশ (শরৎচন্দ্র চট্টোপাধ্যায়ের শ্রীকান্ত উপন্যাসের একটি প্রধান/অপ্রধান/গুরুত্বপূর্ণ চরিত্র) জরুরি। এই উৎস নির্দেশের জন্য 1 নম্বর নির্দিষ্ট থাকবে।